www.novelsclubb.com
It's you,
because no one else
makes sense.
طواف آرزو از قلم : خولہ بنت عباس
And in the middle
of my chaos
there was you.
What a plot twist you were.
ناولز کلب

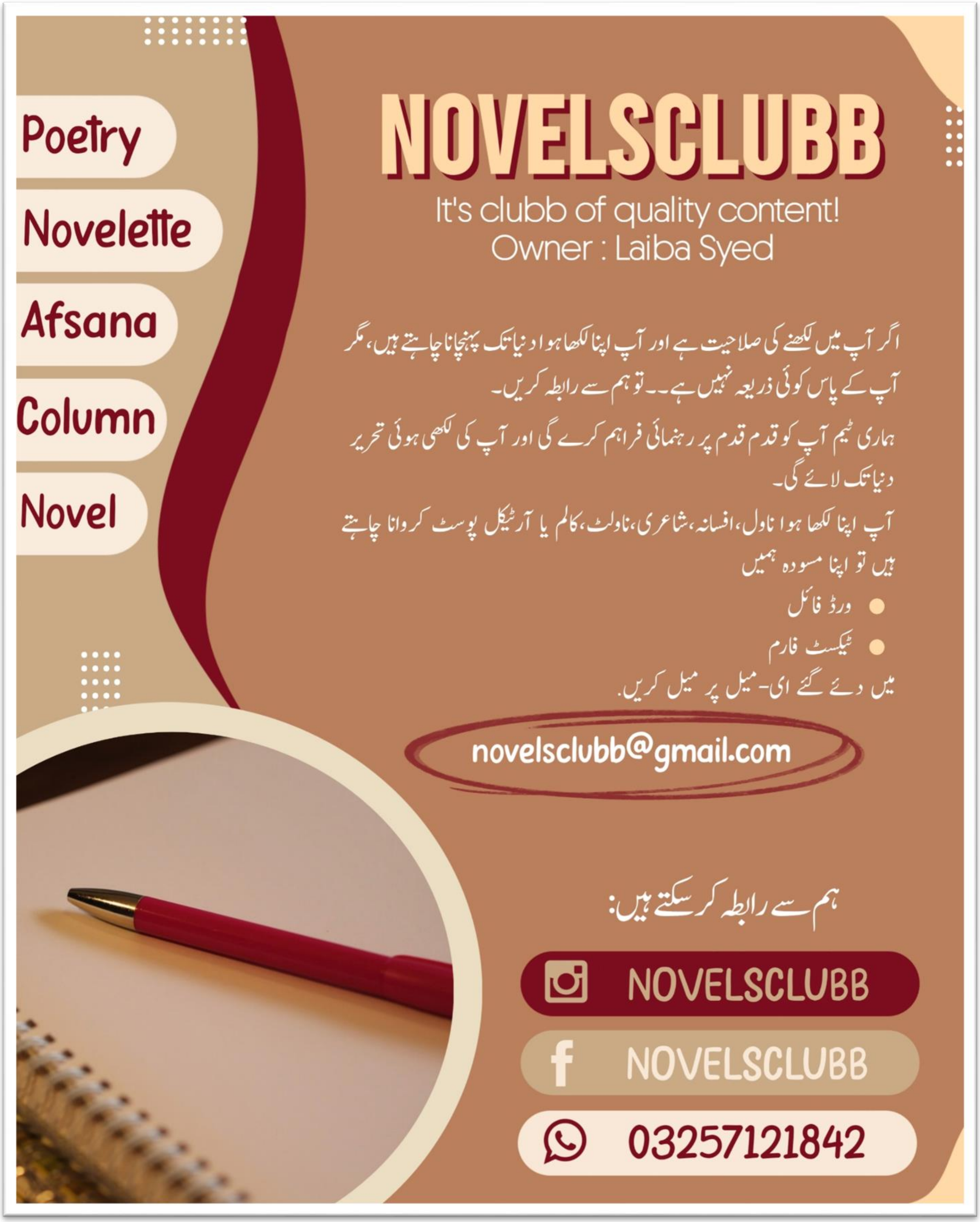
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای۔میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

طوافِ آرزو

از قلم

خولہ بنتِ عباس

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

"طوافِ آرزو" میری پہلی تحریر ہے۔ اس تحریر کو لکھنے کا خیال مجھے اچانک آیا، جسے بہت سے خیالوں کی طرح میں نے جھٹک دیا۔ پھر نہ جانے کب یہ خیال آہستہ آہستہ ایک خواہش اور پھر ایک عزم کی صورت اختیار کر گیا کہ مجھے معلوم ہی نہ ہوا۔ اس کہانی کا پہلا منظر میرے ذہن میں آیا اور پھر میں نے اسے صفحے پر اتارنے کی کوشش کی۔ اس کوشش میں، میں ناکام رہی۔ مجھ سے یہ کہانی نہیں لکھی گئی۔ اب جب میں یہ سطور لکھ رہی ہوں تو مجھے اندازہ ہوا کہ میں کیوں یہ کہانی پہلے نہیں لکھ پائی۔ میں نے جانا کہ ہر کہانی ذہن سے صفحے پر نہیں اتاری نہیں جاتی۔ ان کا دل سے گزرنا، دل میں گھر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اتنا کہ جب کوئی آپ کو اسے دل سے نکالنے کا کہے تو آپ کا انگ انگ بے چین ہو جائے۔ میرے ساتھ بھی یہی ہوا۔

اگر کوئی مجھے اُس وقت یہ کہتا کہ لکھنا چھوڑ دو، تو شائد میں بغیر کسی حیل و حجت کے، مان جاتی۔

اب اگر کوئی مجھ سے کہے کہ لکھنا چھوڑ دو، تو میں کسی قیمت یہ بات قبول نہیں کروں گی۔

اس کہانی کو میں نے آج کے دور میں لوگوں کو درپیش فتنوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لکھا ہے۔ کیسے یہ فتنے معصوم ذہنوں کو اثر انداز کرتے ہیں اور انہیں ہیرا چھوڑ کر کوئلے کو حاصل

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ ماہبیر ارمغان کی کہانی آج کی ہر لڑکی کی کہانی ہے۔ اس کی خواہشات، آج کے دور کی ہر لڑکی کی خواہشات جیسی ہی ہیں۔ ان خواہشات کو پانے کیلیے وہ ایک سفر پر نکل کھڑی ہوتی ہے۔ وہ ہیرا چھوڑ دیتی ہے اور کوئلے کو پانے کیلیے مشکلات مول لیتی ہے۔

اجلان سکندر میرا پسندیدہ کردار ہے۔ اگر میں کہوں کہ ماہبیر میرا دل ہے تو اجلان خون ہے۔ یہ کردار مجھے اتنا کیوں پسند ہے؟ اس وجہ سے کہ وہ محبت کرتا ہے۔ عزت کرتا ہے۔ مگر محبت میں اتنا پاگل نہیں ہوتا ہے اپنی اقدار بھول جائے۔ وہ اپنے دل پر تو سمجھوتہ کرلیتا ہے مگر اپنی اقدار اور اپنے اصولوں پر سمجھوتہ اُسے گوارہ نہیں۔ میرے نزدیک محبت ہر انسان کو ہوتی ہے۔ یہ انسان کی فطرت ہے اور اس سے دور نہیں جایا جاسکتا۔ مگر بہترین انسان وہ ہے جو محبت کو سر پر نہ چڑھالے۔ اُسے سب سے اہم نہ رکھے۔ اس کیلیے اہم اس کی عزت، اس کے اصول اور وہ احکام ہونے چاہیے جو اللہ نے دیے۔ اگر اس راہ پر اُسے محبت قربان کرنی پڑتی تو اسے کردے۔ دل کی حالتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ آپ کے دل کو سکون دے دے گا اور جو آپ نے اس کی راہ میں قربان کیا، اس سے بہتر آپ کو نواز بھی دے گا۔

میں نے کہیں پڑھا تھا کہ "لوگ کہتے ہیں کہ اللہ بہترین عطا کرے گا۔ مگر دل کا کیا کریں جسے چاہیے ہی عام ہے۔ جو بہترین کی تمنا ہی نہیں کرتا۔" تب میں بھی اس سطر سے بہت متاثر ہوئی

www.novelsclubb.com

تھی۔ آج جب یہ سطر لکھ رہی ہوں تو ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔ میں کہتی ہوں کہ اللہ جب آپ کو بہترین عطا کرتا ہے تو اس کیلیے جذبات بھی، دل میں پیدا کرتا ہے۔ آپ کے دل سے عام چیز کی پسندیدگی نکال کر، خاص سے محبت ڈال دیتا ہے۔ فقط ایک شرط ہے۔ آپ کا یقین اللہ پر اور اس کے کیے فیصلوں پر ہونا چاہیے۔ اللہ کو اپنے بندے کا اس پر یقین کرنا بہت پسند ہے۔ پھر جب آپ اس پر بھروسہ کرتے ہیں تو کسی وفادار دوست کی طرح، آپ کے بھروسے کو ٹوٹنے نہیں دیتا۔ یقین کرنے والے لوگ خاص ہوتے ہیں۔ پھر خاص لوگوں کیلیے تو راستے بھی خاص ہوتے ہیں نہ۔

آخر میں، میں اپنی زندگی کے چند اہم لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ سب سے پہلے میرے بھائی جیسے ماموں کا۔ وہ میرے لیے بھائی بھی ہیں اور دوست بھی۔ میرے کاؤنسلر بھی ہیں اور پاٹنر بھی۔ وہ میری زندگی کے ان لوگوں میں سے ہیں جن کی نہ میں ڈانٹ برداشت کر سکتی ہوں نہ ناراضگی۔ وہ میری زندگی کے ان لوگوں میں سے ہیں، جن سے میں کچھ بھی کہنا چاہوں کہہ دیتی ہوں۔ یہ سوچے بنا کہ وہ میرے بارے میں سوچیں گیں۔ میں نے جب جب انہیں آواز دی، انہوں نے بنا کسی تاخیر کے جواب دیا۔ اگر میں ان کے بارے میں لکھنے بیٹھوں تو گھنٹوں لکھتی جاؤں۔ وہ پہلے انسان تھے جن سے میں نے ناول لکھنے کی بات کی۔ وہ پہلے انسان

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیں جن کو میں نے اپنا پہلا ڈرافٹ بھیجا۔ میں فقط اتنا کہنا چاہوں گی کہ اگر وہ اس وقت میری ہمت نہ بندھاتے تو، آج، اس وقت، شائد آپ یہ ناول نہ پڑھ رہے ہوتے۔ میری زندگی آسان بنانے اور مجھے ہمیشہ سننے کیلیے، بہت بہت شکریہ۔

پھر میری ماما اور میری بہن۔ انہوں نے بھی میری بہت حوصلہ افزائی کی۔ ان کے بارے میں، میں بس اتنا کہنا چاہوں گی کہ ان کی مسکراہٹ میرے مسکرانے کا باعث ہے۔ پھر میری تین بہترین دوستیں۔ زہرہ فاروق، علشبہ شبیر اور افیفہ عمر۔ تم تینوں کا بھی بہت شکریہ۔

آخر میں، میں اللہ سے دُعاگو ہوں کہ آپ اس میں جو کچھ پڑھیں، اس سے اچھا سبق حاصل کریں۔ میرے لکھے ہوئے الفاظ، اگر آپ کی کسی طرح مدد کرتے ہیں تو میرے لیے اس سے زیادہ خوشی اور عزت کی، کوئی بات نہیں۔

خوش رہیں، ہنستے مسکراتے رہیں اور دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقط۔

خولہ بنت عباس

www.novelsclubb.com

انتساب!

اس کتاب کو میں اپنی زندگی کے تین بہترین لوگوں کے نام کرتی ہوں، جن کے ہونے سے میری دنیا رنگین ہے۔

میرے بابا، جنھوں نے ہمیشہ اپنے عمل سے مجھے احساس دلایا کہ میں کسی شہزادی سے کم نہیں۔

میری ماما، جن کی مسکراہٹ میرے مسکرانے کا باعث ہے۔ جنھوں نے میری بہترین تربیت کی۔ جن کے قدموں میں میری جنت تو ہے ہی مگر انہوں نے میری دنیا کو بھی میرے لیے جنت بنایا۔

میرے ماموں، جو میرا سپورٹ سسٹم ہیں۔

www.novelsclubb.com

قسط نمبر:6

میں جب سیاہ رات کو دیکھتا ہوں

تمہاری سیاہ آنکھوں کی تصویر بے ساختہ میرے دل میں گھر کر جاتی ہے

تمہارے بہائے گئے آنسو، میرے دل کو تکلیف پہنچاتے ہیں

خواہ تمہیں مجھ سے کتنی ہی نفرت کیوں نہ ہو

خواہ میں تمہیں کتنا ہی ناگوار کیوں نہ لگتا ہوں

اس ایک بات کا تمہیں یقین کرنا ہوگا، تمہارے دل کو اقرار

تمہارا رونا مجھے رُلاتا ہے

www.novelsclubb.com

خوشی سے چھوٹی ہوتی تمہاری آنکھیں

اور ان کے گرد پڑنے والی حسین لکیریں

میں بے بس سا ہو کر اپنا ہاتھ دیکھتا ہوں

اس کی لکیر کی تلاش میں، جس میں تم میری ہو

صدیاں پانی کی طرح بہتی گئیں، وقت ریت کی طرح پھسلتا گیا

اور میری تلاش، میرے انتظار کی مانند لاحاصل رہی

کہ مجھے وہ لکیر نہ مل سکی

جس کے سہارے میرا دل کچھ عرصہ اور جی سکتا

جو مجھے اُمید کی ڈور تھماتی

کسی دن کے مخصوص حصے میں، کسی حسین لمحے کے سہارے

اس نیلے آسمان کے سائے تلے

تم مجھ سے آملو گی

تمہارے گلابی ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے

تمہارے سیاہ بال مجھے اپنی جانب کھینچتے ہوئے

اور تمہاری آنکھیں مجھ سے یہ کہتی ہوئیں

"میں نے تمہیں یاد کیا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں اس دن اگر میرا دل دھڑکنا چھوڑ دے

اور شریانوں میں گردش کرتا خون جم جائے

اگر اس دن مجھے موت بھی آ جائے

بخوشی میں قبول کروں گا اسے

موت کو بھی گلے لگاتا، میں اپنی خوشی بتاتا

میرے محبوب نے مجھ سے اظہار کیا ہے

میرے محبوب نے مجھے یاد کیا ہے

مگر نہ وہ دن آیا، نہ وہ لمحہ میری قسمت میں

www.novelsclubb.com

تمہاری آنکھیں میری خواہش کے علاوہ ہر شے مجھ سے کہتیں

میں اس اُمید کے سہارے تمہارا انتظار کرتا رہا

اتنا کیا، اتنا کیا کہ معلوم ہی نہ ہو سکا

کب محبوب کا انتظار، موت کے انتظار میں بدل گیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فقط

تمہاری طرح

موت کیلیے میرا انتظار بھی لا حاصل رہا

ہمیشہ کی طرح

میں خالی ہاتھ رہا

"نہ ہوتی مگر ہیکر نے ماہبیر اور احتشام کی شادی کی خبر کو کنفرم کر دیا ہے۔" ہاتھ ماتھے پر پُر سوچ انداز میں رکھے، آنکھیں فون سکرین پر جمائے وہ بولا تو لہجہ بے تاثر تھا۔ اس کے بر عکس دُرِ کشف اور خالہ ثمینہ کے تاثرات ان کی پریشانی اور فکر کی عکاسی کرتے تھے۔ ماہبیر البتہ ہونٹوں کو دانتوں تلے دباتے، اجلان کو دیکھے گئی۔

"کتنی دیر ہوگئی ہے سٹوری اپلوڈ ہوئے؟" ماہبیر نے پوچھا۔

"دو گھنٹے۔ میں ڈیلیٹ کر دی ہے مگر کوئی فائدہ نہیں۔ اس پر ویوز بہت زیادہ تھے۔" اجلان نے کہا۔ ماہبیر محض سر اثبات میں ہلا گئی۔ اجلان نے فون سے نظریں ہٹائیں اور گردن اُٹھا کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہبیر کو دیکھا۔ آنکھوں میں ہلکی سی فکر نمایاں تھی۔ وہ ماہبیر کے چہرے کو جانچنے کی کوشش کر رہا تھا، مگر ناکام رہا۔ اُسے وہاں پر کوئی تاثر، تلاش کرنے سے بھی نہ ملا۔ کیا ہو اتنی ماہر ہو گئی تھی تاثرات چھپانے میں؟ یا پھر وہ اس کا چہرہ پڑھنا بھول چکا تھا؟

"میں نے کہا تھا کہ وہ اتنی آسانی سے جان نہیں چھوڑے گا۔ اب وہ تمہارا ہر راستہ روکنے کی کوشش کر رہا ہے، ماہبیر۔" اجلان نے سنجیدگی سے کہا۔ ماہبیر مسکرادی۔ اس کی مسکراہٹ پر اجلان نے ناسمجھی سے ابرو اچکائی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے، اجلان؟ وہ سارے راستے بند کر دے گا تو میں ہاتھ پاؤں چھوڑ کر اس سے نکاح کر لوں گی؟ کم آن۔ اپنے باپ کے قاتل سے نکاح اچھا ہے میں زہر کھا لوں۔" وہ تنفر سے سر جھٹک گئی۔ خالہ ثمینہ خاموش رہیں۔ اجلان سکندر کے لب بے ساختہ کچھ کہنے کو کھلے مگر پھر وہ انہیں بند کر گیا۔ اس کے نکاح کی بات ہمیشہ تکلیف دیتی تھی۔ اب بھی ہوئی تھی۔ ہاں، وہ اُسے بھولنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ یکطرفہ اور خاموش محبتوں کا انجام یہی ہوا کرتا ہے۔ مگر پھر بھی، اُسے اتنے سادہ انداز میں ایسی بات نہیں کہنی چاہیے۔ وہ سر جھکاتا، مصروف انداز میں اس کا فون دیکھنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دُرِ کشف حیرت زدہ کبھی ماہبیر کو دیکھتی جو کسی سوچ میں گُم تھی تو کبھی اجلان کو جو ماہبیر کا فون دیکھ رہا تھا۔

"کیا مطلب؟ بابا کو احتشام نے مارا تھا؟" دُرِ کشف نے پوچھا۔ ماہبیر اور اجلان کا سر بیک وقت اُٹھا۔ دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں اور پھر وہ سرعت سے انہیں پھیر گئے۔

"خالد انکل نے۔" ماہبیر نے دُرِ کشف سے نظریں چُراتے کہا۔ دُرِ کشف نے ہنوز حیرت سے اسے دیکھا۔

"اور کسی نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا؟ رائٹ؟" وہ دُکھی مسکراہٹ کے ساتھ بولی اور سر جھٹک گئی۔

"ہمیں بھی کچھ عرصہ پہلے ہی معلوم ہوا ہے، کشف۔" خالہ ثمینہ بے ساختہ بولیں۔ دُرِ کشف نے انہیں دیکھا اور پھر ماہبیر اور اجلان کو جو خاموش تھے۔

"صحیح۔ ٹھیک ہے۔" وہ طنزیہ انداز میں کہتی خاموش ہوئی تھی۔ ان چار نفوس کے درمیان عجب سی خاموشی چھا گئی۔

"اب کیا کرنے کا سوچا ہے تم لوگوں نے؟" دُرِ کشف طنزیہ انداز میں سوال کر گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہی۔جو اتنے عرصے سے کر رہی ہوں۔" ماہبیر نے گہری سانس بھرتے کہا۔

"اداکاری۔"

---☆---☆---☆---

وہ اپنی کرسی پر بیٹھا نہایت انہماک سے، لیپ ٹاپ پر کچھ پڑھ رہا تھا جب دروازہ بجا۔اس نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائیں اور گھڑی کو دیکھا۔آٹھ بج چکے تھے۔دفتر میں اندھیرا تھا اور روشنی کا ذریعہ یا تو گلاس وال سے آتی شہرِ کراچی کے قمقموں کی مصنوعی روشنی تھی یا دفتر کے ایک کونے میں جلتے لیمپ کی۔

"کم ان۔" لیپ ٹاپ کی سکرین گراتے، کرسی کو ذرا پیچھے کھینچتے وہ وہاں سے اُٹھا۔اتنی دیر میں دروازہ کھلا اور جمیل اندر داخل ہوا۔

"آپ نے بُلایا، سر۔" سیاہ شرٹ اور سیاہ ہی جینز پہنے، بالوں کو پونی میں باندھے وہ سنجیدگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمم" احتشام نے محض اتنا جواب دیا۔ سفید شرٹ اور نیلی ڈریس پینٹ پہنے، وہ کسی سوچ میں گُم تھا۔ جمیل خاموشی کے ساتھ میز کی دوسری جانب رکھی واحد کُرسی پر بیٹھا اور ٹانگ پر ٹانگ جمائے اپنے باس کو منتظر نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"حالات کیسے ہیں؟" احتشام نے لہجے میں ٹھنڈک سموئے، سنجیدگی سے پوچھا۔ وہ قدم قدم چلتا دفتر کے ایک کونے تک آیا جہاں پر گولائی کی شکل کا چھوٹا ٹیبل رکھا تھا جس پر سبز رنگ کی ایک بوتل اور ایک گلاس تھا۔ احتشام نے ٹیبل پر رکھے گلاس کو سیدھا کرتے، اس کے ساتھ رکھی بوتل کو کھولا۔

"ہمارے حق میں ہیں۔ چند ہی گھنٹوں میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل گئی ہے کہ آپ کی اور ماہبیر میڈم کی شادی ہو رہی ہے۔ اکاؤنٹ ہیک کرنے کا بہت فائدہ ہوا ہے۔" میز پر رکھے گیند کی شکل کے پیپر ویٹ کو ہاتھ میں گھماتے جمیل نے سادگی سے جواب دیا۔ گلاس میں ڈالتے اس سُرخ رنگ کے مائع کو دیکھتے، وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔ گلاس بھر گیا تو بوتل کو وہی ٹیبل پر رکھتے، گلاس کو ہاتھ میں تھامے وہ مڑا اور قدم قدم چلتا گلاس وال کی طرف آیا۔

"اور ماہبیر کی کیا حالت ہے؟ وہ ٹھیک ہے؟" گلاس وال سے باہر دیکھائی دینے والی سڑک پر رواں دواں گاڑیوں اور شہرِ کراچی کی روشنیوں کو آنکھوں میں سموئے اس نے پوچھا اور اس

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حرام مشروب کا گھونٹ بھرا۔ لہجہ بے تاثر رکھنے کی کوشش کی گئی تھی مگر محبوب کی فکر کہاں چھپائی جا سکتی ہے؟ چند لمحوں کی خاموشی چھائی جس میں جمیل نے احتشام کو دیکھا جو ہنوز باہر کی دنیا کا منظر دیکھ رہا تھا۔

"ڑیڑھ کی ہڈی کو نقصان پہنچا ہے۔ کچھ دیر تک وہ صحیح سے چل نہیں پائے گیں۔ باقی، وہ تیزی سے صحت یاب ہو رہی ہیں۔" حیرت کو محض آنکھوں تک رکھے، وہ اپنے ازلی لہجے میں بولا۔ وہ دیکھ نہ سکا کہ احتشام کے تاثرات بدلے تھے۔ چہرے کی سنجیدگی اور آنکھوں کی ٹھنڈک کم ہوئی تھی۔ سیاہ آنکھوں میں تکلیف دکھائی دی اور ہونٹوں کو دانتوں تلے دبایا گیا۔ ایک بار پھر ان دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی جس میں جمیل احتشام کو اور احتشام شہرِ کراچی کی رونق کو دیکھے گیا۔

"کیا میں نے ٹھیک کیا، جمیل؟ اُسے میری وجہ سے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ کیا کوئی اور راستہ نہیں ہو سکتا تھا؟" ایک ہاتھ کو کمر پر باندھے، دوسرے میں گلاس تھامے وہ بولا تو لہجے میں پچھتاوا نمایاں تھا۔ سیاہ بال ماتھے پر گرے تھے اور بالوں کی نوک بھنوں سے کچھ اوپر تھی۔ احتشام خالد کے لہجے میں پچھتاوا اسے ایک عرصے بعد محسوس ہوا تھا۔ مگر ایک بات تھی۔ احتشام خالد ہمیشہ اپنے سے منسلک عورتوں کیلیے پچھتاتا تھا۔ خواہ، وہ اس کی بہن تھی، محبت تھی یا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھر۔۔۔اس سے آگے جمیل شیرازی بھی سر جھٹک گیا۔اس وجود کو وہ نہیں سوچنا چاہتا تھا۔اس کو اُسے یاد نہیں کرنا چاہیے تھا۔

"تکلیف کے بغیر کچھ نہیں ملتا، سر۔نہ منزل نہ محبت۔آپ نے جو کیا، صحیح کیا۔" جمیل نے اب کی بار بے تاثر لہجے میں جواب دیا۔احتشام بے بسی بھری سانس بھر کر رہ گیا۔

"پھر بھی۔کوئی دوسرا راستہ جس میں اُسے تکلیف نہ ہو۔وہ میرے لیے اہم ہے۔" وہ یاسیت سے بولا۔ہسپتال کے بستر پر لیٹے اس کمزور وجود اور اس کی ٹانگ پر لپٹی پٹی نے اسے بہت تکلیف پہنچائی تھی۔وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا،اس کے ہاتھ کو تھامنا چاہتا تھا مگر وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہا تھا۔آہ!کوئی تو اسے سمجھے۔کوئی نہ بھی سمجھے تو ماہبیر تو سمجھے۔اُسے اس کی محبت پر یقین کیوں نہیں آتا؟کیا وہ ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر محبت سے خالی ہاتھ رہنے والا تھا؟

"دوسری صورت میں وہ آپ کے پاس نہ ہوتیں۔اب تک کسی اور سے شادی کر چکی ہوتیں۔کیا آپ کو یہ منظور تھا؟برداشت کر سکتے تھے کہ وہ کسی اور کی ہوں؟" جمیل نے نقشہ کھینچا تو احتشام کے تاثرات سخت ہوئے۔بے ساختہ،اس نے گھونٹ بھرا اور کچھ ضبط کے سے انداز میں گردن گھمائی۔جو بھی تھا،مگر ماہبیر کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا اسے گوارہ نہ تھا۔وہ اس کی نہیں ہوگی تو پھر کسی کی نہیں ہوگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"قتل کرنا میرے لیے مشکل نہیں، جمیل۔ یہ بات تم بھی جانتے ہو۔ اور یہ بھی کہ احتشام خالد کبھی اپنی خواہش سے کم پر راضی نہیں ہوتا۔" یکبارگی، احتشام کے لہجے میں ناپسندیدگی، غرور اور سختی بیک وقت حاوی ہوئی۔

"ماہبیر میڈم کیلیے مشکل ہوتا۔ شوہر مر جائے تو بیوی کا ایک حصہ اسی کے ساتھ مر جاتا ہے۔ سنا ہے کہ جزباتی تکلیف، جسمانی تکلیف سے بڑی ہوتی ہے۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ آپ نے ماہبیر میڈم کو بڑی تکلیف سے بچایا ہے۔ آپ کبھی اپنی خواہش سے کم پر راضی نہیں ہوئے۔ اس خواہش پر بھی کم پر راضی نہ ہوئے گا۔" پیپر ویٹ کو ٹیبل پر رکھتے جمیل نے کہا۔

"تمہیں یہ بتانے کی ضرورت ہے؟" احتشام مڑا اور قدم قدم چلتا میز کے قریب آیا۔ کُرسی پر بیٹھتے اس نے ابرو اچکائی اور طنزیہ انداز میں مسکرا کر پوچھا۔ چھوٹی سیاہ آنکھوں میں جذبات کا ایک جہاں آباد تھا۔

"یقیناً نہیں ہے۔" جمیل بے تاثر لہجے میں سر کو ایک طرف خم دیتے ہوئے کہا۔

"ڈر گز کب تک آئے گیں؟" دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملاتے اور میز پر رکھتے اس نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"اگلے ہفتے۔ مگر مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی۔"

"کیا؟"

"آپ نے واصف کمبوہ پر ڈرگز کیوں ڈلوائیں؟ اس کو اس کیس میں پھنسا کر ہمیں کیا ملے گا؟" جمیل نے اس سے سوال کیا۔

"یہ سب محض خود سے دھیان ہٹوانے کیلیے تھا۔ تشدد کے زیرِاثر عاکف نے جو نام دیا ہے، وہ صحیح دیا ہے، اجلان سکندر یہی سمجھ رہا ہو گا۔" کرسی سے ٹیک لگائے، اس نے گلاس کے کنارے پر انگلی پھیرتے کہا۔

"اور واصف کمبوہ کو اس لیے چُنا کہ ماضی میں اس پر ڈرگز کے ہی کیسز رہے ہیں۔ اجلان سکندر کو شک نہیں ہو گا۔" جمیل نے اس کی بات کا دوسرا حصہ مکمل کیا۔

مگر اس حوالے سے نہ کوئی خبر چلی ہے اور نہ ابھی تک کوئی کیس۔ مجھے لگتا ہے کہ واصف اور اجلان نے آپس میں ہی کوئی بات طے کر لی ہے۔ آخر کو، دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔" ہاتھ میں تھامے گلاس کو جمیل کی طرف کرتے احتشام نے پُر سوچ انداز میں کہا۔ پہلے والی یاسیت اور

www.novelsclubb.com

آزردگی کہیں دکھائی نہ دیتی تھی۔اب کے وہاں مکمل سنجیدگی تھی۔ سنجیدگی اور بے رحم تاثرات۔

"پھر آپ نے کیا سوچا؟"

"اجلان سکندر اب ہم سے پوری طرح واقف ہے۔وہ ہی واحد انسان ہے جس پر ماہبیر بھروسہ کرکے اپنے باپ کے قاتل کو ڈھونڈے گی۔ عین ممکن ہے کہ تفتیش کے دوران اسے ہم ہر شک ہوگا۔اس لیے اُسے اب منظرِ عام سے ہٹانا ضروری ہے۔"

"پھر کب قتل کرانا ہے اُسے۔" جمیل ہلکا سا مسکرا دیا۔احتشام نے نفی میں سر ہلاتے گلاس کے گھونٹ بھرا۔

"قتل نہیں کرانا۔ماہبیر کو اور دُکھ نہیں دینا چاہتا۔میں نے اس کیلیے کچھ اور سوچ رکھا ہے۔" گہری سانس بھرتے، گلاس میں موجود مشروب پر نظریں ٹکائے اس نے کہا۔ محبت بھی کتنا خوار کراتی ہے۔ کوئی یہ بات اس کے محبوب کو جا کر بتائے۔ کیا معلوم؟ وہ ہی کچھ اس کا خیال کر لے۔ جمیل کچھ ناخوش ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سر، محبت کریں مگر اس میں اتنا نہ ڈوبیں کہ سب کچھ کھو دیں۔ آپ نے اب تک جتنی رعایت دیکھائی ہے، مجھے ڈر ہے کہ کل ہی آپ کے ٹیبل پر عدالت کا نوٹس موجود ہو گا۔ محبت کو دل تک ہی محدود رکھیں۔ سر پر چڑھائے گیں تو آپ کو ہر ایک کے سامنے یہ جھکاتی پھرے گی"

جمیل نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"تم فکر مت کرو، جمیل۔ جتنی رعایت دکھائی ہے، اس سے بڑھ کر وصول کروں گا اس سے۔"

احتشام عجب سے انداز میں مسکراتا، گلاس خالی کر گیا۔

"محبت کی ہے۔ غرور کا سودا نہیں کیا اور نہ کبھی کروں گا۔"

"کیا سوچا ہے آپ نے؟"

"فواد سے بات کراؤ میری۔" جمیل کے فون کی طرف اشارہ کرتے احتشام نے کہا اور پھر گردن موڑ دی۔ جمیل نے سر اثبات میں ہلایا اور اپنے فون پر کسی کا نمبر ملانے لگا۔

"ہیلو۔ احتشام سر نے بات کرنی ہے۔ اپنے باس کو فون دو۔" فون کان سے لگاتے جمیل نے سنجیدگی سے کہا اور پھر احتشام کی طرف بڑھا دیا۔

"کیسے ہو شہروز؟" گردن ہنوز موڑے احتشام نے فون کان سے لگایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایک آدمی کی تصویر اور کچھ معلومات بھیج رہا ہوں۔ کل تک یہ مشہور ہو جانا چاہیے۔" سنجیدہ لہجے میں احتشام نے اس سے کہا اور جواب سنے بغیر کال کاٹ دی۔

گلاس وال سے نظر آتے منظر کو دیکھتے، اس کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ رینگی تھی۔

---☆---☆---☆---

وہ چولہے کے سامنے کھڑی، دیگچی میں کھولتے ہوئے گہرے بھورے اور سیاہ مائل قہوے پر نظریں ٹکائے کسی سوچ میں گُم دکھائی دیتی تھی۔ بیساکھی کو بغل میں دبائے، سیاہ بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھے، اس کے چہرے پر تفکر کے تاثرات تھے۔ وہ اجلان اور دُرِ کشف کے سامنے جتنا خود کو بے پرواہ ظاہر کرتی، مگر اندر ہی اندر وہ بے حد پریشان تھی۔ نہ جانے احتشام کیا کرنے کا سوچ رہا تھا۔ اس کی اور احتشام کی تصاویر، شادی کی خبر، احتشام کا خبر کو کنفرم کرنا اور پھر اس کا اکاؤنٹ ہیک ہو جانا۔ وہ آگے اور کیا کرے گا؟ ذہن ہزار سوچوں سے بھرا پڑا تھا۔ یکبارگی، درد کی لہر سر کی پچھلی جانب سے ہوتی کمر تک گئی تھی۔

"آہ! لعنت ہے احتشام تم پر۔ زندگی عذاب کر دی ہے۔" سر کو پیچھے سے سہلاتے، ماہیران سوچوں سے تنگ آتی بولی۔ پھر قہوے کو دیکھا تو اس کا رنگ سیاہی مائل ہو چکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہبیر نے ایک بیساکھی تھامی اور دوسرے ہاتھ سے پاس پڑے ہوئے جگ کو پکڑا۔ نہایت احتیاط کے ساتھ اس نے جگ میں موجود دودھ کو دیگچی میں اُنڈیلا۔ یکبارگی، رنگ بدلا اور اب کے بھورا مائل مائع دیگچی میں اُبلنے لگا۔ ماہبیر نے جگ ایک طرف رکھا اور چولہے کی آنچ دھیمی کر دی۔

بھورے مائل مائع کی سطح پر پھرتے سیاہ ذرات کو دیکھتے وہ ایک بار پھر سوچ میں گُم ہوئی۔ اب کے اس کی سوچ کا محور امل تھی۔ کیا اُسے یہ سب معلوم تھا؟ کیا اُسے پتہ ہے کہ میرے بابا کو خالد انکل نے مارا ہے؟ کہی وہ بھی ان کے ساتھ تو نہیں ملی ہوئی؟ نہیں، نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ امل ایسی نہیں ہے۔

سوچ میں گُم ماہبیر کو معلوم ہی نہ ہو سکا کہ کب چائے اُبل کر اوپر کو آئی۔ ہوش میں آتے اس نے جلدی سے ہینڈل سے تھامتے دیگچی کو اُٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے چولہا بند کرنا چاہا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ مکمل طور پر اپنی ٹانگ کو بھول گئی تھی۔ بغل میں دبائی بیساکھی نیچے گری۔ سہارے کے بغیر ماہبیر لڑکھڑائی اور اس کے ہاتھ سے دیگچی نیچے جا گری۔ اُبلتی ہوئی چائے اس کے پاؤں پر گری اور اس کے منھ سے چیخ نکلی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اماں!" سینٹرل ٹیبل کو تھامے کھڑی ماہبیر کے منھ سے بے ساختہ نکلا۔ تکلیف اور جلن کا احساس حد سے سوا تھا۔ اس کی چیخ سنتے، خالہ ثمینہ بھاگتی ہوئیں کچن میں آئیں۔

"ماہبیر۔ یہاں کیا کر رہی ہو، بچے؟" خالہ ثمینہ نے آتے ساتھ اس سے کہا۔ ان کے پیچھے اجلان بھی کچن میں داخل ہوا۔ ماہبیر کے پاؤں پر گری چائے کو دیکھتے اس نے لب دبائے۔ یکبارگی، ماتھے پر بل نمودار ہوئے اور بھنویں آپس میں بھینچتے وہ کچن سے باہر نکل گیا۔ خالہ ثمینہ نے جلدی سے جھک کر بیسا کھی اُٹھائی اور ایک طرف رکھی۔ پھر ماہبیر کو دوسرے بازو سے تھامتے، سینٹرل ٹیبل کی کرسی کھینچی۔

"ادھر بیٹھو۔" خالہ ثمینہ نے اس سے کہا۔ ماہبیر ان کا بازو تھامتے کرسی پر بیٹھی اور منھ سے گہری گہری سانس لینا شروع کیا۔ خالہ ثمینہ مڑیں اور چولہا بند کیا۔ اسی لمحے اجلان کچن میں داخل ہوا۔

"یہ لگادیں اسے۔" سفید رنگ کی ٹیوب ان کی جانب بڑھاتے وہ سنجیدگی سے بولا۔ خالہ ثمینہ نے اس سے ٹیوب لی اور ماہبیر کی جانب بڑھیں۔ اجلان نے نیچے گری دیگچی اُٹھا کر سلیب پر رکھی اور فرش پر پھیلی چائے کو صاف کرنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں خود لگا لیتی ہوں، خالہ۔" ماہبیر نے انہیں اس کے پاؤں پکڑتے دیکھ کر کہا اور ان سے ٹیوب لے لی۔ پھر نیچے جھکنا چاہا تو کمر میں درد کی تیز لہر اُٹھی۔

"آہ!" وہ بے ساختہ کراہتی، سیدھی ہوئی۔

"میں لگا دیتی ہوں، ماہبیر۔ کوئی بات نہیں۔" خالہ نے فکرمندی سے کہا۔ ماہبیر سر نفی میں ہلا گئی۔

"دُرِ کشف کہاں ہے؟" اس نے پوچھا۔ آنکھیں میچتے، درد کو ضبط کرنے کی کوشش میں بولی۔

"وہ باہر گئی ہے واک کرنے۔ میں لگا رہی ہوں نا" انہوں نے آگے بڑھتے، اس کے ہاتھ ٹیوب لیتے کہا۔

"دُرِ کشف آتی ہے تو وہ لگا لیتی ہے، خالہ۔ آپ رہنے دیں۔" تکلیف کے باوجود ماہبیر نے مسکرا کر کہنا چاہا۔ خالہ کے اس کے پاؤں کو ہاتھ لگانے سے اُسے عجیب سی شرمندگی محسوس ہوئی تھی۔ اسی لمحے اجلان نے ہاتھ میں تھامے کپڑے کو زمین پر پٹخا اور گھٹنے پر ہاتھ رکھتے کھڑا ہوا۔

وہ چلتا ہوا ماہبیر کے پاس آیا اور اس کے ہاتھ سے ٹیوب لی۔ چہرے کے تاثرات سخت اور سنجیدہ تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پاؤں آگے کرو۔" اس کے قریب گھٹنے کے بل بیٹھتے وہ روکھے لہجے میں گویا ہوا۔

"رہنے دو، اجلان۔" ماہبیر نے کہا۔ اجلان نے گردن اُٹھا کر اسے دیکھا۔ آنکھوں کی مسکراہٹ اور نرم تاثر کہیں نہ تھا۔ وہاں محض سنجیدگی تھی۔

"میرے پاس پوری رات نہیں ہے، ماہبیر۔ مجھے اور بھی کام ہے۔" اجلان نے سنجیدگی سے کہا اور اس کے سُرخ پڑتے پاؤں کو نرمی سے تھامتے آگے کیا۔ ماہبیر کے گال بے ساختہ لال ہوئے تھے۔ اُسے اجلان کے اس جملے سے سبکی محسوس ہوئی۔

"یہ کس انداز میں بات کر رہے ہو، اجلان۔" خالہ ثمینہ نے کچھ حیرت اور کچھ خفگی سے کہا۔

"جس انداز میں اسے سمجھ آتی ہے۔" وہ اسی لہجے میں گویا ہوا۔

چھوڑ دو، اجلان۔ میں خود لگا لیتی ہوں۔" اب کے ماہبیر نے بھی غصے سے کہا اور اپنا پاؤں پیچھے کرنا چاہا۔

"جو کام خود کر رہی تھیں وہ دیکھ لیا ہے میں نے۔ اب مجھے کر لینے دو۔" اجلان نے اس کا پاؤں آگے کیا اور کریم کی تہ لگائی۔ جلن کا احساس زیادہ ہوا تو ماہبیر سسکی بھرتی، آنکھیں میچ گئی۔ نہ جانے یہ جلن پاؤں کے جلنے کا نتیجہ تھی یا دل کے۔ اجلان بے نیاز سا کریم لگاتا رہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں ہوا کیا ہے؟ میرا پاؤں جلا ہے۔ تم ڈانٹ کیوں رہے ہو؟" جب تکلیف قابل برداشت ہوئی تو آنکھیں کھولتے ماہبیر نے پوچھا۔ اس نے اجلان کا ایسا رویہ کبھی نہ دیکھا تھا۔ اب دیکھا تھا تو بُرا لگا تھا۔ وہ اس کے ساتھ اس لہجے میں کس طرح بات کر سکتا ہے؟ بے ساختہ، وہ خفا ہوئی تھی۔

"تمہیں کوئی بات سمجھ نہیں آتی نا؟" اجلان نے سر اُٹھاتے اس کو دیکھتے پوچھا۔ اس کے لہجے میں غصہ تھا مگر کچن میں کھڑے ایک وجود نے اس غصے میں چھپی تکلیف کو محسوس کیا اور فکر کو دیکھا۔

"کیا؟"

"تمہیں ہمیں تکلیف دینے کا شوق ہے؟ تمہارا کیا دل کرتا ہے؟ کہ ہم سب تکلیف میں رہیں؟" سیاہ آنکھوں میں تکلیف اور لہجے میں غصہ لیے اجلان بولا۔

"میں تو صرف چائے۔۔۔" ماہبیر نے کچھ بولنا چاہا مگر اجلان نے اس کی بات کاٹ دی۔

"کیا چائے؟ ہاں؟ جب تمہیں معلوم ہے کہ تم سے ابھی ٹھیک سے نہیں چلا جا رہا تو خود کیوں کچن میں آئیں؟ مجھ سے کیوں نہیں کہا؟ دُرِ کشف کو کہہ دیتیں چائے کا۔ ہم سب دن رات اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوشش میں ہیں کہ تم جلد ٹھیک ہو جاؤ اور تم ہماری کوششوں پر پانی پھیر رہی ہو۔ تمہیں نہیں پتا کہ تمہیں تکلیف میں دیکھ کر ہمیں کتنی تکلیف ہوتی ہے؟ تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی یار!" رفتہ رفتہ اجلان کی آواز اونچی ہوتی گئی۔ وہ اپنے گھٹنے پر ہاتھ رکھتا کھڑا ہوا اور اس کی طرف کمر کر گیا۔ خالہ ثمینہ اور ماہبیر دونوں حیرت سے اسے دیکھے گئیں۔ فقط، ماہبیر کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔ نہ جانے اجلان کی ڈانٹ کا اثر تھا یا جلے ہوئے پاؤں کی تکلیف۔

اسی لمحے دُرِ کشف کچن میں داخل ہوئی تھی۔

"کیا ہوا ہے، بھائی؟ آپ کی آواز گھر کے باہر تک آ رہی ہے۔" وہ فکرمندی سے گویا ہوئی۔

"اپنی بہن کو سمجھاؤ کہ تکلیف دینا بند کرے۔" اجلان نے ماہبیر کی طرف اشارہ کرتے غصے سے کہا، ٹیوب سینٹرل ٹیبل پر پٹخی اور "حد ہوتی ہے کسی چیز کی" بڑبڑاتا ہوا کچن سے باہر چلا گیا۔ دُرِ کشف جلدی سے ماہبیر کی جانب بڑھی۔

"کیا ہوا ہے تمہیں؟ اجلان بھائی کیوں اتنا غصہ کر کے گئے ہیں؟" اس کے لہجے میں ہنوز فکرمندی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چائے بنا رہی تھی تو دیگچی پاؤں پر گر گئی۔ اس لیے غصہ کر رہا ہے، اجلان۔ بیوقوف لڑکا۔"

خالہ ثمینہ نے گہری سانس لیتے کہا اور سر نفی میں ہلاتے ہوئے چولہے کی جانب بڑھیں۔

"میرا تمہیں تھپڑ مارنے کو دل کر رہا ہے، ماہبیر۔ ڈفر لڑکی۔" دُرِ کشف نے اس کی طرف دیکھتے غصے سے کہا جو ہنوز کچن کے دروازے کو دیکھ رہی تھی جہاں سے اجلان باہر گیا تھا۔ پھر اس نے گردن موڑ کر خالہ کو دیکھا جو دیگچی میں دودھ اُنڈیل رہی تھیں۔ نظریں خالہ سے ہوتے ہوئے دُرِ کشف تک گئیں جو ابھی تک فکرمندی سے اس کے پاؤں کو دیکھ رہی تھی۔ ماتھے پر غصے سے بل بنے ہوئے تھے اور ساتھ ساتھ کچھ بڑبڑا رہی تھیں۔ یقیناً، ماہبیر کو کوس رہی ہو گی۔

بے ساختہ، اس کی بھیگی ہوئی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ ماہبیر نے اپنے کانپتے ہاتھ منہ پر رکھتے سسکی روکی۔

www.novelsclubb.com

"ماہبیر۔ درد ہو رہا ہے؟ ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔" دُرِ کشف نے اس کو دیکھتے پریشانی سے کہا۔

خالہ ثمینہ بھی اس کی طرف آئیں۔

"نہیں۔ میں ٹھیک ہوں۔"

"پھر رو کیوں رہی ہو، بیٹا۔" خالہ ثمینہ نے اپنے بازو اس کے گرد باندھتے ہوئے فکرمندی سے پوچھا۔ ماہبیر ہنس دی۔ آنسوؤں سے تر چہرہ اور بھیگی ہوئی ہنسی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بس۔ایسے ہی، خالہ۔" اس نے اپنا سر خالہ ثمینہ کے بازو پر رکھتے نرمی سے کہا۔دُرِ کشف غور سے اسے دیکھتی رہی۔ پھر گردن موڑ کر دروازے کو دیکھا جہاں سے اجلان باہر گیا تھا۔ گردن اُٹھاتے اس نے اوپر کی جانب دُعائیہ انداز میں دیکھا۔

"اللہ جی، وہ سلور ساڑھی اتنے ٹائم سے الماری میں لٹک رہی ہے۔ کہیں اور نہیں تو ان کے ولیمے پر ہی پہننے دیں، پلیز۔"

---☆---☆---☆---

اجلان کمرے میں آیا، اپنے پیچھے دروازہ بند کیا اور کوئی بھی بتی جلائے بغیر دیوار کے ساتھ رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔ واحد روشنی باہر آسمان پر نمودار ہوتے چاند کی روشنی تھی جو کھڑکی سے اندر آتی، دیوار کے ساتھ رکھے اس صوفے پر پڑ رہی تھی۔ کہنیاں گھٹنے پر رکھتے اور سر ہاتھوں میں دیے۔ لبوں کو زور سے آپس میں بھینچتے، اس نے اپنی آنکھیں میچ رکھی تھیں۔ یکبارگی، اس نے آنکھیں کھولیں، سر اُٹھایا اور گہری سانس لی۔ سیاہ آنکھیں اب کے سنجیدہ نہ تھیں۔ ان بھیگی ہوئی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ گلا روندھا ہوا تھا۔ کمرے میں چھائی خاموشی کو اجلان سکندر کی اس بھیگی ہوئی آواز سے توڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یااللہ! ماہبیر کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔ مجھ سے اب اور برداشت نہیں ہوتا، اللہ۔" بھیگے ہوئے لہجے میں وہ گویا ہوا تھا۔ کمرے میں رکھی چیزیں اپنا سانس روکے، خاموشی سے اسے سنے گئیں۔ آسمان پر دمکتا چاند حیرت سے اِسے دیکھے گیا۔ وہ روتا نہیں تھا۔ اتنی آسانی سے ہر گز نہیں۔ پھر یہ کیا تھا؟ فقط، چائے ہی تو تھی۔ ایک چائے کا کپ گرنے سے کتنی کو تکلیف ہو سکتی ہے کسی ہو؟ ذرا سی تکلیف پر اسے رونا کیوں آرہا تھا۔ وہ بھی تب، جب چائے کسی اور پر گری تھی۔

"اس کی تکلیف کم کر دیں، یارب۔ اس کو۔۔۔ اس کے لیے آسانیاں پیدا کر دیں، اللہ۔ میں ڈرتا ہوں۔ یہ خیال ہی مجھے ڈرا دیتا ہے کہ میں اُسے نہیں دیکھ پاؤں گا۔ اس کی تکلیف، اس کا درد مجھے محسوس ہوتا ہے۔ ایسا کیوں ہے، اللہ؟ اتنی محبت میں نے تو نہ کی تھی۔ پھر؟ پھر یہ کیوں ہے؟" اپنا سر ہاتھوں میں دیے وہ بولے گیا۔ جانتا تھا کہ اگر کوئی جواب نہیں آرہا تب بھی جس سے کہہ رہا ہے، وہ سن رہا ہے۔ وہی تو سننے والا ہے۔ وہ نہیں سنے گا تو چاہے ساری دنیا سن لے، کوئی فائدہ نہیں۔ وہ سن رہا ہے اور ساری دنیا ہمارے لیے بہری ہو جائے تو کوئی خسارہ نہیں۔

"یااللہ! اگر آپ نے ماہبیر کو میری قسمت میں لکھا ہے تو مجھے اس قابل کر کہ میں اس کی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھا سکوں۔ اور اگر وہ میری قسمت میں نہیں۔۔۔" یہاں آکر اجلان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک بار پھر خاموش ہوا۔ دل ڈوب کر اُبھرا تھا۔ گلے میں گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی۔ اب تکلیف کچھ مختلف نوعیت کی ہوئی تھی۔ آنسوؤں کا گولا نگلتے، وہ ایک بار پھر بولا۔

"اور اگر وہ میری قسمت میں نہیں تو اس کو میرے دل سے نکال دیں۔ یا تو اُسے مجھے دے دے، میرے مالک یا پھر اس محبت کو نکال دے۔ میرا دل اس عورت کیلیے خالص کر دے جس نے میرے گھر کو سنبھالنا ہے، میرے اللہ۔ اس عورت کے ہوتے ہوئے میرے دل میں کسی اور عورت کی خواہش یا حسرت نہ رہنے دینا، یا رب۔ پھر خواہ وہ ماہیر ہی کیوں نہ ہو۔ میں خود اس کو اپنے دل سے نہیں نکال سکتا۔ آپ ہی نکال دیں۔ میں خود کچھ نہیں کر سکتا۔ آپ ہی کر دیں، اللہ۔" اور اس لمحے وہ رونے لگا تھا۔ نہ جانے اس کو کس بات پر رونا آیا تھا۔ اُسے بس رونا آ رہا تھا اور وہ رو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

محبوب کی محبت کو دل سے نکالنا آسان ہوتا ہے کیا؟ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ یہ کبھی سہل نہیں ہوتا۔ دل کٹ جاتا ہے۔ خون رسنے لگتا ہے اور کلیجہ منھ کو آتا ہے۔ مگر محبوب کو دل سے نکالنا آسان نہیں ہوتا۔ ایک وہی تو ہوتا ہے جس کے سہارے مستقبل کے خوبصورت خواب بُنتے ہیں ہم۔ ہمارے خیالوں کا محور ہمارا محبوب ہی تو ہوتا ہے۔ وہی ہماری زندگی کے رنگوں کو خوبصورت بناتا ہے۔ اُسی کے ساتھ تو عام لمحے بھی خاص بنتے ہیں۔ وہ ہوتا ہے تو اپنا آپ سلطان سے زیادہ امیر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لگتا ہے۔وہ نہیں ہوتا تو ہم خود کو بے کس محسوس کرتے ہیں۔خالی دل ہوتا ہے۔دنیا کی دولت پاس ہوتی ہے مگر یوں محسوس ہوتا ہے گویا خالی کشکول ہاتھ میں لیے پھر رہے ہیں۔اس انتظار میں کہ کوئی اس کو بھر دے۔فقط، انتظار لا حاصل رہتا ہے۔سینے میں موجود دل بھی اُداس اور ہاتھ میں تھاما کشکول بھی خالی۔

---☆---☆---☆---

دوپہر کا وقت تھا جب بیل بجی۔خالہ ثمینہ نے کچن میں کام کرتی راحیلہ کو اکیلا چھوڑا اور باہر چلی گئیں۔ماہبیر لاونج میں صوفے پر بیٹھی ٹی-وی دیکھ رہی تھی۔گیلے بال کھول رکھے تھے۔سفید رنگ کا لباس پہنے، اس کا چہرہ پہلے کی نسبت تروتازہ تھا۔

"ماہبیر۔" خالہ ثمینہ نے اندر آتے ساتھ ماہبیر کو آواز دی۔ماہبیر نے گردن موڑ کر انہیں دیکھا تو ان کا چہرہ سفید پایا۔بے ساختہ، اس کی نظر خالہ کے پیچھے کھڑے دو لوگوں کی طرف گئی۔ان کو دیکھتے ماہبیر کے تاثرات سخت ہوئے۔

"کیسی ہیں آپ، ماہبیر؟" سیاہ تھری پیس پہنے، بالوں کو جیل سے سیٹ کیے احتشام نے مسکرا کر پوچھا۔اس کے ساتھ کھڑی امل کے چہرہ کچھ فکر مندی لیے ہوئے تھا۔ہاتھ میں ایک پیپر بیگ اور پھولوں کی باسکٹ تھامے، وہ ماہبیر کو دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آیئے۔بیٹھئے۔"ماہبیر نے صوفے پر بیٹھے بیٹھے ان دونوں کو سامنے رکھی کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔احتشام صوفے کے قریب رکھی کرسی پر بیٹھا اور امل چیزیں سامنے میز پر رکھتی،ماہبیر کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"میں ہسپتال آئی تھی تم سے ملنے مگر تم سو رہی تھی۔اب کیسی ہو تم،ماہبیر؟"امل نے فکر مندی سے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں،امل۔"ماہبیر اس کو دیکھتے مسکرائی۔

"اور یہ بیساکھی کیوں رکھی ہے ساتھ؟"امل کی تشفی نہ ہوئی تھی۔اس نے صوفے کے ساتھ رکھی بیساکھی کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔

"کچھ دیر کی بات ہے۔یہ بھی چھوٹ جائے گی۔تم پریشان مت ہو۔"ماہبیر نے مسکرا کر کہا۔

احتشام خاموشی کے ساتھ ماہبیر کو دیکھ رہا تھا۔نہ جانے کیوں، مگر اس پل اس کی مسکراہٹ دیکھ کر اسے سکون ملا تھا۔کئی دنوں سے بے چین دل کی دھڑکن اپنے معمول پر آئی تھی۔

"تمہارا ایکسیڈنٹ کیسے ہوا تھا،ماہبیر؟تم دھیان سے گاڑی نہیں چلاتی کیا؟پتا ہے کہ کتنی پریشان تھی میں تمہارے لیے؟"اب کے اس نے غصے سے اسے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ تو تم اپنے بھائی سے پوچھو، امل۔" ماہبیر نے اب کے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور چہرہ احتشام کی جانب موڑ دیا۔

"دیکھئے ماہبیر، میں۔۔" احتشام نے کچھ بولنا چاہا مگر ماہبیر نے اس کی بات کاٹ دی۔

"آپ نے کبھی "نہیں" کا لفظ نہیں سُنا اپنی زندگی میں اس لیے آپ کو میری بات سمجھ نہیں آئی، احتشام۔ آپ مجھ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں مگر میری خواہش کا احترام نہیں کرتے۔ یہ کیسی محبت ہے؟" ماہبیر نے تند لہجے میں پوچھا۔

"ماہبیر، میں نہیں جانتا کہ وہ تصاویر اور خبر کس نے لیک کی تھیں۔ اس سکینڈل کی وجہ سے کمپنی کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ میں نے محض یہ کہا تھا کہ ہم شادی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ابھی بھی آپ جتنا وقت چاہتی ہیں، لے سکتی ہیں۔ میری طرف سے کوئی جلدی نہیں۔ اور آپ نے بھی اس خبر کو کنفرم کر دیا ہے۔ پھر اس غصے کی وجہ کیا ہے؟" احتشام نے آنکھوں میں نرمی لیے اس سے کہا اور پھر آخر میں سوال کر دیا۔ ماہبیر غصہ دباتے سر جھٹک گئی۔

"میں نے وہ سٹوری نہیں لگائی۔ میرا اکاؤنٹ ہیک ہوا ہے اور ظاہر سی بات ہے کہ آپ نے ہی یہ سب کرایا ہے۔ آپ میری نظروں میں خود کو بہت گرا چکے ہیں، احتشام۔" ماہبیر نے تند لہجے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں کہا۔امل بے یقینی اور شاک سے احتشام کو دیکھا جو ماہبیر کو دیکھ رہا تھا۔نرم تاثر غائب ہو چکا تھا اور اب کے کچھ خفگی نمایاں تھی۔

"بھائی! کیا کہہ رہی ہے، ماہبیر؟"

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا، ماہبیر۔یہ سب جھوٹ ہے۔آپ نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا؟" وہ نہایت خفگی سے سوال کر گیا۔

"بلکل۔آپ نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔جو کیا ہے، میں نے کیا ہے۔ہے نا؟" ماہبیر نے آنکھوں میں غصہ لیے اس سے کہا۔

"شادی کی خبر کو کنفرم کر کے، میرا اکاؤنٹ ہیک کرا کے، میرے لیے تمام راستے بند کر کے اب آپ آکر مجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے کچھ نہیں کیا۔زبردست!" غصہ اور طنز کی ملی جلی کیفیت میں ماہبیر بولی اور پھر سر جھٹک گئی۔

کچھ دیر تک خاموشی چھا گئی جس میں احتشام لب دباتا ماہبیر کو دیکھے گیا جو ہنوز سامنے دیوار پر نسب ٹی-وی کو دیکھ رہی تھی۔امل شرمندہ سی اپنے ہاتھوں کو دیکھے گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو مجھ میں کیا بُرائی نظر آتی ہے، ماہبیر؟ اتنی شدت سے انکار کی وجہ کیا ہے؟" بالآخر احتشام نے سوال کیا۔ ماہبیر نے نا محسوس انداز میں گہری سانس لی۔ اب اُسے عجیب سی کوفت محسوس ہونے لگ گئی تھی اس سے۔ احتشام کے کلون کی خوشگوار مہک اُسے کسی بدبودار بھبو کے کی مانند لگی۔

"میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں اور اسی سے شادی کروں گی۔ آپ کیلیے آج بھی انکار ہے اور کل بھی۔ سو پلیز، اپنے ان اوچھے ہتکنڈوں سے باز آجائیں اور یہاں سے جائیں۔" ماہبیر نے احتشام سے رُخ موڑتے قطعیت سے کہا۔

احتشام خاموشی سے اُسے دیکھے گیا۔ سیاہ ٹھنڈی آنکھوں میں غصہ تھا۔ کچھ تکلیف اور ہتک کا احساس۔ یہ بات ہی اُسے ہتک دلانے کو کافی تھی کہ ماہبیر اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کو پسند کرتی ہے۔

"اجلان سکندر۔" سرد سیاہ آنکھیں اس پر جمائے وہ بولا۔ امل اور ماہبیر، دونوں نے حیرت سے اُسے دیکھا۔

"کیا؟" ماہبیر نے تند لہجے میں پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ اجلان سکندر کو پسند کرتی ہیں۔ ہے نا؟" احتشام نے اپنی بات کی وضاحت کی۔ ماہبیر کے گلے کی گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی۔ ایک سیکنڈ میں وہ اپنے لب دباتے، آس پاس دیکھتے کئی بار پلکیں جھپکا گئی۔ پھر گردن احتشام کی جانب موڑی۔ احتشام کی چھوٹی مگر تیکھی آنکھوں نے اس کا ایک ایک تاثر دیکھا۔ وہ اس کے بارے میں اسی طرح حساس تھا۔ ماہبیر کا ہر تاثر اُسے حفظ تھا۔

"وہ جو کوئی بھی ہے، آپ کو اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیے، احتشام۔" لہجہ بے تاثر کرتے اس نے کہا۔ احتشام سر جھکاتے، طنزیہ انداز میں ہلکا سا مسکرا دیا۔ البتہ، اس کا دل دُکھا تھا۔ ماہبیر کی سیاہ آنکھیں اس سے ہر شے کہتی محسوس ہوئیں ماسوائے اس ایک کے جو وہ سننا چاہتا تھا۔ وہ کرسی سے اُٹھا، کوٹ کے بٹن بند کیے اور اپنے قدم راہداری کی جانب بڑھائے۔

"اُمید کرتا ہوں کہ جس سے آپ پسند کرتی ہیں، وہ بھی آپ کو پسند کرتا ہو۔ مگر اس بات کی بھی یقین دہانی میں آپ کو کرا سکتا ہوں کہ اس کی محبت میرے جتنی نہ مضبوط ہوگی اور نہ عظیم۔ امل بیٹا، بات کر کے آجانا۔ میں باہر انتظار کر رہا ہوں۔" راہداری کے سر کے پہنچتے احتشام نے سنجیدی کے ساتھ کہا اور آخری بات امل سے کر کے راہداری سے ہوتا ہوا باہر نکل گیا۔ ماہبیر نے گہری سانس لیتے سر جھٹکا۔ چہرے پر ناپسندیدگی اور اُکتاہٹ کے تاثرات واضح تھے۔ اس کے برعکس، امل خاموش رہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے کیا کہنا چاہیے، کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ بھائی اس قسم کی کوئی حرکت کرے گیں۔ آئے ایم سوری، ماہبیر۔" امل نے جھکا سر اُٹھایا اور معزرت خواہانہ انداز میں کہا۔ ماہبیر خاموش رہی۔ راہداری کے راستے پر، جہاں سے احتشام ابھی گیا تھا، نظریں ٹکائے، وہ کچھ دیر بعد بولی

"یہ محبت نہیں ہے، امل۔ میں نے محبت کو قریب سے دیکھا ہے۔ اس لیے کہہ رہی ہوں۔ یہ محض انا ہے۔ ضد ہے۔ اپنی پسند کو حاصل کرنے کی ضد۔ اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔" ماہبیر نے اب کے مدھم لہجے میں اس سے کہا۔

اسی لمحے خالہ ثمینہ اندر داخل ہوئیں۔ ان کے پیچھے راحیلہ بوا چائے اور دیگر لوازمات سے بھری ٹرالی لے کر لاونج میں آئی تھیں۔

"احتشام کہاں ہے، بیٹا؟" خالہ ثمینہ نے دونوں کو اکیلے بیٹھا دیکھ کر پوچھا۔ راحیلہ بوا نے ٹرالی میز کے سامنے روکی اور رُک کر امل کو دیکھا۔ مسکرا کر سر کو خم دیا اور پھر چیزیں میز پر رکھنے لگیں۔

"باہر گاڑی میں ہیں۔" امل نے مسکرا کر ان سے کہا اور پھر راحیلہ بوا کی جانب متوجہ ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیسی ہیں آپ، راحیلہ؟" مسکرا کر امل نے پوچھا۔ماہبیر اور خالہ ثمینہ دونوں نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا۔

"میں ٹھیک ہوں، امل بی بی۔ بس اللہ کا کرم ہے۔" راحیلہ نے سادگی سے کہا اور اپنا ڈوپٹہ سر پر صحیح سے لیتی کچن میں چلی گئی۔

"راحیلہ نے کچھ عرصہ ہمارے گھر بھی کام کیا تھا۔کوئی دو سال تک۔" امل نے ماہبیر کی سوالیہ نظروں کو مخاطب کیا۔

"کتنی دیر پہلے؟" ماہبیر نے پوچھا۔

"کافی دیر پہلے کی بات ہے۔ میں تب ٹو یا تھری میں تھی۔" امل نے بتایا۔خالہ ثمینہ نے ایک نظر ماہبیر کو دیکھا جو خاموش ہو گئی۔

"یہ کیا ہے، امل بیٹا؟" خالہ ثمینہ نے مسکرا کر میز پر رکھے پھولوں کی باسکٹ اور بیگ کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔امل نے ان کی نظروں کا تعاقب کیا اور پھر کچھ جھجکی۔

"یہ کارڈ ہے، خالہ۔" امل نے مسکرا کر کہا۔ماہبیر آگے بڑھی اور پھولوں کی باسکٹ کو اپنی گود میں رکھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری شادی کا؟" باسکٹ میں رکھے کارڈ کو پڑھتے، وہ خوشگوار انداز میں بولی۔ امل نے سر اثبات میں ہلایا۔

"مبارک ہو، بیٹا۔ اللہ تمہارا نصیب بہت خوبصورت کرے۔ زندگی کی تمام خوشیاں تمہیں نصیب ہوں۔" خالہ ثمینہ نے خوشی کا اظہار کیا تھا۔

"یہ تو جمعے کو ہے، امل۔ اتنی جلدی؟" ماہبیر نے کارڈ دیکھتے حیرانی سے پوچھا۔

"حیدر کی خواہش تھی۔ نکاح کو پہلے ہی سات آٹھ سال ہو چکے ہیں تو بس۔" امل نے مسکرا کر مدھم لہجے میں کہا تھا۔ چہرے کی مسکان آنکھوں تک جاتی تھی اور سکون قابلِ رشک تھا۔

"اچھا، اچھا، بس۔ اب ادھر ہی شرمانے نہ لگ جاؤ۔ یہاں کوئی نہیں ہے جو تمہارے لال رخسار اور شرمیلا پن دیکھ کر تمہیں تکے جائے۔ ہوش میں آجاؤ۔" ماہبیر نے اس کو کارڈ پر نظریں جمائے مسکراتے دیکھا تو مصنوعی خفگی سے کہا اور پھر مسکرا دی۔

"تم آؤ گی نا؟" امل نے اس کو دیکھتے پوچھا تھا۔

"میں نہیں آؤں گی تو کون آئے گا؟ چائے پیو تم۔" ماہبیر نے آگے ہو کر میز پر رکھے چائے کا کپ امل کی جانب بڑھایا۔ ایک کپ خالہ ثمینہ کو دیا اور ایک خود لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب کے لاونج میں مکمل طور پر خاموشی چھا گئی۔

---☆---☆---☆---

اُسے گاڑی میں بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب جمیل کی کال آئی۔

"بولو۔" فون کان سے لگائے، وہ نہایت سنجیدگی اور ٹھنڈے لہجے میں بولا۔

"ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔ڈر گز اگلے ہفتے کی بجائے آج ہی ڈلیور ہوں گیں۔" جمیل اپنی ازلی بے تاثر لہجے میں بولا۔احتشام کے ماتھے کے بل کچھ اور نمودار ہوئے۔

"کیوں؟ وہ (گالی) آخری وقت پر کیوں بتا رہا ہے؟" احتشام نے غصے سے پوچھا۔

"وہ بعد کی بات ہے، سر۔ فلحال یہ سوچیں کہ کس راستے سے ڈر گز لے کر آنی ہیں اور کہاں پہنچانی ہیں؟" جمیل نے اہم بات کی طرف توجہ دلائی۔احتشام نے ہاتھ کی مٹھی بنائی اور ہونٹوں پر ٹکاتے ہوئے باہر کا منظر دیکھنے لگا۔ جنید منزل کے سامنے والی سڑک خاصی بڑی اور صاف ستھری تھی۔ایک سرے پر لال اور سفید رنگ کا چھوٹا سا گیٹ لگا کر، گلی کو بند کیا گیا تھا اور دوسری طرف سے گاڑیوں کے آنے جانے کا راستہ تھا۔دائیں جانب ایک قطار کی صورت گھر تھے اور گھروں کے سامنے ایک بڑا سا پارک تھا جو فلوقت ویران تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بات پولیس کو معلوم ہے؟" پارک کو دیکھتے احتشام نے پوچھا۔

"انہیں یہ معلوم ہے کہ ڈر گز آج آئے گیں اور راستہ وہی پُرانا والا معلوم ہے انہیں۔" فون سے جمیل کی آواز آئی۔

"ہم پُرانے والے راستے سے ہی ڈر گز لے کر جائے گیں۔" احتشام نے پارک سے نظریں ہٹائیں اور شیشے کے پار سامنے دیکھنے لگا۔ یہاں سے کھڑا وہ دیکھ سکتا تھا کہ دو گاڑیاں گلی کے سامنے سے گزری تھیں۔ اس کے بعد دو بچے بھاگتے ہوئے آئے اور وہی سے باڑ پھلانگتے پارک میں داخل ہوئے۔

"مگر سر، اس راستے پر ناکے لگے ہوں گیں۔" جمیل نے کچھ حیرانی سے کہا۔ احتشام کی نظریں اب ان بچوں پر ٹک گئیں جو بھاگتے ہوئے جھولوں کی طرف جا رہے تھے۔ وہ دو لڑکے دس، گیارہ سال کے تھے۔ سُرخ اور سیاہ دھاری دار ٹی شرٹ اور سیاہ رنگ کا پاجامہ پہنے، وہ اسے بھائی معلوم ہوئے۔

"پولیس میں اپنے بندوں سے کہو، اجلان کو یہ خبر دیں کہ ڈر گز کیلیے ہم نیا راستہ اپنا رہے ہیں۔ وجہ پوچھے تو بتا دینا کہ اس راستے پر ناکے بہت لگتے ہیں اور نیا راستہ ویران ہونے کی وجہ سے زیادہ مناسب ہے۔" جھولے پر جھولتے لڑکوں پر نظریں ٹکائے اس نے کہا۔

"لے کر کہاں جانی ہیں؟ پچھلی دفعہ اڈے پر جب ریڈ پڑا تھا تو بہت مشکلوں سے بچے تھے ہم۔ وہاں لے کر نہیں جا سکتے کچھ عرصہ تک۔" جمیل نے اگلا مسئلہ پیش کیا۔

"اس دفعہ ڈرگز کو کپڑوں میں چھپا ہوا ہے؟"

"جی۔یہی کہا تھا ہم نے۔"

"فیکٹری پہنچا دو۔ باقی کا ہم بعد میں دیکھ لے گیں۔"

"مگر سر، فیکٹری اس جگہ سے بہت قریب ہے۔"

"پولیس یہی سوچے گی کہ ڈرگز کہیں دور لے کر گئے ہیں ہم۔ شہروز کو جو کام دیا تھا اس کا کیا بنا؟" احتشام نے سنجیدگی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آج رات ہو جائے گا۔"

"اس سے کہو کہ مجھے ہیڈلا ئنز چاہیے۔ پورے ملک کو اس انسان کا نام معلوم ہونا چاہیے۔"

احتشام سرد لہجے میں نفرت سموئے بولا۔

"اوکے، سر۔" جمیل نے کہا تو احتشام نے فون کان سے ہٹایا۔ دونوں ہاتھ سٹرینگ پر جمائے اس نے دانت پر دانت جمائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلیں بھائی۔"اسی لمحے امل نے ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ والا دروازہ کھولا اور بیٹھ گئی۔

احتشام کے تاثرات جوں کے توں سخت رہے۔

"آئے گیں وہ شادی پر؟"احتشام نے گاڑی کو گلی سے نکالتے پوچھا۔امل نے اس کی طرف دیکھا۔چہرے پر ناراضگی کا تاثر تھا۔

"جی۔"یک لفظی جواب آیا تھا۔اس کے بعد گاڑی میں مکمل طور پر خاموشی چھا گئی۔امل چہرہ موڑے باہر کا منظر دیکھے گئی اور احتشام کی نظریں اپنے سامنے چلتی گاڑیوں پر۔

"میں کسی اور پسند کرتی ہوں۔"ماہبیر نے کہا۔

احتشام کی گرفت سٹیرئنگ پر سخت ہوئی۔ریس پر دباؤ بڑھا اور گاڑی کی رفتار کچھ تیز ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"اور میں اُسی سے شادی کروں گی۔"

گاڑی کی رفتار آہستہ کیے بنا،اس نے ایک خطرناک موڑ کاٹا۔امل نے سیٹ کو زور سے تھاما۔اس نے شاک اور خوف سے احتشام کو دیکھا مگر اس کے تاثرات دیکھ کر خاموش رہی۔

"وہ جو کوئی بھی ہے،آپ کو اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گاڑی ایک جھٹکے سے اس سفید محل کے سامنے رُکی۔امل ایک جھٹکے سے آگے کو جھکی۔اس کا سر ڈیش بورڈ پر لگ جاتا اگر وہ ہاتھ بڑھا کر خود کو نہ روکتی۔پھولا ہوا تنفس بحال کرتے، بھوری آنکھوں میں شاک لیے اس نے اپنے ساتھ بیٹھے احتشام کو دیکھا۔یکبارگی، آنکھوں میں افسوس در آیا۔اس نے کچھ کہنے کو لب کھولے مگر احتشام نے اس کی جانب دیکھے بنا کہا۔

"کوئی بات نہ کرنا ابھی، امل۔ایک لفظ نہیں۔گاڑی سے اُترو۔" غصے سے کانپتا ہوا لہجہ اور خطرناک حد تک سرد آنکھیں۔امل کے کھُلتے لب بند ہوئے۔اس نے سر جھٹکا اور گاڑی کا دروازہ کھولتے باہر نکل گئی۔

"اس پسند کو میں نے تمہاری ناپسند اور پچھتاوا نہ بنایا تو میں بھی احتشام خالد نہیں۔" سرد لہجے میں احتشام نے اپنے نام کی قسم کھاتے کہا۔

اور ایک انا پسند مرد، اپنے نام کیلیے جان بھی دے جائے تو اُسے افسوس نہیں۔

---☆---☆---☆---

"جی، جی، سر۔آپ کو کل دوپہر تک میں خود بریفینگ دوں گا، سر۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات کے آٹھ بج رہے تھے اور اجلان سکندر اپنے آفس میں موجود تھا۔ سرمئی رنگ کا عام سا لباس پہنے، اپنی کرسی کی پشت پر ہاتھ رکھے، فون کان کے ساتھ لگائے، وہ کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا جب جاوید اندر داخل ہوا۔

"کیا اپڈیٹ ہے، جاوید؟ ڈرگز پکڑی گئیں؟" فون رکھتے اور اپنی کرسی پر بیٹھتے اجلان سکندر نے مصروف انداز میں پوچھا۔

"سر، اس راستے پر جہاں جہاں ممکن نا کے لگائے مگر وہاں سے ڈرگز نہیں گزری ہیں۔" جاوید نے کچھ مایوسی کے ساتھ کہا۔

اجلان سکندر نے فون سے سر اُٹھا کر اسے دیکھا۔ آنکھوں میں شاک اور حیرانگی واضع تھی۔

"میں نے کل ڈی-ائی-جی کو بریفینگ دینی ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ ڈرگز نہیں پکڑی گئیں؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ تم لوگوں نے ہر گاڑی کی چیکنگ کی تھی؟" فون ٹیبل پر پھینکتے اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے، وہ برہم ہوا۔

"سر، میں نے خود ہر گاڑی کو روک کر چیکنگ کرائی ہے مگر ڈرگز اس راستے سے نہیں گزریں۔" جاوید نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہنی کرسی کی بازو پر ٹکائے اور ہاتھ کی مٹھی منہ پر رکھے اجلان کچھ دیر خاموش رہا۔ سوچتی نظریں اپنی ٹیبل پر رکھی فائلز پر جمائے۔

"سر!" اسی لمحے ایک کانسٹیبل اندر داخل ہوا۔ انداز میں عجلت اور چہرے کی ہوائیاں اُڑی ہوئیں۔ جاوید نے مڑ کر اسے دیکھا اور اجلان سکندر نے کچھ ناپسندیدگی سے سر اُٹھایا۔

"کیا مسئلہ ہے؟" اجلان نے اُکتائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"سر، آپ نے ہیڈلائنز دیکھی ہے؟ میڈیا والوں نے طوفان مچار کھا ہے۔" پریشانی کے ساتھ بولتے اس کانسٹیبل نے اجلان کو کرسی سے اُٹھنے پر مجبور کر دیا۔ عرصہ ہوا، اس نے اپنے آفس میں ٹی-وی رکھنا چھوڑ دیا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟" آفس سے باہر نکلتے اجلان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"معلوم نہیں کس نے یہ خبر لیک کی ہے کہ آپ اور واصف کمبوہ مل کر ڈرگز کا بزنس کر رہے ہیں۔ کراچی ایک اہم ڈویژن ہے اور اس کا ایس-پی ڈرگز کا بزنس کر رہا ہے، اس خبر نے پورے میڈیا نے کہرام مچار کھا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یکبارگی، اجلان سکندر رُکا۔ شاک اور بے یقینی سے اس نے اپنے پیچھے کھڑے ان دونوں اہلکاروں کو دیکھا۔ نہ جانے اس کی سیاہ آنکھوں میں ایسا کیا تھا، جاوید اور دوسرا الکار بے ساختہ سر جھکا گئے۔ اجلان کے قدم بھاری ہوئے۔ انہیں آگے بڑھانا اسے نہایت مشکل لگا۔

مین ہال سے نیوز اینکر کی آوازیں اسے یہاں سے سنائی دے رہی تھیں۔ بمشکل قدم اُٹھاتے، وہ ہال میں داخل ہوا۔ وردی میں ملبوس تمام اہلکاروں کی نظریں ٹی-وی پر آتی خبر پر ٹکی ہوئی تھیں۔ کچھ کی آنکھوں میں شاک تھا اور کچھ اہلکاروں کے چہرے یہ بتا رہے تھے کہ وہ اس خبر پر ایمان لے آئے ہیں۔ اجلان کی نظریں تمام اہلکاروں کے چہرے سے ہوتی ہوئیں ٹی-وی پر رُک گئیں۔

"ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ایس-پی اجلان سکندر نے واصف کمبوہ کے گھر سے ملنے والی ڈرگز پر کوئی ایکشن نہیں لیا۔ بلکہ، ڈرگز کی ترسیل میں ان کی مدد کی اور اس کے بدلے ایک بھاری رقم وصول کی۔" نیوز اینکر زور و شور سے بول رہی تھی اور اجلان سکندر کی سماعت میں محض ایک بات رہ گئی۔

"بھاری رقم؟" سیاہ آنکھیں ٹی-وی پر جمائے، بے یقینی کے ساتھ اس نے زیرِ لب اس بات کو دہرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو بتاتے چلیں کہ پچھلے کچھ سالوں سے کراچی اور اس کے گرد و نواح میں ڈر گز اسمگلنگ کے کئی کیسز سامنے آ رہے ہیں مگر پولیس کی طرف سے تاحال کوئی کاروائی شروع نہیں کی گئی۔ اور اب، ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ایس-پی اجلان سکندر بذات خود، ڈر گز کی سمگلنگ میں ملوث ہیں۔"

ہیڈ لائنز ختم ہو چکی تھی مگر اجلان سکندر بے یقینی کے سمندر میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔

"اجلان سکندر بذات خود ڈر گز اسمگلنگ میں ملوث ہیں۔"

"میں مرنا نہیں چاہتا، اجلان۔ پلیز، مجھے بچالو۔" کسی کے رونے کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔

"اجلان سکندر نے ڈر گز کی ترسیل میں مدد کی۔"

"مجھ سے یہ نہیں چھوٹ رہا۔ وہ لوگ مجھے مار دیں گیں، اجلان۔" کوئی اس کے سامنے بے بس ہو رہا تھا۔

"اور اس کے بدلے بھاری رقم وصول کی۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ آرہے ہیں، اجلان۔ تم کہاں ہو؟ تم آ کیوں نہیں رہے؟" وہ فون پر چیخ رہا تھا۔ خوف اور تکلیف سے۔

"سر! سر!" کسی نے اس کا بازو زور سے جھنجوڑا اور اجلان کو گریبان سے کھینچ کر حال میں لایا۔

"ہاں؟" اجلان سکندر نے اپنا بازو پکڑے جاوید کو دیکھا۔ آنکھوں میں ناسمجھی تھی۔ کسی گہری سوچ سے ہوش میں آنے کا تاثر تھا۔

"سر، آپ کا فون۔" جاوید آہستگی سے اس کا فون بڑھاتے بولا۔ اجلان سکندر نے سر جھکا کر اس کے ہاتھ میں تھاما اپنا فون دیکھا جس پر "ڈی۔آئی۔جی" کے نام سے کال آرہی تھی۔ اس نے فون پکڑا۔ پھر گلا کھنکھارتے کان کے ساتھ لگایا۔

"اجلان، یہ سب کیا ہے؟" ڈی۔آئی۔جی صاحب کو برس پڑے تھے۔

"سر، مجھے کچھ وقت دیں، میں آپ کو سب بریف کر دوں گا۔"

"تم نے کہا تھا کہ آج ڈرگز پکڑی جائے گیں۔ کہاں ہیں وہ؟" انہوں نے بات سنی ان سنی کی۔

اجلان سکندر لب دبا تا رہ گیا

"سر، ہمیں ڈرگز والا ٹرک نہیں ملا۔ جس راستے پر نا کہ لگایا تھا، وہاں سے وہ ٹرک نہیں گزرا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اجلان۔ تم جانتے ہو کہ اس کے نتیجے میں مجھے تمہیں معطل کرنا پڑے گا۔" ان کا لہجہ سخت ہوا۔

"سر، مجھے ایک رات کا وقت دے دیں۔ آپ چاہیں تو صبح مجھے معطل کر سکتے ہیں مگر آج کی رات مجھے آن ڈیوٹی رہنے دیں۔ یہ میری آپ سے پہلی اور آخری ریکوسٹ ہے۔" اب کے اجلان مکمل سنجیدگی کے ساتھ بولا۔ دوسری طرف سے اسے گہرا سانس بھرنے کی آواز سنائی دی۔ گویا، ڈی۔آئی۔جی صاحب اپنا غصہ ضبط کر رہے تھے۔

"تمہارے پاس صرف بارہ گھنٹے ہیں، اجلان۔ کل صُبح آٹھ بجے تم معطل ہو، یہ بات جان لو۔" اتنا کہا گیا اور پھر فون کاٹ دیا۔

اجلان سکندر نے آہستگی کے ساتھ فون کان سے ہٹایا۔ پورا تھانہ خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔ واحد آواز نیوز اینکر کی تھ جواب کے نہایت مدھم کر دہی گئی تھی۔ سب منتظر نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے جس کی نظریں کسی غیر مرئی نقطے پر مرکوز تھیں۔

"جاوید! گاڑی نکالو، جلدی۔" لہجہ خطرناک حد تک سنجیدہ تھا اور آنکھیں اب کے نہایت مختلف تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی تھا۔ جس کی درد میں ڈوبی آواز اسے عرصے بعد سنائی دی تھی۔

ماضی کے اس دروازے کے پار، جو اس نے عرصہ ہوا مقفل کر رکھا تھا۔

---☆---☆---☆---

اسی لمحے، تھانے سے کچھ دور، جنید منزل کے لاونج میں بیٹھیں وہ تین خواتین اسی خبر کو دسن رہے تھے۔ اس لاونج کی آب و ہوا میں بھی بے یقینی اور خوف کا راج تھا۔ دُرِ کشف اور ماہبیر حیرت سے نیوز اینکر کو سن رہی تھیں۔ خالہ ثمینہ دیوانوں کی طرح اپنے بیٹے کو فون ملا رہی تھیں۔ مگر آگے سے مشینی آواز سن کر جھنجلا کر فون رکھ دیتیں۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔ ممکن ہی نہیں۔ بکواس کر رہی ہے یہ نیوز اینکر۔" سب سے پہلے دُرِ کشف کی آواز لاونج میں گونجی۔ وہ کرسی پر بیٹھی، ٹانگیں لٹکائے اپنا پہلو بدلتے بولی۔ لہجے میں یقین قابلِ رشک تھا۔ آنکھوں میں نیوز اینکر کے لیے غصہ بھی واضع تھا۔

"یہ لڑکا فون کیوں نہیں اُٹھا رہا؟" خالہ ثمینہ بے چینی سے لاونج کے چکر کاٹ رہی تھیں۔ ماہبیر کی نظریں ٹی-وی سکرین سے ہٹیں اور کسی پینڈولم کی طرح پھرتیں خالہ پر رُکیں۔ اس نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صوفے کے ساتھ رکھی بیساکھی بغل میں دبائی اور اس کے سہارے اُٹھیں۔ آہستگی کے ساتھ چلتے وہ خالہ کے پاس آئی اور ان کو بازو سے پکڑا۔

"یہاں بیٹھیں۔ آپ کے اس طرح چکر لگانے سے وہ فون نہیں اُٹھائے گا۔" آواز مدھم تھی۔ لہجے میں نرمی اور فکر تھی مگر انداز قطعیت لیے ہوئے تھا۔

"ماہبیر، وہ۔۔" خالہ نے صوفے پر بیٹھتے کچھ کہنا چاہا مگر ماہبیر نے ان کی بات کاٹ دی۔

"پانی لیں پہلے۔" میز پر رکھا پانی کا گلاس ان کی جانب بڑھایا اور ان کے ہاتھ سے فون لیا۔ خالہ ثمینہ کچھ نہ کہہ سکیں۔ اس کا لہجہ نرمی لیے ہوئے تھا مگر انداز اتنا قطعی تھا کہ وہ کچھ بول نہ سکیں۔

"بھائی ایسا کر ہی نہیں سکتے، خالہ۔ یہ تو ایسے ہی رٹو طوطے کی طرح کچھ بھی بولے جا رہی ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔" دُرِ کشف نے ٹی۔وی سکرین کی طرف اشارہ کرتے غصے سے کہا۔ ماہبیر خالہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھی اور بیساکھی ایک طرف رکھ کر ان کے ہاتھ سے گلاس لیا۔

"خالہ، میری طرف دیکھیں۔" ان کا ہاتھ نرمی سے تھامتے ماہبیر بولی۔ خالہ ثمینہ نے آنکھوں میں فکر اور بے چینی لیے ماہبیر کی طرف دیکھا۔ گہرے نیلے رنگ کا لباس پہنے، بالوں کا جوڑا

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بنائے ماہبیر کا چہرہ پُر سکون تھا۔ایکسیڈنٹ کے بعد سے اس کا انداز عجیب سا ہو گیا تھا۔چہرے پر عجب سا سکون دکھائی دیتا تھا۔

"دُرِ ٹھیک کہہ رہی ہے۔اجلان ایسا کچھ نہیں کر سکتا۔نیوز والے تو بکواس کر رہے ہیں۔آپ پُر سکون رہیں۔" سیاہ آنکھوں نے انہیں دلاسہ دیا۔

"پھر وہ فون کیوں نہیں اُٹھا رہا؟ بڑے سے بڑے کرائسز میں بھی وہ میرا فون لازمی اُٹھاتا تھا۔ پھر اب کیوں اس کا فون بزی ہے؟ کہیں وہ گرفتار تو نہیں ہو گیا؟" خالہ ثمینہ نے اپنے خدشات ظاہر کیے۔ماہبیر نہایت غور سے انہیں دیکھے گئی۔وہ ایک سمجھدار خاتون تھیں۔سکول کی پرنسپل رہ چکی تھیں۔جانتی تھیں کہ اجلان اس وقت مصروف ہو گا مگر پھر بھی وہ پریشان تھیں۔کیونکہ وہ ایک ماں تھیں۔عورت خواہ کتنی ہی سمجھدار کیوں نہ ہو،اولاد پر مصیبت پڑتی ہے تو ساری سمجھداری، ساری منطق ہوا ہو جاتی ہے۔پھر وہ صرف ایک ماں بن کر سوچتی ہے جس کا دل اپنی اولاد کیلیے تڑپ رہا ہوتا ہے۔

"وہ یقیناً اس وقت کام کر رہا ہو گا۔بے فکر رہیں،اسے کوئی گرفتار نہیں کر سکتا۔میرا یقین کریں،اجلان بلکل ٹھیک ہے۔وہ فجر کی اذانوں کے وقت گھر ہو گا،دیکھئے گا۔" ماہبیر نے نرم لہجے میں انہیں تسلی دی اور مسکرا دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خالہ ثمینہ نے سر اثبات میں ہلایا اور خاموشی سے فجر کی اذانوں کا انتظار کرنے لگیں۔ وہ اور کر بھی کیا سکتی تھیں؟

ماسوائے، دُعا اور انتظار کے۔

---☆---☆---☆---

"ہاہاہاہاہاہا۔۔۔اُف، اُف۔ کیا خبر چلائی ہے۔"

احتشام خالد کا آفس اس کے قہقہوں سے گونج رہا تھا۔ وہ آفس کے سیٹنگ ایریا میں بیٹھے، ہاتھ میں سیگرٹ تھامے ہوئے تھا۔ سیاہ شرٹ اور سفید ڈریس پینٹ پہنے، وہ نہایت آرام دہ انداز میں بیٹھا نیوز یوں دیکھ رہا تھا، گویا مزاح سے بھرپور کوئی فلم۔

"اسے ڈی-آئی-جی کی کال بھی آگئی ہے۔ یقیناً، معطل کر دیا گیا ہے۔" اس کے ساتھ، دوسرے صوفے پر بیٹھے جمیل نے کہا۔

"زبردست۔ ابھی معطل ہوا ہے، پھر اسے پولیس سے نکالنے کا انتظام بھی کرتا ہوں۔" سیگرٹ کا کش بھرتے احتشام نے کہا۔ سیاہ آنکھوں میں سرد سا تاثر تھا اور ہونٹوں پر فتح کی مسکان۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مگر ابھی وہ تھانے میں نہیں ہے۔ میری بندے سے بات ہوئی ہے۔ وہ گاڑی لے کر کہیں نکلا ہے" جمیل نے ٹی-وی سے نظریں ہٹائیں اور احتشام کی طرف دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔

"گیا ہوگا کہیں۔ ہاتھ پاؤں مارنے۔ جانے دو اسے۔ تم بتاؤ، مال پہنچ گیا ہے؟" احتشام نے سنجیدگی سے پوچھا۔ نظریں ہنوز ٹی-وی سکرین پر رکھیں جہاں اجلان سکندر رپورٹرز کے رش کے درمیان سے بمشکل گزر رہا تھا۔ چہرہ خطرناک حد تک سنجیدہ تھا۔

"مال پہنچ گیا ہے۔ فیکٹری تقریباً نو بجے تک ورکرز سے خالی ہو جائے گی۔ اس کے بعد اپنے بندوں کو کام پر لگائے گیں۔" جمیل نے بتایا۔

"ٹھیک ہے۔ کل صبح سے مال اپنی اپنی جگھوں پر اور پیمنٹ اکاؤنٹ میں پہنچ جانی چاہیے۔" احتشام نے کہا اور پھر سگریٹ والے ہاتھ سے جمیل کی طرف اشارہ کرتے ایک بار پھر بولا۔ گویا، کچھ یاد آیا تھا۔

"مگر اس دفعہ کام آرام سے اور رازداری سے کرنا۔ وہ خبیث معطل تو ہو گیا ہے مگر چین سے بیٹھے گا نہیں۔"

"ٹھیک ہے، سر۔" جمیل نے سر کو خم دیتے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اندھیرے میں ڈوبے درودیوار خاموشی سے ہر راز کی قبر اپنے سینے پر کھودتے رہے۔ وہ اس کے بہترین رازدار تھے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی۔

---☆---☆---☆---

تہجد کا وقت تھا جب جنید منزل کا بیرونی دروازہ کھلا اور کوئی دبے پاؤں اندر داخل ہوا۔ اس نے آہستگی سے دروازہ بند کیا اور لاونج کے دروازے کی جانب بڑھا۔ نہایت مختصر سی راہداری سے ہوتا جب وہ لاونج میں داخل ہوا تو ماہبیر کو صوفے پر بیٹھا دیکھ، دنگ رہ گیا۔ کہنی صوفے کے بازو پر ٹکائے، ٹھوڑی ہتھیلی پر رکھے، وہ دوسرے ہاتھ سے فون کو گھماتی گہری سوچ میں گُم دکھائی دیتی تھی۔

"تم آ گئے؟" ماہبیر نے قدموں کی آواز سنی اور گردن موڑ کر اجلان کو اندر آتا دیکھ پوچھا۔ وہ محض سر اثبات میں ہلا گیا۔

"امی کی بہت کالز آئی ہوئیں تھیں۔ میں نے سوچا گھر جانے سے پہلے ان سے مل لوں۔ وہ پریشان ہوں گیں۔" اجلان نے سادگی سے بتایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ ساری رات جاگتی رہی ہیں۔ابھی گھنٹہ پہلے میں نے ہی انہیں سونے بھیجا ہے۔بہت تھک گئی تھیں۔میری سٹک کہاں ہے؟"ماہبیر نے صوفے کے آس پاس دیکھتے مصروف انداز میں کہا۔

اجلان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر کچھ دور رکھی بیساکھی کو۔وہ آگے بڑھا اور کرسی کے ساتھ رکھی بیساکھی اُٹھائی۔

"دُرِ کشف رکھ گئی ہو گی۔میری بھی آنکھ لگ گئی تھی۔"ماہبیر نے اجلان کے ہاتھ سے بیساکھی لیتے کہا اور مسکراتے بیساکھی کے سہارے اُٹھ کھڑی ہوئی۔اجلان نے اس کے پاؤں کو دیکھا۔ وہ پہلے سے بہتر دکھائی دیتا تھا۔ماتھے کی پٹی بھی اُتر گئی تھی۔اب محض ایک سائیڈ پر سنی پلاسٹ لگا رکھا تھا۔

"میں نے ڈسٹرب کر دیا تمہیں۔تم آرام کرو۔صُبح آؤں گا۔"اجلان سادگی سے بولا۔

"نہیں۔تم نے ڈسٹرب نہیں کیا مجھے۔کھانا لگاؤں یا چائے پیو گے؟"ماہبیر نے مسکرا کر پوچھا۔

اجلان حیرت سے اسے دیکھے گیا۔کھانا؟چائے؟یہ ماہبیر کو کیا ہوا ہے؟وہ اپنے دماغ پر زور دینے لگا۔اس کی معلومات کے مطابق،ماہبیر کو اس سے ناراض ہونا چاہیے تھا۔پھر یہ سب؟

"نہیں۔میں ٹھیک ہوں۔"وہ اُلجھا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چائے پی لو۔ میں نے قہوہ چڑھا رکھا ہے۔ صرف دودھ ڈالنا ہے۔ تم تھکے ہوئے ہو۔" ماہبیر نے کہا اور کچن کی طرف بڑھی۔ اجلان کچھ دیر سکتے کے عالم میں وہی کھڑا رہا۔ پھر جلدی سے ماہبیر کے پیچھے گیا۔

"رُکو۔ تم پھر کچن میں گئی تھیں؟ تمہیں سمجھ نہیں آتی نا کوئی بات؟" وہ بے ساختہ ناراض ہوا تھا۔ وہ پورے ایک دن بعد اسے دیکھ رہا تھا۔ ان چوبیس گھنٹوں میں ایسا کیا ہوا کہ ماہبیر میڈم اسے کھانا پوچھ رہی تھی؟ اللہ اللہ! سب ٹھیک ہو۔ چوٹ دماغ پر تو نہیں لگی کہیں؟ اجلان سکندر بے ساختہ سوچ گیا۔

"صرف قہوہ رکھا ہے۔" ماہبیر نے فریج کا دروازہ کھولتے دودھ کا جگ باہر نکال کر سلیب پر رکھا۔

"میں کرتا ہوں۔ تم بیٹھو۔" اجلان نے آگے بڑھ کر دودھ کا جگ پکڑا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ماہبیر خاموشی کے ساتھ بیٹھ گئی۔ اجلان نے خاموشی کے ساتھ دو کپ دودھ دیگچی میں ڈالا اور آنچ تیز کی۔

"اوپر والے کیبنٹ میں الائچی اور دار چینی ہے۔ اس کے ساتھ ہی سونف رکھی ہے۔" ماہبیر نے اسے بتایا۔ یہاں سے وہ صرف اجلان کی کمر دیکھ سکتی تھی۔ سرمئی قمیض کی آستین کہنیوں تک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موڑ رکھی تھیں۔دائیں ہاتھ کی کلائی میں سیاہ رنگ کا بینڈ تھا۔اس نے ماہبیر کی بات کا جواب دیے بنا سر اثبات میں ہلا دیا۔

"آج احتشام آیا تھا گھر۔" ماہبیر نے عام سے انداز میں بتایا۔اجلان کے الائچی ڈالتے ہاتھ ایک لمحے کو تھمے۔پھر مڑے بغیر اس نے پوچھا۔

"اکیلا تھا؟"

"نہیں۔امل ساتھ تھی۔اس جمعے اس کی رُخصتی ہے تو کارڈ دینے آئی تھی۔" ماہبیر نے سر نفی میں ہلایا۔

"کیا بات ہوئی پھر تم لوگوں کی؟" اب کے وہ سنجیدہ ہوا۔

"احتشام نے سرے سے انکار کیا ہے ہر چیز کا۔" ماہبیر نے گہرا سانس بھرا۔

"مجھے حیرت ہوئی۔" چائے میں ڈونگا چلاتے اس نے طنز کیا۔ماہبیر نے کچھ نہیں کہا۔وہ محض اسے دیکھے گئی۔

"تم نے کیا سوچا ہے اب؟" چائے کو اُبال آچکا تھا۔اس نے گہرا ابھورا مائع مگ میں ڈالتے پوچھا۔ماہبیر اس کو پُر سوچ انداز میں دیکھتے خاموش رہی۔اجلان نے چھانی اور ڈونگا دیگچی میں رکھا اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دونوں مگ ہاتھ میں تھامے مڑا۔ ماہبیر کو خاموش دیکھ کر ابرو اچکائے اور سینٹرل ٹیبل پر مگ رکھے۔

"تم ٹھیک ہو؟" ماہبیر نے پوچھا۔ سینٹرل ٹیبل کے دوسرے جانب کرسی کھینچتے اجلان کے ہاتھ تھمے۔ اس نے کچھ حیرت سے ماہبیر کی جانب دیکھا۔ پھر سر جھٹک گیا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ مجھے کیا ہونا ہے؟ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔" وہ کندھے اچکاتے بولا اور گرم گرم مائع گلے میں اُتارا۔ آہ! درد ہوا تھا مگر کم تھا۔ ذائقہ تو زبردست تھا۔

"جانتی ہوں مگر اس دفعہ مجھے تم کچھ زیادہ حساس لگے۔" ماہبیر نے مگ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا۔

"میں پریشان نہیں ہوں۔ تم بتاؤ، اور کیا بات ہوئی؟" اس یاہ نظریں مگ پر ٹکائے وہ بولا۔ انداز کھویا کھویا سا تھا۔

"میں نے اُسے یہ کہا ہے کہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں اور اسی سے شادی کروں گی۔" ماہبیر نے چائے کا مگ منھ کے قریب لے جاتے کہا۔ اجلان نے چونک کر سر اُٹھایا اور اسے دیکھا۔ حیرت سے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کرتی ہو پسند کسی کو؟"اجلان نے اس سے پوچھا جو چائے کا گھونٹ بھر رہی تھی۔ماہبیر نے جواب دینے میں جلدی نہ کی اور دوسری جانب جواب کیلیے ہر انگ بے چین تھا۔اس نے اطمینان سے گھونٹ بھرا اور مگ نیچے کیا۔

"شائد۔"نہایت مبہم جواب۔اجلان سکندر مسکرا اُٹھا۔ماہبیر نے اس کی مسکراہٹ دیکھی تو اس میں سب کچھ دکھائی دیا۔درد،تھکاوٹ،دُکھ،شائد پچھتاوا بھی۔ماہبیر بے ساختہ نظریں جھُکا گئی۔

"اچھی بات ہے یہ تو۔پھر وہ رشتہ لے کر کب آرہا ہے؟"اجلان کا سوال تھا یا کیا،ماہبیر کی گردن اس تیزی سے اُٹھی کہ چیخ گئی۔درد کی ایک لہر اُٹھی اور مگ پر اس کی گرفت مضبوط ہوئی۔

"کیا ہوا؟وہ تمھیں پسند نہیں کرتا؟"اجلان نے اس کے تاثرات دیکھتے پوچھا۔

"نہیں۔کرتا ہے بس میری ایکٹنگ نہیں پسند اُسے۔"

"تم اس کیلیے چھوڑ دو گی ایکٹنگ؟"اجلان نے پوچھا۔ماہبیر نے سر نفی میں ہلایا۔

"اس کے کہنے پر بھی نہیں چھوڑوں گی۔"چائے کا گھونٹ بھرتے اس نے کہا۔اجلان خاموش ہوا۔اس نے کچھ بھی کہنا مناسب نہ سمجھا۔اب وہ کچھ بھی کہنا مناسب خیال نہیں کرتا تھا۔

"تم بتاؤ؟پریشان دکھائی دے رہے ہو۔"ماہبیر نے سر جھکاتے،اپنے مگ کو دیکھتے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا ایک بچپن کا دوست تھا۔" اجلان نے بولنا شروع کیا تو ماہبیر کی نظریں مگ سے ہٹتیں اس پر جا ٹکیں۔ وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا۔ اس کی سیاہ آنکھیں چائے کے مگ پر ٹکی تھیں۔ سیاہ آنکھیں جو ہر وقت مسکراتی تھیں، اب کے اداس تھیں۔ ماہبیر کا دل بھی اُداس ہوا۔ دل میں خواہش جاگی کہ وہ مسکرا دے۔ تھوڑا سا ہی سہی۔ اس کی جانب دیکھ کر مسکرا دے۔ نہ جانے کیوں؟

"شہروز نام تھا اس کا۔ ہم دوست کم اور بھائی زیادہ تھے۔ ہماری شرارتوں سے سارا محلہ تنگ تھا۔" یادیں خوشگوار تھیں مگر تاثرات اُداس تھے۔

"یونیورسٹی تک وہ بلکل ٹھیک تھا۔ پھر ہمارے ڈیپارٹمنٹ الگ ہو گئے۔ جہاں ہم پہلے ہر وقت ساتھ ہوتے تھے، اب مصروف رہنے لگے تھے۔ میں نے زیادہ دھیان نہیں دیا۔ یونیورسٹی زندگی کا ایک نیا اور بہترین دور ہوتا ہے۔ نئی جگہ اور نئے دوست، ایک الگ ہی چارم ہوتا ہے۔ وہ اب اپنے کلاس فیلوز کے ساتھ پھرتا تھا۔ مگر مجھے جہاں دیکھتا تھا، منہ چھپا لیتا تھا۔ میں جہاں سمجھتا تھا کہ وہ مصروف رہتا ہے، وہ مجھ سے جانتے بوجھتے کتراتا تھا۔" آواز کی اُداسی کچھ اور بڑھی۔ لہجے میں کچھ دُکھ اور بڑھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پھر ایک دن میں اس سے ملنے اس کے ڈیپارٹمنٹ گیا۔وہ کیفیٹیریا میں بیٹھا ڈرگز لے رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے وہ چھپا لیے۔اور میں؟ میں وہاں کھڑا رہ گیا۔" اجلان کچھ دیر کو رُکا۔بھاپ اُٹھتی چائے کا ایک اور گھونٹ بھرا۔ماہبیر خاموش رہی۔وہ منتظر نظروں سے اُسے دیکھے گئی۔

"اس نے مجھے دیکھتے ڈرگز چھپا لیں اور مجھے لگا کہ اس نے خود کو مجھ سے چھپا لیا۔میں نے اُسے سمجھانا چاہا، بتانا چاہا کہ وہ غلط کر رہا ہے۔وہ اس لعنت کے پیچھے پڑ کر اپنی زندگی خراب کر رہا ہے مگر وہ مجھے سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔اور وہاں ہمارا جھگڑا ہوا اور ایسا ہوا کہ چار سال ایک دوسرے سے کٹ کر رہے ہم۔" وہ بول کر خاموش ہو گیا۔ماہبیر اور اجلان کے درمیان خاموش لمحے، خاموشی کے ساتھ سرک گئے۔

"پھر کیا ہوا؟" ماہبیر نے اس سے پوچھا۔اجلان نے نظریں اُٹھا کر اسے دیکھا۔ناسمجھی سے، حیرت سے۔

"پھر؟"

"ہمم۔" ماہبیر نے سر اثبات میں ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایک دن مجھے اس کی کال آئی تھی۔ وہ رو رہا تھا۔ تم یقین کر سکتی ہو؟ شہروز رو رہا تھا۔ میں اس کے پاس بھاگا۔" سیاہ رنگ کی سلیب پر نظریں ٹکائے وہ بول رہا تھا اور آنکھیں وہ منظر دیکھ رہی تھیں۔

چند سال قبل:

وہ کمرا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ گھُپ اندھیرا۔ ہاتھ کو ہاتھ سُجھائی نہ دیتا تھا۔ اجلان نے دیوار پر ہاتھ مارا اور بتی جلائی۔ ٹیوب لائٹ جلی اور روشنی نے پورے کمرے کو نہلا دیا۔ کمرہ نہایت سادہ تھا۔ ایک بیڈ، ایک سٹڈی ٹیبل اور ایک چھوٹی سی الماری اس کمرے کی کل کائنات تھی۔ کمرے میں کوئی کھڑکی موجود نہ تھی۔

اجلان نے سارے کمرے میں نظر دوڑائی اور ایک کونے میں شہروز کو بیٹھے پایا۔ سر جھکائے، گھٹنے پیٹ سے لگائے اور بازوؤں کو ٹانگوں کے گرد زور سے باندھ رکھا تھا۔

"شہروز؟" اجلان نے شاک کے عالم میں اسے آواز دی۔ شہروز نے ٹانگوں میں دبایا سر اوپر نہ اُٹھایا۔ آسمانی رنگ کی ٹی شرٹ اور سیاہ ٹراؤزر پہنے وہ نہایت کمزور جسامت کا مالک مردہ نہیں تھا جسے اجلان نے چار سال پہلے دیکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شہروز؟" اجلان نے آگے بڑھتے اسے ایک بار پھر بُلایا۔اس کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی۔اجلان نے آگے بڑھ کر اس کا سر اُٹھایا تو وہ ایک طرف کو ڈھلک گیا۔اجلان کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئیں۔شہروز کی آنکھیں بند تھی اور بڑھی ہوئی سیاہ داڑھی سفید جھاگ سے بھری ہوئی تھی۔

"شہروز!شہروز!" اجلان اس کو زور سے ہلاتا چیخ رہا تھا مگر دوسری جانب سے جواب ندارد۔اس نے شہروز کو جلدی سے اُٹھایا اور اپنے کندھے پر لاد کر اُسے اپنی گاڑی کی طرف لے کر گیا۔ نہایت تیز گاڑی چلاتے،اس نے دو اشارے توڑے اور ہسپتال پہنچا۔شہروز کو ایمر جنسی میں داخل کیا گیا اور اجلان سکندر نے وارڈ کے بند دروازے دیکھتا رہا۔

بھیگی ہوئی سیاہ آنکھیں کچھ دیر اس سفید بند دروازے کو دیکھتی رہیں۔گلا رندھ گیا تھا اور آنکھوں میں سُرخ ڈوریاں جال کی صورت پھیلی ہوئی تھیں۔منظر کچھ دھندلا ہونے لگا تو اس نے آستین سے اپنی آنکھیں صاف کیں اور ایک طرف کو چل دیا۔

موجودہ لمحہ:

"پھر کیا ہوا؟" ماہبیر نے تیسری مرتبہ یہی بات دہرائی۔اجلان نے سر اُٹھایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پھر یہ ہوا کہ شہروز نے میرے ہاتھوں میں دم توڑا۔" گہری سانس بھرتے اجلان نے مسکرا کر کہا۔ تکلیف سے بھرپور مسکراہٹ۔ ماہبیر کا دل ڈوب کر اُبھرا۔ اس نے یہ تو نہ سوچا کہ وہ اس طرح مسکرائے۔

"وہ ڈرگز کی اوورڈوز سے مرا تھا۔" دائیں ہاتھ کی کلائی میں باندھے سیاہ بینڈ پر نظریں جمائے، اس نے دوبارہ بولنا شروع کیا۔ "ہسپتال میں وہ Hallucinate کر رہا تھا۔ بیڈ پر چیخیں مارتے، ہاتھ پاؤں چلاتے وہ مجھ سے منت کر رہا تھا کہ میں اُسے بچالوں۔ اور میں وہاں کھڑا رہا۔ بے بس سا۔ اس نے مجھے کہا کہ میں اُسے ان لوگوں سے بچالوں اور میں اسے نہیں بچا سکا۔"

"میں اُسے نہیں بچا سکا، ماہبیر۔" کلائی کے بینڈ سے نظریں اُٹھاتے، ایک بار پھر گہرا سانس بھرتے، وہ مسکرا کر بولا۔

ماہبیر خاموش رہی۔ اس کے پاس کچھ کہنے کو نہیں تھا۔ وہ کچھ کہہ ہی نہ سکی۔ چند لمحے خاموشی کی نظر ہوئے اور ماہبیر نے سر اُٹھایا۔

"تم پریشان نہیں ہو۔ ہے نا؟" ماہبیر نے اس سے پوچھا۔ وہ اُسے مسکرا کر دیکھتا، نفی میں سر ہلا گیا۔ یہ سچ تھا۔ وہ پریشان نہیں تھا۔ وہ صرف اُداس تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم محض دُکھی ہو۔ میں جانتی ہوں کہ شہروز کی ڈیتھ کے بعد کوئی الزام تمہیں اتنا زخمی نہیں کر سکتا جتنا ڈرگز کے الزام نے کیا ہے۔" ماہبیر نے نرم لہجے میں کہا۔ سفید پیشانی پر فکر کی لکیریں تھیں۔

"تکلیف اس بات کی ہے کہ جس لعنت کے خلاف میں اتنے عرصے سے لڑ رہا ہوں، مجھے بھی اسی میں ملوث بتا رہے ہیں۔ سونے پر سہاگہ، رشوت کا الزام بھی ہے۔" اجلان ہنس دیا۔

"ایسا نہیں ہے کہ مجھے کوئی اُمید تھی۔ بس، یہ تکلیف دہ ہے۔ کچھ چیزیں معلوم ہونے کے باوجود جب ہمارے سامنے واقع ہو رہی ہوتی ہیں تو تکلیف دیتی ہیں۔" اجلان نے کہا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا، اجلان۔ یہ زخم بھی بھر جائے گا۔" ماہبیر نے کرسی پر آگے ہو کر اسے تسلی دی۔

"نشان رہ جائے گا۔"

"تکلیف نہیں رہے گی۔ نشانات کو رہنے دو۔" وہ مسکرا دی۔ اجلان نے سر اُٹھا کر اسے دیکھا اور مسکرا دیا۔ پھر چائے کا کپ لبوں سے لگایا اور ایک ہی جست میں ختم کر کے اُٹھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب میں چلتا ہوں۔ تم بھی سو جاؤ۔ صبح آؤں گا۔" اجلان نے کرسی سے اُٹھتے کہا۔ ماہبیر نے بیٹھے بیٹھے سر اثبات میں ہلا دیا۔

"ویسے چائے کیلیے شکریہ۔ اچھی بنی تھی۔" اجلان نے کچن کے دروازے تک پہنچ کر کہا۔

"مگر میں نے تو نہیں بنائی تھی۔" ماہبیر نے گردن موڑی۔ آنکھوں میں حیرت در آئی۔

"جانتا ہوں، اس لیے کہہ رہا ہوں۔ میں نے جو بنائی تھی۔" اجلان نے مسکرا کر کہا۔ ماہبیر نے ایک پل نا سمجھی سے اسے دیکھا اور پھر ہنس دی۔ اجلان بھی ہنس دیا اور جانے کیلیے مڑا۔

"اجلان!" ماہبیر نے اسے آواز دی۔ اجلان مڑا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"تم مسکراتے رہا کرو، مجھے اچھا لگتا ہے۔ تمہیں مسکراتا دیکھنے کی عادت ہو گئی ہے۔" ماہبیر نے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

اجلان سکندر کا پور پور بے یقینی میں ڈوبا تھا۔ کیا اس نے جو سنا تھا، صحیح سنا تھا؟ کیا ماہبیر نے اسے مسکرانے کا کہا تھا؟ اللہ اللہ! خیریت ہو بس۔ اجلان بے ساختہ سوچ گیا۔ پھر ماہبیر کو دیکھتے سر کو اثبات میں ہلایا اور بنا کچھ کہے کچن سے نکل گیا۔

---☆---☆---☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دن کے بارہ بج رہے تھے اور سورج کی کرنوں نے اس دنیا کو روشن کیا۔آسمان کا ہلکا نیلا رنگ دل کو بھاتا تھا اور پرندوں کی چہچہاہٹ کانوں کو نہایت سُریلی معلوم ہوتی۔احتشام خالد اپنے آفس میں بیٹھا، نہایت خوشگوار موڈ میں موجود تھا۔

"سر! سر!" اسی لمحے جمیل دروازے پر بغیر دستک دیے آفس میں دھڑام سے داخل ہوا۔ چہرے سنجیدہ اور آنکھیں پریشانی سے بھری ہوئیں۔اسی کے پیچھے حنا بھاگتی ہوئی آئی۔اس کے چہرے پر پریشانی سے زیادہ خوف تھا۔

"میں نے انہیں منع کیا تھا مگر جمیل سر کچھ سن ہی نہیں رہے تھے۔" ٹیبل کے سامنے، جمیل کے ساتھ کھڑے ہوتے حنا نے پھولتی سانسوں کے درمیان کہا۔احتشام نے سنجیدہ نظریں جمیل پر ٹکائیں۔

"آئندہ، جمیل کو میرے آفس میں آنے سے آپ نہیں روکے گیں، مس حنا۔ جایئے۔" حنا کی طرف دیکھے بنا احتشام سرد لہجے میں بولا۔ حنا سر جھکا گئی اور باہر چلی گئی۔

"کیا مسئلہ ہے، جمیل؟" حنا کے دروازہ بند کرتے ہی احتشام بولا تو لہجہ سنجیدہ تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ڈرگز پکڑی گئی ہیں۔" جمیل نے بتایا۔احتشام کے قلم کو گھماتے ہاتھ تھمے۔آنکھوں میں سنجیدگی کی جگہ بے یقینی اور شاک نے لے لی۔

"کیسے ؟"احتشام نے پوچھا تو جمیل نے لبوں کو آپس میں دبایا اور کچھ نہ بولا۔

"میں نے پوچھا کیسے !؟ بہرے ہو گئے ہو؟!"احتشام قلم ٹیبل پر پھینکتا، کرسی سے اُٹھتا، اس پر چیخا۔

"اجلان۔رات میں ریڈ مارا ہے اس نے فیکٹری پر۔آتے ساتھ اس نے نیا سٹاک کھُلوایا ہے۔ پُرانے والے کو تو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔" جمیل نے بتایا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے، جمیل ؟اُسے کیسے معلوم ہوا کہ ڈرگز فیکٹری میں ہیں ؟"احتشام نے چیختے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم، سر۔"

"تو میری شکل کا کیا دیکھ رہے ہو ؟معلوم کرو جا کر۔اس سالے کو کال کرو جو اس کے تھانے میں ہے۔پیسے کس لیے دے رہے ہیں اس کو جب اتنی اہم خبر ہی نہیں دینی اس خبیث نے۔"

احتشام نے ہاتھ ٹیبل پر مارتے کہا۔ماتھے پر بلوں کا جال بچھا تھا۔بال ماتھے پر پھیل گئے تھے اور سرد آنکھیں غصے سے بھرپور تھیں۔

"وہ کہہ رہا ہے اُسے بھی معلوم نہیں تھا۔" جمیل شکستہ لہجے میں بولا۔احتشام نے رُک کر اسے دیکھا اور پھر طنزیہ انداز میں ہنس دیا۔ عجیب سی ہنسی تھی۔ خطرے کا اشارہ دینے والی۔ جسم میں بہتے خون کو جما دینے والی۔

بے چینی کے ساتھ قدم اُٹھاتے، وہ اپنی کرسی کے پیچھے پہنچا۔ایک ہاتھ پہلو میں رکھے اور دوسرا ہاتھ اپنی داڑھی پر پھیرا۔

"تمہیں۔۔۔ تمہیں اندازہ ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ اندازہ ہے تمہیں؟" ہاتھ کرسی کی پشت پر مارتے وہ چیخا۔ جمیل خاموش رہا۔

"ہماری فیکٹری سیل ہو گئی ہے۔ہمارا ڈرگز سمگلر میں نام آگیا ہے۔ Elegant designs کا نام ڈوب جائے گا!۔" احتشام جھٹکا اور ٹیبل پر موجود ساری چیزیں پھینک دیں۔

جمیل جوں کا توں کھڑا رہا۔ وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا؟

www.novelsclubb.com

"دفع ہو جاؤ یہاں سے!" دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے، وہ جھکا چیختا تھا۔ جمیل کچھ بھی کہے بنا آفس سے نکل گیا۔

اب کے احتشام خالد آفس میں اکیلا تھا۔ پھولا تنفس، غصہ سے لبریز سیاہ سرد آنکھیں اور کانپتا وجود۔ زندگی میں پہلی مرتبہ سب کچھ ویسا نہ ہوا تھا جیسا اس کی خواہش تھی۔

---☆---☆---☆---

وہ اس وقت ڈی-آئی-جی کے گھر موجود تھا۔ ملازم نے اُسے شاہانہ گیسٹ روم میں بٹھایا کہ ڈی-آئی-جی کچھ مصروف تھے۔ صوفے پر نہایت آرامدہ انداز میں بیٹھے اجلان سکندر نے اپنا فون نکالا۔ ای-میل کھولی توریان کی جانب سے دو میلز اُسے موصول ہوئی ہوئیں تھیں۔ اس سے پہلے کہ انہیں کھولتا، ڈی-آئی-جی کمرے میں داخل ہوئے۔

"اتنی صبح صبح اس دیدار کی وجہ جان سکتا ہوں، اجلان؟" آرامدہ لباس میں ملبوس، سلور فریم کی گلاسز لگائے وہ کھڑکی کے ساتھ رکھے بڑی اور آرام دہ کرسی پر بیٹھے۔ بال گھرے سرمئی اور جسامت مناسب تھی۔ چہرہ تازہ تازہ شیو کیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو کیس کے بارے میں بریف کرنا تھا، سر۔" اجلان ان کے آنے پر کھڑا ہوا تھا۔ لہجہ سادہ مگر احترام سے پُر تھا۔

"ہمم، بتاؤ۔ کیا حالات ہے؟" وہ یوں گویا ہوئے جیسے پچھلی رات میڈیا پر وقوع پذیر ہونے والا سکینڈل کسی اور کا تھا۔

"میں نے ڈرگز پکڑلی ہیں اور اس کے ساتھ ان کو سمگل کرنے والے کو بھی۔" صوفے پر بیٹھتے اجلان نے سنجیدگی سے کہا۔ اپنی عینک رومال سے صاف کرتے آئی۔جی نے حیرت سے گردن اُٹھائی۔

"واقعی؟ کون ہے وہ؟" لہجے میں خوشگوار حیرت تھی۔

" Elegant designs کا اونر، احتشام خالد۔ ڈرگز بھی اسی کی فیکٹری سے ملی ہیں۔ اُسے سیل کر دیا ہے مگر احتشام کو گرفتار نہیں کیا کہ میں ابھی معطل ہوں۔" اجلان نے کہا۔ آئی۔جی صاحب اطمینان سے سر ہلا گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میڈیا نے جو نیوز بریک کی ہے، اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کچھ بتانا پسند کرو گے؟"

انہوں نے سوال کیا۔ کہنیاں کرسی کے بازو پر رکھے اور انگلیوں کو ایک دوسرے میں گھُسار کھا تھا۔

"واصف کمبوہ کے گھر پر ریڈ مارا تھا تو ڈرگز ملی تھیں مگر یہ اس کی نہیں تھیں۔ کسی نے رکھوائی تھیں۔ اسی لیے میں نے آگے کاروائی نہیں کی۔"

"واصف کمبوہ ہی کیوں؟" انہوں نے ابرو اچکائے۔

"احتشام کے خاندان اور اس کی پُرانی دشمنی ہے۔ یقیناً، اس نے خود پر سے دھیان ہٹوانے کیلیے یہ کام کیا ہوگا اور کامیاب بھی ہو گیا۔ ایک لمحے کیلیے مجھے واقعی یہ یقین ہو گیا کہ یہ کام واصف کمبوہ کا ہے۔" اجلان سنجیدہ تھا۔

"کس بات نے تمہارا خیال بدلا؟"

"ہے ایک۔ کچھ دنوں میں آپ کو بھی معلوم ہو جائے گا۔"

"پھر ہمیں ایک پریس کانفرنس کرنی چاہیے، مسئلے کو کلیئر کرنے کیلیے اور احتشام کو گرفتار کرنا چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

"سر، آپ خود ہی پریس کانفرنس کر لیں۔ میں احتشام کو گرفتار کرتا ہوں۔" اجلان اب کے کچھ اُکتائے لہجے میں بولا۔

"ڈی-آئی-جی میں ہوں کہ تم؟ تم مجھے آرڈر دے رہے ہو؟" انہوں نے ابرو اچکائی اور مصنوعی رعب سے بولے۔

"یقیناً، آپ ہیں۔ میں ناچیز تو بس آپ سے درخواست کر رہا ہوں۔ مجھے یہ میڈیا وغیرہ سے دور ہی رکھیں۔"

"مجھے لگا کہ کل کی درخواست آخری درخواست تھی۔" آئی-جی صاحب ہلکا سا مسکرائے۔

"وہ تو ایسے ہی بولا تھا۔ چلتا ہوں میں۔ امی نے آلو کے پراٹھے بنائے ہیں۔ ٹھنڈے ہو گئے تو دوبارہ بنا کر بھی نہیں دے گیں۔" وہ نہایت سادگی اور معصومیت سے کندھے اچکا گیا۔

"اجلان سکندر، تمہیں اس وقت تھانے ہونا چاہیے۔ بلکہ، احتشام کو گرفتار کرنا چاہیے۔" ڈی-آئی-جی نے مصنوعی رعب سے کہا۔

"پہلے پیٹ پوجا، پھر کام دوجا، سر۔ یہ آپ نے ہی کہا ہے۔ خُدا حافظ۔" اجلان نے مسکرا کر کہا اور پھر ہاتھ سر تک لے کر گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈی-آئی-جی صاحب نے اس کی بات پر مختصر سا قہقہہ لگایا جو کمرے سے باہر جارہا تھا۔

---☆---☆---☆---

"اسلام و علیکم، امی حضور!"

اجلان سکندر نے لاونج میں داخل ہوتے خوشگوار لہجے میں کہا۔ ماہبیر اور دُرِ کشف دونوں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے گردن موڑ کر اجلان کو دیکھا جو گردن گھمائے اپنی امی کو ڈھونڈ رہا تھا۔

"امی کہاں ہیں؟" اُسے خالہ ثمینہ کہیں دکھائی نہ دیں تو سوال کیا۔ ماہبیر اور دُرِ کشف دونوں نے کندھے اچکائے اور ایک دوسرے کی جانب معنی خیزی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا۔

"امی! امی!" اجلان وہی کھڑا انہیں آوازیں دینے لگا۔ ہنوز، جواب ندارد۔

"دُرِ، بیٹا جاکر فرسٹ ایڈ باکس تو لے آؤ۔ کل رات ایک جگہ ریڈ تھی تو بازو میں گولی لگی ہے۔" اجلان نے دُرِ کشف سے اونچی آواز میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کا محض یہ کہنا تھا، خالہ ثمینہ بھاگتی ہوئی کچن سے آئی تھیں۔ دونوں ہاتھ خشک آٹے سے بھرے ہوئے تھے اور ایک ہاتھ میں بیلنا تھا۔ چہرہ سفید اور ہوائیاں اُڑی ہوئی تھیں۔ وہ جلدی سے اجلان کی جانب بڑھیں۔

"کہاں گولی لگی ہے تمہیں، اجلان؟ دکھاؤ مجھے۔" وہ پریشانی سے بوکھلائی ہوئی، اس کے دونوں بازو دیکھنے لگیں۔ اجلان کی سیاہ قمیض بازوؤں سے خشک آٹے سے سفید ہو گئی مگر خالہ ثمینہ کو کہیں زخم دکھائی نہ دیا۔ انہوں نے اُلجھے ہوئے تاثرات سے سر اُٹھایا اور اپنے ہونہار کو دیکھا جو اپنی مسکراہٹ کو دبانے میں مصروف تھا۔ پھر، اس کی حرکت سمجھتے بیلنا زور سے اس کی کمر پر مارا۔

"آہ! امی۔ ساری رات جیل میں گزاری ہے میں نے۔ اب آپ میرے ساتھ یہ کرے گیں۔" اجلان معصومیت سے بولا۔

"بکواس بند کرو۔ ماہبیر نے بتایا کہ تم رات میں گھر آئے تھے۔ شرم نہیں آتی، ماں کا فون نہیں اُٹھاتے؟ بغیرت کہیں کا۔" خالہ ثمینہ کا ماتھا بلوں سے پُر تھا اور آنکھیں غصے بھرپور۔ دُرِ کشف اور ماہبیر، دونوں نے شاک کے عالم میں ہاتھ منہ پر رکھا کہ ایسے الفاظ تو خالہ سے انہوں نے کبھی نہ سنے تھے۔ دوسری جانب، اجلان نے کھل کر قہقہہ لگایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آئی لو یو، امی۔" خشک آٹے سے بھرے ہوئے ہاتھوں کو چومتے وہ بولا۔

"دفع ہو! ساری رات کال نہیں اُٹھائی۔ پتا ہے کتنا پریشان تھی میں؟" انہوں نے اجلان کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ کھینچتے مصنوعی غصے سے کہا۔ اجلان ہنس دیا۔

"اچھا امی۔ باقی بعد میں سنا لینا۔ پراٹھا کھلا دیں۔ ڈی-آئی-جی کو منع کر کے آیا ہوں صرف آپ کے پراٹھوں کیلیے۔" اس نے منت کی تھی جیسے۔

"لاتی ہوں میں۔ انسانوں کی طرح وہی صوفے پر بیٹھو۔" جان چھڑانے والے انداز میں انہوں نے کہا اور پھر جلدی سے باورچی خانے کی طرف بڑھیں۔ اجلان مسکراتا مڑا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

"آپ کو دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا کہ کل آپ معطل ہوئے تھے۔" دُرِ کشف نے اس کی مسکراہٹ دیکھتے، مشکوک انداز میں کہا۔

"مجھے کل کسی نے کہا تھا کہ اُسے مجھے مسکراتا دیکھنے کی عادت ہو گئی ہے۔ بس اسی کے لیے مسکرا رہا ہوں۔" اجلان نے رازدارانہ انداز اپناتے کہا اور ماہبیر کو دیکھا جس کا چہرہ بے تاثر تھا۔ البتہ، سر جھکائے فون میں مصروف وہ اپنے لب دبا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اووو! کون تھی وہ؟ مجھے بھی تو بتائیں۔" دُرِ کشف پُرجوش انداز میں کرسی پر آگے ہو کر بیٹھی۔

"تم جانتی ہو اسے۔ وہ۔۔" اس سے پہلے اجلان کچھ بولتا، ماہبیر نے اس کی بات کاٹی۔

"احتشام پر ڈرگ سمگلنگ کا کیس ہے؟ کب گرفتار ہو رہا ہے وہ؟" فون سے سر اُٹھا کر اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔ دُرِ کشف نے حیرت سے ماہبیر کو دیکھا۔

"اوو۔ خبر آگئی ہے؟ اچھا ہے۔ میں بس پراٹھا کھانے آیا ہوں، اس کے بعد جاؤں گا اسے گرفتار کرنے۔" اجلان نے ایک اچٹتی نظر اس کے فون پر ڈالی اور پھر لاپرواہی سے بولا۔

"بھائی، آپ تو معطل ہیں۔" دُرِ کشف اُلجھی۔

"نہیں ہوں۔ ڈی۔آئی۔جی آج کریں گے پریس کانفرنس۔"

"ہم کب خالد صاحب پر کیس کریں گے؟" ماہبیر نے اس سے پوچھا۔

"جلد۔" اجلان اب کے کچھ سنجیدگی سے بولا۔

"تم نے کیا کرنا ہے؟" دُرِ کشف نے ماہبیر سے پوچھا۔ ماہبیر نے اُسے دیکھا اور پھر گہری سانس بھری۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں مزے سے آلو کے پراٹھے کھاؤں گی اور خاموش رہوں گی۔ میرا تو یہ سوچ کر ہی دل کھول رہا ہے جب میں نے اس بارے میں پریس کانفرنس کی تو لوگوں کا کیا ردِ عمل ہو گا۔ بہتر ہے کہ میں خاموش رہوں۔ پہلے ہی میری زندگی بہت مسئلے ہیں۔" ماہبیر نے صوفے پر آ گے ہوتے کہا اور میز پر رکھا تازہ پراٹھا، جو ابھی راحیلہ بوا رکھ کر گئی تھیں، اپنی پلیٹ میں ڈالا اور نوالہ توڑتے بولی۔

"ویسے تمہیں کیا لگتا ہے؟ تمہارے بوائے فرینڈ پر ڈرگ سمگلنگ کا الزام لگا ہے۔ کیا تمہیں اس کے حق میں ایک ریل نہیں اپلوڈ کرنی چاہیے؟" دُرِ کشف نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ اجلان نے آنکھوں میں خفگی لیے دُرِ کشف کو دیکھا جو ماہبیر کی جانب متوجہ تھی۔

"اگر تم چاہ رہی ہو کہ میں تمہیں ایک کھینچ کر نہ لگاؤں تو یہ مشورے اپنے پاس ہی رکھو۔ میرا ناشتہ حرام نہ کرو۔" ماہبیر نے نہایت خفا لہجے میں کہا۔ دُرِ کشف کندھے اچکا گئی۔

"تم کیوں مسکرا رہے ہو؟" ماہبیر نے غصے سے پوچھا۔

"میں؟ پراٹھا بہت مزے کا ہے، اس لیے۔" اجلان نے مسکراہٹ دباتے حیرانی سے کہا اور روٹی کا ایک نوالہ توڑ کر دہی میں ڈبویا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆---☆---☆---

سفید محل کے مکین پر یہ خبر کسی بجلی کی طرح گری تھی۔خالد صاحب اپنے کمرے سے نکلے اور عجلت میں سیڑھیاں اُتریں۔مین ہال میں پہنچے تو امل اور حیدر بیٹھے ہوئے تھے۔امل تاثرات سے پریشان جبکہ حیدر کا چہرہ بے تاثر تھا۔

"احتشام کہاں ہے؟!" وہ آتے ساتھ دھاڑے تھے۔بارعب چہرہ کرخت تاثرات سے لیے ہوئے تھا۔ماتھے پر پھیلے جال میں بلوں کا اضافہ ہوا تھا۔امل کے دل کی دھڑکن بڑھی۔

"وہ تو آفس ہیں۔" وہ حواس باختہ سی بولی۔

"ادھر ہوں میں۔" اسی لمحے احتشام ہال میں داخل ہوا۔بال ماتھے پر پھیلے ہوئے اور آنکھیں نہایت سرد تھیں۔

"امل۔حیدر۔تم دونوں جاؤ یہاں سے۔" خالد صاحب نے احتشام کو دیکھتے،نہایت ضبط سے بولے۔

امل نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا اور دوسری نظر حیدر پر ڈالی۔حیدر نے اُسے اشارہ کیا اور وہ دونوں ہال سے باہر چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہر روز کوئی نہ کوئی خبر چل رہی ہوتی ہے۔ کیا مسئلہ ہے ان کے ساتھ۔" ہال سے باہر نکلتے ہی امل نے پیر پٹختے، بھیگے لہجے میں کہا۔ حیدر نے اس کے گرد بازو پھیلایا۔

"تم ٹینشن کیوں لے رہی ہو؟ آؤ، ہم آئس کریم کھانے چلتے ہیں۔" وہ نرم لہجے میں بولا۔ امل نے ایک تیز مگر خفا نظر اس پر ڈالی۔

"تمہیں آئس کریم کا خیال آرہا ہے اس وقت۔" وہ خفا لہجے میں بولی۔

"چائنیز کا بھی آرہا ہے مگر تم لنچ کیلیے مانو گی نہیں۔" حیدر نے بازو اس کے گرد باندھے، کندھے اچکائے۔

"حیدر!"

"تم جانتی تھی کہ ایک نہ ایک دن ایسا ہونا ہی ہے۔ پھر خود کو ٹینشن کیوں دے رہی ہو؟"

"تمہیں کوئی دُکھ نہیں ہے نا؟" امل نے نہ جانے کیوں پوچھا۔ حیدر نے اپنے پہلو میں کھڑی لڑکی کو دیکھا۔ بھوری آنکھوں میں آنسوں تھے۔ باپ اور بھائی کیلیے فکر تھی۔

"نہیں۔" ایک لفظی جواب آیا تھا۔ امل مسکرا کر سر جھٹک گئی۔ کیا بیوقوفی کی تھی اس نے یہ سوال کر کے۔

www.novelsclubb.com

"چلو۔ میں اس وقت اس گھر سے دور جانا چاہتی ہوں۔" وہ دل برداشتہ ہوتے بولی۔ حیدر نے اس کے گرد سے بازو ہٹایا اور اس کا ہاتھ تھام کر دبایا۔ گویا، اپنے ہونے کا احساس دلوایا ہو۔

---☆---☆---☆---

"یہ سب کیا ہے، احتشام؟ فیکٹری سیل بھی ہو گئی ہے اور تم نے مجھے بتایا تک نہیں؟" خالد صاحب اس پر برسے۔ احتشام نے ان کے لہجے کا اثر لیے بنا صوفے کی جانب قدم بڑھائے اور آرامدہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"بیٹھ جائیں۔ بلڈ پریشر شوٹ کر جائے گا۔" انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے، وہ بولا۔ وہ پہلے کی نسبت نہایت کمپوزڈ دکھائی دیتا تھا۔ جو بھی تھا مگر باپ کے سامنے وہ اپنا خوف ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"بکواس نہ کرو، احتشام۔" خالد صاحب کا غصہ کچھ اور بڑھا۔

"بکواس نہیں کر رہا۔ آپ کے اس طرح ری ایکٹ کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔" احتشام اُکتایا۔ پہلے ہی وہ پریشان تھا اوپر سے ان کا رویہ۔

"اب کیا کرنے کا سوچا ہے؟" اس کے قریب، دوسرے صوفے پر بیٹھتے انہوں نے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ابھی تو گرفتاری دوں گا تاکہ ایک ضمانت ہو سکے۔اس سے تو جان چھوٹے۔پھر کیس لڑے گیں اور آپ جانتے ہیں کہ یہاں کسی کو خرید نا بائیں ہاتھ کا کام ہے۔ان غریبوں کے سامنے پانچ ہزار کی ایک کاپی پھینکنے کی دیر ہے، چاٹتے ہوئے آئے گیں پاس۔"احتشام فون استعمال کرتے عام سے انداز میں بولا۔

"فیکٹری،احتشام! فیکٹری!"

"اس کو کچھ عرصہ بند رہنے دیں۔باقی تین فیکٹریز سے کام چلا لے گیں۔"

"عوام کا کیا کرو گے؟ ہماری سیلز پر فرق پڑے گا۔"احتشام ان کی بات پر ہنس پڑا۔

"یہ عوام؟ کیا بات کرتے ہیں، بابا۔"قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"یہ عوام تو اپنے سو کالڈ دینی بھائیوں کو قتل کرنے والے میکڈونلڈز اور کوکا کولا سے ہاتھ نہیں روک سکتے۔یہ تو پھر احتشام خالد کا برینڈ ہے۔فکر نہ کریں۔" وہ لاپرواہی سے بولا تو خالد صاحب حیرت سے اسے دیکھے گئے۔

اسی لمحے فضل بخش بھاگتا ہوا ہال میں داخل ہوا۔چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صاحب، باہر پولیس آئی ہوئی ہے!" وہ ہراساں لہجے میں بولا۔ خالد صاحب کی گردن تیزی سے مڑی۔ انہوں نے احتشام کو دیکھا جو اپنے فون میں مصروف تھا۔ تبھی، فضل بخش کے پیچھے اجلان سکندر کی سربراہی میں چند اہلکار داخل ہوئے۔

اجلان سکندر کے تاثرات سنجیدہ نہ تھے۔ کرخت تاثرات اور آنکھوں میں حد درجہ سنجیدگی۔

"احتشام خالد؟" وہ ہال میں داخل ہوتا، سیدھا صوفے کی جانب بڑھا جہاں احتشام بیٹھا ہوا تھا۔ احتشام نے فون سے سر اُٹھا کر اسے دیکھا۔ آنکھوں میں حیرت تھی۔

"اوو! اجلان صاحب۔ کیسے ہیں آپ؟ یہاں کیسے آنا ہوا؟" اس نے فون نیچے کرتے، مصنوعی حیرت سے کہا۔ اجلان طنزیہ انداز میں مسکرایا اور جیب سے ہتھکڑی نکالی۔ احتشام نے ہتھکڑی کو دیکھا تو ہونٹوں کو گول صورت میں گھمایا اور ابرو اچکائے۔

"آپ کو ڈرگ سمگلنگ اور ٹریفیکنگ کے الزام میں گرفتار کیا جاتا ہے۔"

احتشام مدھم سا مسکراتا، اپنے دونوں ہاتھ آگے کرتا کندھے اچکا گیا۔ خالد صاحب خاموش تماشائی بنے، سب کچھ بے بسی سے دیکھے گئے۔ ہاتھوں کو مٹھیوں کی صورت بھینچے، ضبط کی آخری حدوں کو چھوتے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جاوید! سارے گھر کی تلاشی لو۔ایک ایک کمرے کی۔" احتشام کو ہتھکڑی لگاتے،اجلان نے بلند آواز میں کہا۔جاوید نے اثبات میں سر ہلایا اور اہلکاروں کے ہمراہ ہال سے باہر چلا گیا۔

"تم زیادہ دیر تک میرے بیٹے کو اپنی تحویل میں نہیں رکھ سکتے۔" خالد صاحب نے انگلی اُٹھا کر تنبیہی لہجے میں کہا جو اب کے ہال کو تنقیدی انداز میں دیکھ رہا تھا۔

"میرا ایسا کوئی ارادہ بھی نہیں ہے۔" ہال میں نظر دوڑاتے، گردن گھُما کر انہیں دیکھا جو شعلہ بار نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"اس کی شکل میں زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکتا،اس لیے سیدھا جیل بھجواؤں گا۔آپ بے فکر ہو جائیں۔" طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اجلان نے کہا۔

"ایسا نہ کہو،اجلان۔تم میرا دل دُکھا رہے ہو۔" احتشام نے مصنوعی دل برداشتہ انداز میں کہا تو اجلان محض ہنکار کر رہ گیا اور نہایت دلچسپی سے اپنے گرف نظر دوڑائی۔کچھ دیر ان کے درمیان محض لفظی گولہ باری ہوتی رہی جس کا اجلان نے خاطر خواہ اثر نہ لیا۔

"گھر سے کچھ نہیں ملا، سر۔" دس پندرہ منٹ بعد جاوید نے ہال میں آتے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اسے لے کر گاڑی میں بیٹھو۔میں آرہا ہوں۔" اجلان نے احتشام کی جانب اشارہ کرتے کہا اور چند قدم خالد صاحب کی طرف بڑھائے۔اس کے پیچھے احتشام بغیر کسی پس و پیش کے، نہایت اطمینان سے جاوید اور باقی اہلکاروں کے ہمراہ باہر نکل گیا۔اب کے ہال میں ان دون نفوس کے علاوہ کوئی ذہ روح موجود نہ تھی۔

"اپنا خیال رکھیں، خالد صاحب کیونکہ آپ کو اب اس کی ضرورت محسوس ہو گی۔میرا مشورہ ہے کہ ڈاکٹر کو اپنے گھر پر ہی ٹھہرا لیں۔کیا معلوم؟ کب آپ کو یہ خبر ملے کہ احتشام خالد رضائے الہٰی سے وفات پا چکے ہیں۔" خالد صاحب کے عین سامنے قدم روکتے، دونوں ہاتھ جیب میں ڈالے اجلان نہایت ٹھنڈے لہجے میں گویا ہوا۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔"

"مجھے دیکھیں، میں کیا کیا کر سکتا ہوں۔" خطرناک لہجے میں بولتے اجلان نے ان کی بوڑھی مگر مکروہ آنکھوں میں دیکھتے کہا اور ان کے پاس سے گزر گیا۔

---☆---☆---☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ساحلِ سمندر پر کھڑی، ڈوبتے نارنجی سورج کو یاسیت سے دیکھ رہی تھی۔ڈھیلے انداز میں لیا ہوا سیاہ رنگ کا حجاب جو اس کے بال ڈھانپے ہوئے تھا۔سیاہ رنگ کا پیروں کو چھوتا بڑے گھیر والا عبایا اسے کسی شہزادی سے کم نہ دکھا رہا تھا۔بھوری آنکھوں میں ڈوبتے سورکا بنتا عکس ان کی خوبصورتی کو بڑھا رہا تھا۔

خوبصورت مگر اداس آنکھیں۔خوبصورت مگر بھاری دل۔کندھوں پر ناکردہ گناہوں کا بوجھ اور سینے پر ہر لمحہ بڑھتی ہوئی بے چینی محسوس ہوتی۔دل تھا کہ چیخنے کو کرتا۔آنکھیں تھیں کہ سب کچھ ڈبو دینے کو بے تاب۔دماغ تھا کہ لاتعداد سوچوں کا بوجھ سنبھالے اب تھکنے سا لگا تھا۔

افسوس کہ نہ وہ چیخ سکی اور نہ آنکھیں آنسو بہا سکیں۔دماغ کو پُر سکون کرنے کا کوئی حربہ معلوم نہ تھا اور کندھوں کا بوجھ ہلکا کرنا تو گویا ناممکن تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے باپ اور بھائی سے نفرت کرنا چاہتی تھی مگر محبت کرنے پر مجبور تھی۔وہ ناکردہ گناہوں کے احساسِ جُرم سے فرار حاصل کرنا چاہتی تھی مگر ان کی جیل میں قید تھی۔چار دن بعد اس کی رُخصتی تھی۔وہ اس دن خوبصورت یادیں بنانا چاہتی ہے۔بے فکری سے مسکرانا چاہتی ہے مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی۔وہ اپنے شوہر سے بھی اس بارے میں بات نہیں کر سکتی۔وہ اپنی دوست کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سامنے بھی دل ہلکا نہیں کر سکتی۔اس پل،اس روئے زمین پر موجود تمام انسانوں میں سے بدقسمت اور بے بس امل فاروقی کو اپنے سوا کوئی نہ لگا۔

لوگ یوں ہی ہنستے مسکراتے، پانی میں پاؤں مارتے،ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف رہے۔کسی کو فرق نہ پڑتا تھا کہ ساحل کنارے ایک دُکھی وجود کئی گھنٹوں سے کھڑا ہوا تھا۔اچانک، فون کی گھنٹی بجی۔بھوری آنکھوں کو نیلے سمندر پر پڑتی نارنجی کرنوں کو ٹکائے،بنا چونکے اس نے اپنے عبائے کی جیب سے فون نکالا اور کان کے ساتھ لگایا۔

"اسلام وعلیکم،امل۔کیسی ہو؟"فون سے ماہبیر کی آواز آئی۔امل نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی اور مسکرانے کی ایک ناکام سی کوشش کی۔

"وعلیکم سلام۔میں ٹھیک ہوں۔تم بتاؤ؟طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟ٹانگ کیسی ہے؟"پہلی کوشش میں ناکام ہوئی تو اس نے دوبارہ کوشش بھی نہ کی۔لہجے میں بھری اُداسی کو دوسری جانب باغ میں لنگڑاتی ماہبیر کو بھی محسوس ہوئی۔

"میں ٹھیک ہوں۔تم کہاں ہو؟"ماہبیر نے مدھم آواز میں پوچھا۔

"حیدر کے ساتھ آئی تھی باہر۔"امل نے مختصر سا جواب دیا۔

"اوو۔اس کے ساتھ ہوا بھی پھر؟"

"نہیں۔اُسے میں نے بھیج دیا۔کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی تھی۔"

"امل، میں۔۔"ماہبیر نے کچھ بولنے کی کوشش کی مگر امل نے اس کی بات کاٹ دی۔

"ماہبیر۔تمہیں مجھ سے نفرت نہیں ہوتی؟"

"تم سے صرف محبت کی جاسکتی ہے،امل۔تم سے نفرت ناممکن ہے۔"

"ایسا کیوں ہے؟آخر کو میں بھی تو نفرت کے قابل ہوں۔"

"امل۔تم مجھ سے بات کر سکتی ہو۔"ماہبیر نے اس کی ذہنی حالت سمجھتے کہا۔امل گہری سانس بھرتے رہ گئی۔وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی؟

www.novelsclubb.com

"مجھے تم سے دوستی نہیں کرنی چاہیے تھی،ماہبیر۔آئے ایم سوری۔میرے قصور بہت ہیں۔ اتنے کہ مجھے نہیں معلوم کہ کس کی معافی مانگ رہی ہوں اور کس کی نہیں۔میرے پاس ان الفاظ کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔"سمندر کی لہروں کو دیکھتے،وہ یاسیت سے بولی۔

"امل۔۔"اس سے پہلے ماہبیر کچھ بولتی،امل نے کال کاٹ دی۔فون والا ہاتھ آہستگی سے نیچے آیا۔بھوری آنکھیں آہستگی کے ساتھ پانی سے بھر گئیں۔گلابی ہونٹوں کو اس نے بے دردی سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دبایا کہ سسکی روک سکے۔ گلا تکلیف سے روندھ گیا مگر درد کم نہ ہوا۔ سینہ بھاری ہوتا محسوس ہوا۔

وہ جلدی سے مڑی اور تیز تیز قدموں کے ساتھ چلتی گاڑی کی جانب بڑھی جو کچھ فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی۔ گاڑی کے پاس پہنچتے اس نے پچھلی جانب کا دروازہ کھولا اور جلدی سے اندر بیٹھی اور سر سیٹ کے ساتھ ٹکا دیا۔

پھر، آنکھوں نے بغاوت کی۔ آنسوں تیزی سے بہتے، گال پر بکھر گئے۔ لبوں کو اس نے آزاد کیا اور ایک سسکی نکلی۔ امل آہستگی سے جھکتی، گھٹنوں میں اپنا سر دیے رونے لگی۔ سسکیوں کے ساتھ۔ ہچکیوں کے ہمراہ۔ سینے کا بوجھ ہر لمحہ بڑھتا ہی گیا۔ گلے کا درد بھی حد سے سوا ہوا۔

"آہ!" امل ہیڈ سیٹ کو زور سے مارتی چیخی تھی۔ عجب سی نفرت محسوس ہوئی تھی اس پل۔ کس سے؟ معلوم نہیں۔ اسی لمحے اس کے ساتھ کا دروازہ کھلا اور حیدر خاموشی کے ساتھ اندر آکر بیٹھا۔ امل نے کوئی ردِ عمل ظاہر نہ کیا۔ آنسوؤں کو بہنے دیا اور ہاتھوں کو کانپنے دیا۔ حیدر نے خاموشی سے اس کے ہاتھوں کو تھاما۔ امل نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی مگر اس نے اپنی گرفت کو مضبوط کیا اور امل کے ہاتھوں کو اپنے ہونٹوں سے لگایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بس۔اتنا نہ رو۔مجھے تکلیف ہوتی ہے۔" حیدر نے اس کے ہاتھوں کو ہونٹوں سے لگائے نرمی سے کہا۔امل نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو نہایت فکر سے اسے دیکھ رہا تھا۔امل کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔اس نے زور سے اپنے ہاتھوں کو چھڑایا۔

"تو میں کیا کروں؟ہاں؟میری تکلیف کا کسی کو کوئی احساس نہیں تو میں کیوں کروں؟اب میں سکون سے رو بھی نہیں سکتی؟مسئلہ کیا ہے تم سب کے ساتھ؟کیوں میری زندگی مشکل بنا رہے ہو؟جاؤ یہاں سے تم بھی۔مجھے اکیلا چھوڑ دو۔" چہرہ ایک پل میں گلابی ہوا تھا۔گیلے چہرے کے ساتھ وہ اس پر برسی تھی۔

حیدر چند ساعتیں اسے دیکھتا رہا۔روئی ہوئی آنکھیں اور بھیگا چہرہ۔پھر اس نے آہستگی کے ساتھ امل کو اپنے قریب کیا۔اپنا ایک بازو اسے کے کندھے کے گرد کرتے،دوسرے ہاتھ سے اس کا سر اپنے کندھے پر رکھا۔امل بنا کسی مزاحمت کے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ گئی۔حیدر نے اپنا دوسرے ساتھ سے اس کے ہاتھ کو تھاما اور نرمی سے چوما۔امل ہنوز روئے گئی۔

"میری کیا غلطی ہے،حیدر؟بابا نے تایا تائی کو مروایا۔انہوں نے ماہبیر کے فادر کو مروایا۔احتشام بھائی ڈرگز کا بزنس کرتے ہیں۔اس سب میں میرا کیا قصور ہے؟میں اپنے ہی بھائی اور بابا کے متعلق فکر کا اظہار نہیں کرسکتی۔میں اپنا دل نہ اپنی دوست کے سامنے ہلکا کرسکتی ہوں اور نہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنے شوہر کے سامنے۔مجھے سب کے دل کا خیال ہے تو کوئی میرے دل کا خیال کیوں نہیں کرتا؟ کیوں کسی کو یہ خیال نہیں آتا کہ امل کیلیے بھی یہ سب مشکل ہو گا؟ کیوں کوئی یہ نہیں کہتا کہ امل بھی دُکھی ہو گی۔"امل نے روتے ہوئے کہا اور حیدر خاموشی سے اسے سنا گیا۔آہستگی کے ساتھ اس کا سر تھپکتے، دوسرے ہاتھ میں اس کا ہاتھ تھامتے، وہ اسے تسلی دیے گیا۔

"آئے ایم سوری۔مجھے کہنا چاہیے تھا۔آئے ایم سوری کہ میں پہلے نہیں کہہ سکا۔"حیدر نے نرمی سے کہا۔

"بابا نے کبھی میرا خیال نہیں کیا۔کبھی بھی نہیں۔انہیں میں پسند ہی نہیں۔بھائی بھی اب میرا خیال نہیں کرتے۔تم بھی میرا خیال نہیں رکھتے۔کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا امل روئے یا ہنسے۔ہر کسی کو لگتا ہے کہ امل قابلِ نفرت ہے۔"

"امل سے صرف محبت کی جاسکتی ہے اور مجھے تمہارے رونے سے فرق پڑتا ہے، امل۔ایک تم ہی تو ہو جس کے ہونے سے مجھے فرق پڑتا ہے۔تمہارا ہونا میرے لیے اہم ہے۔"

"تمہارے پاس بھی صرف باتیں ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"باتیں نہیں ہیں یہ۔ تم میرے سامنے اپنا دل ہلکا کر سکتی ہو۔ تم سے کس نے کہا کہ اپنے دل میں یہ سب کچھ دبا کر رکھو۔ تم اگر مجھ سے کچھ کہتی تو میں تمہیں ضرور سنتا۔"

"تم مجھے جج کرو گے۔"

"میں ایک بہن اور بیٹی کی اپنے بھائی یا باپ کیلیے فکر کو کیسے جج کر سکتا ہوں؟" حیدر نے اسے یقین دلاتے کہا تو امل خاموش ہو گئی۔ چند لمحے گزرے، چند آنسوں خاموشی کے ساتھ بہائے گئے اور کچھ ساعتیں حیدر نے خاموشی کے ساتھ اس کے بولنے کے انتظار میں گزاریں۔ کچھ دیر گزری اور پھر امل بولی۔

"میرا ایک حصہ بابا اور بھائی سے شدید محبت کرتا ہے مگر ایک حصہ ان سے شدید نفرت کرنا چاہتا ہے۔ میں ان سے ٹھیک طرح سے نہ محبت کر سکتی ہوں اور نہ نفرت۔ مجھے ان کیلیے ڈر بھی لگتا ہے۔ میں جانتی تھی کہ ایک نہ ایک دن ایسا ہوگا۔ میرا ایک حصہ چاہتا تھا کہ وہ کبھی گرفتار نہ ہوں اور ایک حصہ ان کی گرفتاری کیلیے کوشش کرتا تھا۔ مجھے اپنا وجود دو حصوں میں بٹا محسوس ہوتا ہے، حیدر۔ چار دنوں بعد میری شادی ہے اور میں جانتی ہوں کہ وہ دونوں ہی وہاں نہیں ہوں گیں۔" چہرہ آنسوؤں سے تر اور لہجہ بھاری تھا۔

"وہ دونوں وہاں ہوں گیں، امل۔ وہ دونوں تم سے محبت کرتے ہیں، بس اس کا اظہار نہیں کر پاتے۔ دیکھنا، چاہے کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہوا، احتشام اور چاچوں دونوں ہماری شادی پر ہوں گیں۔" حیدر نے نرمی سے اسے دلاسا دیا۔ امل خاموش ہو گئی۔ چند ساعتیں گزریں۔ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں کھو سے گئے۔ سیاہ کھڑکیوں سے باہر کا منظر بھی سیاہ دکھائی دیتا تھا۔ حیدر باہر دیکھتا رہا اور امل سر جھکائے اس کے ہاتھ میں موجود اپنے ہاتھ کو۔ کچھ دیر اور گزری اور پھر امل نے کچھ سوچتے اسے پُکارا۔

"حیدر۔" حیدر نے اس کی پُکار پر گردن موڑی اور اس کی جانب دیکھا۔

"حکم کریں، حضور۔" وہ مسکرایا تھا۔

"تم ایسے نہ بننا۔"

"کیسے؟"

"ہماری بیٹی ہو گی تو وعدہ کرو، تم اس سے بہت محبت کرو گے۔ اور صرف محبت نہیں کرو گے بلکہ اس کا اظہار بھی کرو گے۔ میں چاہتی ہوں کہ ہماری بیٹی تم سے زیادہ اٹیچ ہو۔ اگر اس سے کبھی کوئی غلطی ہو تو وہ تم سے شیئر کرے۔ اُسے یہ معلوم ہو کہ اس کا باپ اس سے نفرت نہیں کرتا،

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محبت کرتا ہے۔" امل نے نظریں اس کے ہاتھ پر مرکوز کرتے کہا۔ لہجے میں یاسیت تھی، آزردگی تھی اور اُداسی۔ خواہش کے پورا ہو جانے کی آس تھی اور ایک دوسری امل کے بننے کا خوف بھی۔

حیدر نے امل کو دیکھا جو ہنوز نیچے دیکھ رہی تھی۔ چہرے پر اطمینان اور ہونٹوں پر ایک مدھم مسکان رقصاں تھی۔ آنکھوں کی چمک میں بھی اضافہ ہوا تھا۔

"حضور، آپ جیلس تو نہیں ہوں گیں؟ کل کو اگر آپ اس بات پر مجھ سے خفا ہو گئیں تو؟" لہجے میں شرارت سموتے، مدھم مسکراہٹ کے ساتھ وہ بولا تو امل بھی مسکرا دی۔

"تم منا لینا مجھے۔ کیوں؟ منانا مشکل ہے؟" امل نے گردن اُٹھائی اور بھوری آنکھیں اس پر مرکوز کرتے کہا۔ یہ الفاظ کہتے ہوئے لہجے میں فخر بھی تھا اور کچھ غرور بھی۔ یقین بھی تھا اور اطمینان بھی۔ اس کو مسکراتا دیکھ کر حیدر بھی مسکرا دیا اور ذرا سا جھک کر اس کے ماتھے کو چوما۔

"تمہیں تو دن میں ہزار دفعہ منا سکتا ہوں۔ میں تمہیں ہی تو منا سکتا ہوں۔"

---☆---☆---☆---

"کب سے یہ ڈرگز کا بزنس کر رہے ہو؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوپہر ڈھلنے کو تھی اور گھڑی کی سوئیوں کی رفتار قابلِ ستائش تھی۔ تفتیشی کمرے میں آمنے سامنے بیٹھے اجلان سکندر اور احتشام خالد کے درمیان گفتگو کا آغاز ہوا جاتا ہے۔ سفید دیواریں برسوں کی عدم توجہی کے باعث نہایت میلی تھیں۔ کہیں سے پینٹ اُکھڑ رہا تھا اور کہیں سے پلستر دکھائی دیتا تھا۔ کمرے کے عین وسط میں ایک میز اور اس کے دونوں جانب کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ عین اوپر ایک بلب لٹک رہا تھا۔

"زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ یہی کوئی سات، آٹھ سال۔" ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر، کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھے احتشام نے کندھے اچکا کر نہایت لاپرواہی سے کہا۔ اس کے سامنے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے، دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اجلان نے ابرو اچکا کر اسے مصنوعی حیرت سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگا کہ تم اپنے وکیل کا انتظار کرو گے۔"

"تمہیں جو لگا، غلط لگا۔" نہایت بے نیازی سے کہا گیا۔

"کہاں کہاں ترسیل کر رہے ہو؟"

"وہ ڈھونڈنا تمہارا کام ہے۔ میں نے اعتراف کر لیا، یہی کافی ہے۔ اور کسی جواب کی توقع نہ کرنا مجھ سے۔" احتشام نے کہا تو اجلان مسکرا دیا۔

" تمہیں لگتا ہے کہ تم سزا سے بچ جاؤ گے ؟" اجلان آگے کو ہوا اور دونوں ہاتھ میز پر رکھتے نہایت سنجیدگی سے پوچھا۔

" مجھے لگتا نہیں ہے، مجھے پتا ہے۔" دوسری جانب صدا کی بے نیازی تھی۔

" تمہاری یہ لاپرواہی تمہیں لے ڈوبے گی۔" اجلان نے دھمکانا چاہا۔

" یہ مجھے بچائے گی۔"

" بھول ہے تمہاری۔ تمہیں میں اپنے ہاتھوں سے سلاخوں کے پیچھے بھجواؤں گا۔"

www.novelsclubb.com

" موسٹ ویلکم۔"

اجلان کرسی سے اُٹھا اور اس کے سامنے کھڑا چند لمحے اُسے دیکھتا رہا۔ ماتھے پر پُر سوچ بلوں کا جال تھا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور اہلکار اندر داخل ہوا۔

" سر، وکیل آیا ہے۔ احتشام خالد سے ملنے کیلیے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آنے دو۔" اجلان نے احتشام کے مسکراتے چہرے کی جانب دیکھتے سنجیدگی سے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے کمرے سے نکلتے ہی احتشام کے چہرے کی مسکراہٹ ہوا ہوئی۔ سرد سیاہ آنکھیں سنجیدہ ہوئیں اور ٹھوڑی پر ہاتھ پھیرتے اس نے گہری سانس لی۔

---☆---☆---☆---

اجلان اپنے آفس میں آیا تو جاوید کو وہی کھڑے پایا۔ کچھ کہے بنا وہ آگے بڑھا اور میز کی دوسری جانب اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"احتشام کا فون چیک کیا؟ کیا ملا؟" نہایت سنجیدگی سے اجلان نے پوچھا۔

"کال ریکارڈز چیک کی ہیں اور سب سے زیادہ کال اس نمبر کی گئی ہیں۔ گرفتاری سے پہلے بھی جس نمبر پر بات ہوئی وہ یہ تھا۔" جاوید نے کاغذات میز پر رکھتے، ایک فون نمبر کی جانب اشارہ کیا جو پیلے رنگ سے ہائے لائٹ کیا گیا تھا۔

"کس کا نمبر ہے؟" اجلان نے صفحے کا جائزہ لیتے پوچھا۔

"جمیل نام ہے۔"

"اس کا سیکرٹری۔" اجلان نے نظریں اُٹھاتے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خاندانی ملازم کہہ سکتے ہیں۔ یہ پہلے احتشام کے والد خالد صاحب کا سیکٹریٹری تھا۔ ان کے کمپنی چھوڑنے کے بعد اس نے بھی چھوڑ دی مگر رابطہ ہمیشہ رہا۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ ڈرگز کا بزنس سنبھالتا رہا ہے ان کا۔"

"مجھے اس کی ساری معلومات چاہیے آج شام تک۔ اس کے نمبر کی بھی معلومات نکلواؤ۔" اجلان نے صفحے کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

"جی سر۔ اور کچھ؟" جاوید نے باہر جانے سے پہلے پوچھا۔

"ان دو اہلکاروں کو بھیجو میرے پاس۔" ان کا ذکر کرتے اجلان سکندر کے لہجے میں کڑواہٹ گھُل گئی۔

"فیروزا اور برہان کو؟"

"ہمم۔" اجلان نے سر جھکائے، فائل کو پڑھتے کہا۔

"جی سر۔" جاوید نے سر ہلایا اور اپنے قدم دروازے کی جانب بڑھائے۔ چند لمحوں کیلیے دفتر میں خاموشی چھا گئی۔ واحد آواز صفحات کے پلٹنے کی تھی جو خاموشی کو چیرتی ہوئی فضا میں پھیل رہی تھی۔ کچھ منٹ گزرے اور دو اہلکار کمرے میں داخل ہوئے۔ چہرے پر خوف اور تذبذب

www.novelsclubb.com

کے ملے جلے تاثرات تھے۔ وہ خاموشی سے اندر داخل ہوئے، سیلوٹ کیا اور پھر ہاتھ سامنے کی طرف باندھ کر کھڑے ہو گئے۔

"تم دونوں کو پتا ہے میں نے کیوں بُلایا ہے؟" صفحات ہنوز پلٹتے اجلان بولا۔

"نہیں سر۔" ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ اجلان نے اس کے جواب پر سر اُٹھایا اور ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ ان کی جانب دیکھا۔

"واقعی میں؟" وہ ابرو اچکا گیا۔ پھر کرسی پیچھے کو دھکیلی، اُٹھا اور آہستگی کے ساتھ قدم قدم چلتا، ان کے عین سامنے آ کھڑا ہوا۔

"کتنے بچے ہیں، فیروز؟"

"ایک بیٹا اور ایک بیٹی، سر۔" فیروز نے نہایت مستعدی سے جواب دیا۔ سفید رنگ چہرہ، جس پر بھوری داڑھی خوب جچ رہی تھی۔ بھوری مائل آنکھیں اور بھوری ہی بال۔ وہ بلاشبہ حسین تھا۔

"اور تمہارے گھر میں تو ایک غیر شادی شدہ بہن اور ایک بوڑھی ماں ہے، ہے نا؟" اسی سنجیدگی کے ساتھ اجلان نے بُرہان کی جانب دیکھتے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی، سر۔"عام سی شکل وصورت کے مالک بُرہان نے جواب دیا۔

"ہمم۔"اجلان اثبات میں سر ہلا گیا۔

"کتنا پیسہ ملا ہے مخبری کے عوض؟"اس دفعہ لہجہ نہایت سرد اور سنجیدہ تھا۔یکبارگی، سامنے کھڑے اہلکاروں کے تاثرات بدلے۔آنکھوں میں خوف اور ماتھے پر پسینہ نمودار ہوا۔فیروز نے بے ساختہ اپنے خشک پڑتے ہونٹ زبان سے ترکیے۔

"سر، ہم نے کوئی مخبری نہیں کی۔"بُرہان بولا تو لہجہ کانپتا ہوا تھا۔

"جی سر۔آپ کو ضرور غلط فہمی ہوئی ہے۔میں کیسے مخبری کر سکتا ہوں؟"فیروز بولا تو لہجہ یقین دلاتا محسوس ہوا۔

"تم عاکف سے ملنے نہیں گئے جب میں نے کسی بھی اہلکار کو اس کے قریب جانے سے منع کیا تھا؟کیوں فیروز؟اور تم نے جیل کے باہر کھڑے ہو کر نگرانی نہیں کی تھی، بُرہان؟"اجلان نے سوال کیا تو دونوں کے چہرے لٹھے کی مانند سفید ہوئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"س۔ سر، ہم میں سے کسی نے ایسا کام نہیں کیا۔" فیروز نے کہا اور اجلان کا ہاتھ اُٹھا اور بے ساختہ اس کے منہ پر جا گرا۔ تھپڑ کے اثر سے فیروز ایک جانب کو جھک گیا اور بُرہان نے آنکھیں میچتے، بے ساختہ جھر جھری بھری۔

مرد کے منہ پر تھپڑ پڑے تو اس کو نگلتے ہوئے کوئلے سے زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ یہی حال فیروز کا تھا۔ رستے ہونٹ کے ساتھ وہ خاموشی سے سیدھا ہوا۔ چہرہ اہانت کے اثر سے لال ہوا تھا یا تھپڑ کی تاثیر سے۔ بتانا مشکل تھا۔

"لعنت ہے تم دونوں پر، لعنت! تم لوگوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں۔ اپنے علاقے کے ہر بچے کے باپ ہو تم دونوں۔ کون سا باپ اپنے ہی بچوں کی زندگیاں برباد کرتا ہے؟ اپنے پیٹ کا دوزخ بھرنے کیلیے اپنی قوم کا مستقبل اُجاڑ رہے ہو۔" اجلان کی آواز بلند، چہرہ کرخت اور لہجہ غصے اور نفرت سے لبریز تھا۔ وہ دونوں خاموش رہے۔ نظریں جھکائے، ضبط کی کوشش کرتے۔

"بھونکو گے کچھ اب کہ نہیں؟" اجلان ان پر دھاڑا تھا۔

"تو اور کیا کرتے، سر؟" یکبارگی، بُرہان نے گردن اُٹھائی۔ آنکھوں میں بغاوت تھی مگر لہجہ پھر بھی اونچا نہ تھا۔ گویا، وہ اس کے احترام میں خود پر قابو رکھے ہوئے تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ ہی بتائیں۔ میری بہن دو سالوں میں تیس کی ہونے والی ہے۔اس کا جہیز بنانا ہے۔شادی کے اخراجات برداشت کرنے کی طاقت نہیں۔ماں اس کی پریشانی میں بیمار ہو رہی اور تنخواہ ہے کہ مہینے کی روٹی اور بلوں کی ادائیگی مشکل ہے۔آپ بتائیں سر؟ہم کیا کرتے؟"بُرہان بولا تو آواز کانپتی اور چہرہ سُرخ تھا۔بھیگی آنکھوں میں ماں کا اُمید بھرا چہرہ تھا۔بہن کی خاموش خواہشات کا بھار اس کے کندھوں پر تھا۔

"حرام کے مال سے بہن اور ماں کی خوشیاں خریدنے چلے تھے تم؟تمہاری ماں اس پیسے پر تھوکنا پسند کرے گی اور تمہاری بہن کنواری مرنے کو ترجیح دے گی۔تم ایک غیرت مند ماں کے بغیرت بیٹے ہو، بُرہان۔تم لوگوں کی اس حرکت کی وجہ سے کتنی ماؤں نے اپنے بیٹے کھوئے۔کتنے گھر صرف اس نشے کی زد میں آکر تباہ ہوئے،اندازہ ہے تم لوگوں کو؟دوسروں کے گھروں سے جنازے نکلتے ہوئے تم اپنی بہن کی بارات کا سوچ رہے ہو۔تُف ہے تم پر۔"اجلان بولا تو آنکھوں میں بے یقینی سی تھی۔گویا،وہ ایسی بات کی توقع نہیں کر رہا تھا۔

"تم دونوں آج سے معطل ہو۔دوبارہ میری نظروں کے سامنے بھی نہ آنا۔"اجلان نے کہا اور اپنا رُخ موڑ گیا۔فیروزا اور بُرہان بے یقینی میں ڈوبے کچھ دیر وہی کھڑے رہے۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب آپ جیسے لوگوں کی وجہ سے ہے، سر!" کچھ دیر دفتر میں فیروز کی آواز گونجی۔ اجلان چہرے پر مصنوعی ناسمجھی کے تاثرات لیے مڑا۔ ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو قابو کرنے کی غرض سے فیروز نے مٹھیاں بھینچ رکھی تھی۔

"آپ لوگوں کی تنخواہ لاکھوں میں ہے جبکہ ہم جیسے معمولی اہلکار ماہانہ پچاس ہزار ہی کما پاتے ہیں۔ ہم کوئی اپنے لیے نہیں کرتے یہ سب۔ نہ ہمیں یہ سب کرنے کا شوق ہے۔ ہم اپنے بچوں کیلیے ایسا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ میری بیٹی جب کسی دوسری بچی کے پاس مہنگی گڑیا دیکھتی ہے تو اس کی آنکھوں میں آتی احساسِ کمتری اور معصوم سی خواہش مجھے اندر سے توڑ دیتی ہے، سر۔ میری اتنی سکت نہیں ہے کہ میں اپنی بیٹی کو پندرہ سو کی گڑیا اور بیوی کو ایک اچھا لباس دلا سکوں۔ آپ باپ نہیں ہیں، اس لیے آپ کو اس بات کا اندازہ نہیں کہ بچوں کی معصوم خواہشات کو پورا نہ کر پانا باپ کو کس طرح سے توڑ دیتا ہے۔" فیروز نے کہا۔ آواز کانپتی ہوئی اور لہجہ باغی تھا۔ بھوری آنکھوں میں کرچیاں سی بھری محسوس ہوتی تھیں۔ نامکمل خواہشات اور حسرتوں کی کرچیاں۔

"احساسِ محرومی اس دنیا کی سب کتی چیز ہے، سر۔ آپ کے پاس اچھا گھر یا اچھے کپڑے نہ ہوں تو کچھ حقارت اور کچھ ترس کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ پل پل اس بات کا احساس دلانا کہ تم ہم سے کمتر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو، آپ جیسے لوگوں کا مشغلہ ہوتا ہے۔ اس معاشرے کے امیر لوگ شراب پیے، جوا کھیلیں یا زنا کریں تو شریف زادے۔ ہم غریب لوگ اپنے خاندان کی ضروریات پوری کرنے کیلیے تھوڑی سی رقم لے لیں تو کمینے، بغیرت اور دوزخی۔ کیا معیار ہے، ہے نا؟" بُرہان بولا تو لہجہ نفرت سے بھرپور تھا۔ اجلان کچھ دیر کیلیے ان کو دیکھتا رہا۔ آنکھوں کا سرد پن اور چہرے کی کرختگی ہنوز موجود تھی۔

"ایک مسلمان کے ایمان کو اتنا مضبوط ہونا چاہیے کہ جب ہر راستہ بند دکھائی دے تو اللہ کے کن کا انتظار کرے۔ تم لوگ جو کمار ہے ہو، جو اپنے خاندان کو کھلا رہے ہو، وہ تم کھلا رہے ہو؟ اگر تم لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ جو کمار ہے ہو اپنے زورِ بازو پر کمار ہے ہو اور جو کھلا رہے ہو اپنی محنت سے کھلا رہے ہو تو افسوس ہے تم لوگوں پر، اپنا ایمان بیچ ڈالا۔ جا سکتے ہو تم دونوں اور دوبارہ اس تھانے کے قریب نہ پھٹکنا۔" ہنوز سرد اور سنجیدہ لہجے میں اجلان نے ان سے کہا۔

بُرہان اور فیروز بنا کچھ کہے باہر نکل گئے۔

---☆---☆---☆---

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا کہہ رہا ہے، اجلان؟ سب ٹھیک ہے؟" سینٹرل ٹیبل پر بیٹھی ماہبیر نے خالہ ثمینہ سے سوال کیا جو فون کان سے ہٹاتی دیگچی میں چمچ ہلا رہی تھیں۔ عصر کا وقت تھا جب اجلان نے انہیں کال کر کے تسلی دی۔

"کہہ رہا تھا کہ مسئلے والی کوئی بات نہیں۔ احتشام ڈرگز کے کیس میں گرفتار ہو گیا ہے۔ جلد ہی ٹرائل شروع ہو جائے گا۔" چمچ سے سالن ہتھیلی پر گراتے اور نمک چکھتے انہوں نے بتایا۔

"اور جو سکینڈل بنا تھا؟ اس کا کیا؟" ماہبیر نے پوچھا۔

"ڈی۔آئی۔جی صاحب نے میڈیا کو بریف کر دیا ہے۔ مگر ابھی کچھ عرصے تک مصروف رہے گا۔" دو چمچ نمک سالن میں ڈالتے انہوں نے کہا۔ راحیلہ بوا آج چھٹی پر تھیں اس لیے کھانا پکانے کی ذمہ داری خالہ ثمینہ پر عائد ہوئی تھی۔

ماہبیر نے ان کی بات سنتے سر اثبات میں ہلایا اور خاموش ہو گئی۔ سر جھکاتے، نظریں باہم ملائے ہاتھوں پر ٹکائے وہ سوچ میں گُم دکھائی دیتی تھی۔ خالہ ثمینہ نے چولہا بند کیا، دیگچی ڈھانپی اور تھکان سے پُر سانس بھرتے پلٹیں تو ماہبیر کو سوچ میں گُم پایا۔ سی گرین ٹی شرٹ اور سفید ٹراؤزر پہنے، سیاہ بالوں کی چٹیا بنائے اس کا سپید چہرہ سوگوار سا دکھائی دیتا تھا۔ سیاہ آنکھیں اب کے یاسیت، اُلجھن اور گہری سوچ کی عکاسی کرتیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پچھلا ایک مہینہ اس کیلیے مشکل رہا تھا۔ذہنی دباؤ اور پھر جسمانی اذیت کے ساتھ وقتی معذوری نے اس کے اعصاب چیخ دیے تھے۔ گویا، اس کی ہمت جواب سی دینے لگ گئی تھی۔اس کا چہرہ جہاں پہلے محض مسکراتا تھا، اب کے مختلف جذبات کی عکاسی کرنے لگ گیا تھا۔آنکھیں اکثر پُر سوچ ہو جاتیں اور اب کے باتیں بھی کچھ عجیب سی ہو گئیں۔کچھ سوالات تھے جو وہ کرنے لگ گئی تھی۔کچھ اُلجھنیں تھیں جو وہ سُلجھانا چاہ رہی تھی۔ مگر، اس سب کے بعد بھی خالہ ثمینہ نے کبھی اسے شکایتی کلمات کہتے نہ سنا تھا۔ہاں، ٹھیک سے چل نہ پانے کے باعث اور دوسروں کا سہارا لینے پر وہ کبھی کبھی دلبرداشتہ ہو جاتی، آنکھیں بھیگ جاتیں اور کچھ ناپسندیدگی کا اظہار بھی کر جاتی کہ دوسروں پر انحصار کرنا اسے منظور نہ تھا مگر پھر بھی، اس نے شکایت نہ کی تھی۔

"ماہبیر۔چندہ، تم ٹھیک ہو؟ کیا سوچ رہی ہو؟" اس کے سامنے سینٹرل ٹیبل کی کرسی کھینچتے اور اس پر بیٹھتے خالہ ثمینہ نے فکرمندی سے پوچھا۔ماہبیر نے آنکھیں ہنوز ہاتھ پر جمائے، سر نفی میں ہلایا اور پھر سر اُٹھایا۔

"سوچ رہی ہوں کہ اللہ نے ہمیں اتنی نعمتیں دی ہیں، اتنی دی ہیں کہ ہم انہیں فار گرانٹڈ لینے لگ گئے ہیں۔یہ بھول جاتے ہیں کہ اگر یہ نعمتیں نہ ہوں تو ہمارا کیا بنے گا۔ایسے ہی تو اللہ نے نہیں کہہ دیا کہ "تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔" ماہبیر نے مسکرا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آخری جملہ کہتے اس کا گلا یکدم روندھ گیا۔ دل اس لمحے ان گنت جذبات کا مرکز بنا تھا۔ خالہ ثمینہ مسکرادیں۔

" صحیح کہہ رہی ہو۔ ہم انسان اتنے ناشکرے ہیں کہ ایک نعمت چھن جائے اور ہزار پاس ہیں تو اس ایک نعمت کے چھن جانے پر سوگوار رہتے ہیں۔ شکایت کرتے ہیں اور ان ہزار نعمتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ تاریخ بھری پڑی ہیں ایسے لوگوں سے بھی جو اپنا سب کچھ کھو کر الحمداللہ کہتے تھے اور ایسے لوگوں سے بھی جو سب کچھ پا کر بھی ناشکرے تھے۔" خالہ ثمینہ نے کہا تو ماہبیر مسکرادی۔ پھر کچھ سوچتے، وہ اپنی کرسی پر آگے ہو کر بیٹھی۔ لبوں کو زبان سے تر کرتے، اس نے خود کو کسی چیز کیلیے تیار کیا۔

" خالہ۔ ایک سوال مجھے پچھلے کچھ دنوں سے تنگ کر رہا ہے۔ مجھے سمجھ میں نہیں آرہا، اس لیے آپ سے پوچھ رہی ہوں۔" کچھ جھجکتے، کچھ ہچکچاتے، ماہبیر نے کہا۔

"ہاں، پوچھو۔" خالہ ثمینہ نے جگ سے پانی گلاس میں ڈالتے، مسکرا کر کہا۔ ماہبیر کے گلے کی گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی۔ گویا، وہ متذبذب تھی کہ آیا سوال کرے یا نہ کرے۔

"مرد کو عورت پر فوقیت کیوں دی گئی ہے؟ مطلب کہ ہم عورتوں کو کیوں اتنا کہا جاتا ہے کہ مرد کی اطاعت کرنے کو؟ کہ مرد جو کہے، ہم عورتوں پر فرض ہے کہ اس کے حکم کو پورا کریں۔ اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طرح تو یہ حاکم محکوم کا تعلق بن جاتا ہے۔ایسا کیوں لگتا ہے کہ عورت کی مرضی یا اس کی خواہش معنی ہی نہیں رکھتی؟" لہجے میں جھجک اور آواز میں غلط سمجھے جانے کو اندیشہ لیے اس نے سوال کیا۔خالہ ثمینہ نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا اور پھر مسکرا دیں۔

"تم سے کس نے کہا کہ مرد کو عورت پر فوقیت دی گئی ہے؟" وہ نرم لہجے میں اس سے سوال کر گئیں اور پانی کا گلاس منھ سے لگایا۔ماہبیر کچھ اُلجھی۔

"میں نے آج تک یہی سنا ہے کہ مرد کا درجہ عورت سے برتر ہے۔" وہ لہجے میں معصومیت سموتے کہہ گئی۔خالہ ثمینہ نے گھونٹ بھرا اور گلاس ٹیبل پر رکھتے مسکرا دیں۔

"اللہ نے مرد کو عورت پر فوقیت نہیں دی،ماہبیر۔مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔اگر مرد کو ایک درجہ عورت سے زیادہ دیا گیا ہے تو وہ گھر کے سربراہ ہونے کی بنا پر ہے۔یعنی،ایک شوہر اپنی بیوی پر حق رکھتا ہے کہ اس کی بیوی اس کی اطاعت کرے اور اس کی خواہش کا احترام کرے۔"

"یہی تو میں کہہ رہی ہوں کہ عورت کی خواہش اور اس کی خوشی کہاں جاتی ہے؟اس کے بارے میں کیوں بات نہیں کی جاتی؟آج تک میں نے جتنی احادیث سنی ہیں،اس میں شوہر کے حقوق،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی اطاعت پر ہیں۔ مجھے بیوی کے حقوق اتنے نہیں ملتے جتنے ماں کے ملتے ہیں۔" ماہبیر نے ہاتھ ہلاتے، اپنی بات سمجھانے کی کوشش کی۔

"پہلی بات یہ کہ ہمارے نبیؐ نے جتنی تاکید عورتوں کو کی ہے، شوہر کی اطاعت کی، اتنی ہی مردوں کو کی ہے بیویوں کے حقوق کی۔ حتیٰ کہ وصال سے پہلے ہمارے نبیؐ نے دو باتوں پر بھرپور زور دیا تھا۔ ایک نماز اور دوسرا عورتوں سے حسنِ سلوک کا۔ جہاں تک بات احادیث کے ملنے کی ہے تو میں قبول کرتی ہوں کہ اس میں ہمارے مولویوں اور علماء حضرات کا قصور ہے کہ انہوں نے شوہر کے حقوق پر تو بات کی مگر بیویوں کے حقوق پر اس طرح سے نہ کی، جس طرح سے کی جانی چاہیے تھی۔"

"وہ سب تو ٹھیک ہے۔ مگر، بیوی کیوں شوہر کی اطاعت میں ہے؟" ماہبیر کا سوال ہنوز وہی تھا۔

"کیوں کہ ایک شوہر کی ذمہ داریاں کہیں زیادہ ہیں۔ اور جب ذمہ داریاں بڑی ہوں تو انہیں پورا کرنے کیلیے اتھارٹی بھی اتنی ہی چاہیے ہوتی ہے۔ شوہر کی ذمہ داری اپنی بیوی اور بچوں کو ہر طرح کی سہولت فراہم کرنا ہے، جتنی وہ کر سکتا ہے۔ وہ محض اپنے لیے کمائے تو آدھا مہینہ کام کرے۔ مگر جب بیوی اور پھر بچوں کی ذمہ داری آتی ہے تو مہینے کے تیس دن بھی کام کرنے پر راضی ہوتا ہے۔ کمانے کی ذمہ داری اللہ نے مرد کو دی ہے، عورت کو نہیں۔ عورت کو اجازت

www.novelsclubb.com

ہے کہ اگر وہ چاہے تو کام کر سکتی ہے اور اس سے حاصل ہونے والے پیسے پر بھی محض عورت کا حق ہوتا ہے۔ مرد کو اجازت نہیں کہ وہ اپنی بیوی کی کمائی کھائے۔ ہاں مگر مرد کو اس بات کا حکم ہے کہ جو وہ کمائے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرے۔ جو خود کھائے اور جس طرز کا لباس وہ پہنے، وہی اپنی بیوی کو بھی پہنائے۔

ایسے میں ایک عورت پر ذمہ داری محض یہ عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے شوہر کے آرام اور اس کی خوشی کا خیال رکھے۔ اس کے پیچھے اپنی عزت اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔" خالہ ثمینہ نے اب کے سنجیدہ مگر نہایت نرم انداز میں اسے سمجھایا۔ ماہبیر نے بات سمجھتے سر اثبات میں ہلایا۔

"اور اگر شوہر کسی ایسی بات کا کہے جو بیوی نہ کر سکے یا پھر وہ اللہ کے احکام کے خلاف ہو تو؟"

"تو نہ کرے، سمپل۔" خالہ ثمینہ نے نیازی سے کندھے اچکا گئیں۔ ماہبیر نے حیرت زدہ مسکراہٹ سے انہیں دیکھا۔ خالہ ثمینہ نے اس کا سوال سمجھتے کہنا شروع کیا۔

"دیکھو چندہ، یہ زندگی جو ہمیں ملی ہے، یہ سفر ہے اور اس کے ساتھ دیے گئے رشتے وہ ساز و سامان ہے جو ہمیں سفر کرتے درکار ہے۔ ہماری منزل اللہ سے ملاقات اور اس کی رضا ہے۔ ایسے میں اگر ہم سفر اس وجہ سے روک دیں کہ سامان میں نقص نکالنے لگیں یا پھر ہم یہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہیں کہ یہ میری پسند اور رضامندی کے مطابق نہیں اور منزل ہماری فوقیت نہ رہے تو پھر ہمارے ہاتھ خالی رہے گیں۔زندگی میں کبھی کوئی رشتہ اتنا اہم نہ ہونے دینا کہ اس کو خوش کرنے کی کوشش میں اللہ کو ناخوش کر بیٹھو،بیٹا۔"

ان کی آخری بات پر ماہبیر سر جھکا گئی۔لبوں کو دانتوں تلے دباتے،ایک خیال اس کے ذہن سے گزرا اور رگوں میں گردش کرتے خون میں جذب ہوتے،سارے جسم میں سنسنی پیدا کر گیا۔

ہاں،اس نے کبھی کسی رشتے کو اتنی اہمیت نہ دی تھی مگر اس نے اپنے اور اللہ کے رشتے کو بھی اہم نہ سمجھا تھا۔اس نے تو محض اپنی خواہش کو ضروری جانا تھا اور اس کو پورا کرنے کیلیے اس نے کسی کی ناراضی کی فکر نہ کی۔اللہ کی بھی نہیں۔

"خالہ،ایک کامیاب شادی شدہ زندگی گزارنے کیلیے آپ کے خیال میں کیا چیز ضروری ہوتی ہے؟"اپنے خیالات مجتمع کرتے،ماہبیر نے سر اُٹھایا۔

" Respect and mutual sense of responsibility."

"محبت نہیں ہوتی ضروری؟"ماہبیر نے کچھ اُلجھن،کچھ حیرت سے سوال کیا۔خالہ مسکرا دیں۔ ایک جو آج کی نسل کا محبت کا نظریہ اور اس کا جنون۔اس نسل کے تقریباً ہر چیز کے بارے میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خیالات اور نظریات غلط حقائق پر مبنی تھے۔ یہ ایک کنفیوزڈ جنریشن ہے۔ افسوس، ان کی کنفیوزن کم کرنے کی ذمہ داری کسی نے بھی نہ اُٹھائی۔ نہ والدین نے، نہ اساتذہ نے۔ نتیجتاً، اس نسل نے ڈراموں، فلموں اور سکرین پر ابھرتے ہر رائے دیتے انسان سے اپنے سوالات کے جوابات حاصل کیے۔

"صرف محبت سے آپ دنیا کا کوئی بھی رشتہ نہیں چلا سکتے، ماہبیر۔ شادی میں یہ دو چیزیں ضروری ہوتی ہیں۔ اگر کسی ایک فریق میں بھی یہ دو چیزیں نہیں تو جتنا مرضی اس رشتے کو کھینچ لیں، آخر میں اس نے ٹوٹ جانا ہوتا ہے۔ آپ یہ توقع نہیں کر سکتے کہ ایک فریق اپنی ذمہ داری بخوبی طریقے سے نبھائے اور دوسرا فارغ رہے۔ ایک کامیاب شادی کیلیے ضروری ہے کہ مرد اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھائے اور عورت اپنی۔ ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا ماہبیر کہ ازدواجی رشتہ بنانے کیلیے دونوں فریق درکار ہوتے ہیں اور اس کی موت کیلیے محض ایک۔"

"شوہر اور بیوی کی کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں، خالہ؟"

"شوہر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے خاندان کی اچھی دیکھ بھال کرے۔ ان کی ہر طرح کی ضروریات پوری کرے اور اس میں جذباتی، مالی، جسمانی، ذہنی، سب ضروریات آتی ہے۔ بیوی کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ گھر کا ماحول اچھا رکھے تاکہ جب اس کا شوہر گھر آئے تو چہرے پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مسکراہٹ ہو اور جب کمانے کیلیے باہر جائے تو ایک آسودہ ذہن لے کر جائے۔ شادی کا سب سے بڑا اگلی نسل کی اچھی تربیت ہے، ماہبیر۔ جب تک آپ اگلی نسل کی تربیت بہترین نہیں کرے گیں، معاشرہ بہتر نہیں ہو گا۔ پھر آپ آئے روز ایسے مرد دیکھے گیں جو بیوی کو پیر کی جوتی سمجھتے ہوئے بھی انہیں کمانے کو کہہ کر خود عیش کرے گیں اور ایسی عورتیں بھی جو شوہر کو اپنا زر خرید غلام سمجھتے اسے پیسہ کمانے کی مشین سمجھیں گیں اور اس سب کے بعد بھی اس کے آگے پانی کا گلاس اور کھانے کی پلیٹ رکھنا اپنی توہین سمجھے گیں۔" خالہ ثمینہ نے کہا۔ چند لمحے باورچی خانے میں خاموشی نے بسیرا کیا۔ ماہبیر پھر سے کچھ سوچنے لگی اور خالہ ثمینہ اس کی طرف دیکھتے اگلے سوال کا انتظار کرنے لگیں۔ انہیں اپنی یہ بھانجی کچھ زیادہ ہی عزیز تھی۔ وجہ؟ معلوم نہ تھی۔ بس وہ انہیں عزیز تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ڈر لگتا ہے، خالہ۔ شادی کو اتنا ڈراؤنا اور مشکل کیوں بنا دیا ہے ہمارے معاشرے نے؟" ماہبیر نے سر اُٹھایا اور اپنے خدشات ان کے سامنے رکھے۔ خالہ ثمینہ ایک بار پھر مسکرا دیں۔ وہ اس احساس کو جانتی تھیں۔ سمجھتی تھیں کہ ماہبیر کے ذہن اور دل میں کس قسم کے اندیشے جنم لے رہے ہیں۔ خواہ، شادی اگلے دس سال تک اس کی ترجیح نہ بھی ہو تب بھی کہیں نہ کہیں، کبھی نہ کبھی، ہر لڑکی اس بارے میں سوچتی ضرور ہے۔ آنکھیں بند کرنے پر وہ ایک خوشگوار چیز

تصور کرنے لگتی ہے تو معاشرے کا بنایا گیا بھیانک سا جن نظروں کے سامنے آجاتا ہے۔ نتیجتاً، وہ گھبرا کر آنکھیں کھول دیتی ہے اور خود کو بُرے کیلیے تیار کرتی ہے۔

ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ اچھا بھی ہو سکتا ہے؟ ہم خود کو اچھے کیلیے تیار نہیں کرتے۔ پھر جب ہم اچھے کیلیے تیار نہیں ہوتے تو ہمارے ساتھ اچھا کیسے ہو سکتا ہے؟

"شادی ایک بہت ہی خوبصورت رشتہ اور بھاری ذمہ داری ہے۔ اس کو جس طرح ہمارے نبیؐ نے نبھایا ہے، وہ بہت حسین ہے۔ اگر تم چاہتی ہو کہ تمہیں شوہر ہمارے نبیؐ یا پھر حضرت علی جیسا ملے تو پھر تمہیں بھی حضرت خدیجہ و عائشہ اور حضرت فاطمہ جیسی بیوی بننا ہو گا۔ تم دُعا کیا کرو اور خود کو اچھے کیلیے تیار کرو۔ اللہ سے اچھائی مانگو اور بُرائی سے پناہ طلب کرو۔ دیکھنا، سب بہت خوبصورت ہو گا، انشاءاللہ۔" خالہ ثمینہ نے اس کا ہاتھ تھامتے، مسکرا کر تسلی دیتے کہا۔

ماہبیر نے ایک نظر اس مشفق اور مہربان چہرے کو دیکھا اور دوسری ان کے ہاتھوں میں مقید اپنے ہاتھ کو۔ ذہن یکدم پُر سکون ہوا تھا۔ دل میں ایک بار پھر تشکر کا احساس جاگا تھا۔ ایک کسک بھی تھی۔ مگر پھر محبت، عزت اور تشکر کا احساس ہر چیز پر حاوی ہوا تھا۔ ماہبیر نے اپنے ہاتھوں میں ان کا ہاتھ لیا اور آہستگی کے ساتھ انہیں لبوں سے چھوا۔ خالہ ثمینہ حیرت سے اسے دیکھے گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خالہ، ابھی تک آپ میری زندگی کا سب سے حسین حصہ ہیں۔ آپ اللہ کی ان نعمتوں میں سے ہیں جن کا میں ساری زندگی شکرادا نہیں کر پاؤں گی۔ بس، میرے اور دُرِ کے پاس رہیے گا، خالہ۔" ماہبیر نے مسکرا کر کہا۔ آنکھیں تشکر کے احساس سے پُر تھیں۔ دل تھا کہ بھرا آیا تھا۔

اس پل، اُسے اماں شدت سے یاد آئیں۔ وہ زندہ ہوتیں تو اُسے ایسے ہی سمجھاتیں۔ پیار سے، محبت سے، سمجھ کر۔

اور اس پل ماہبیر ارمغان کو سمجھ آیا۔

کہ

اللہ نے عورت کو کس قدر اہمیت، عزت اور آسائش سے نوازا تھا۔

اور یہ بھی کہ

اس پر کتنی بڑی ذمہ داری عائد ہوئی تھی۔

---☆---☆---☆---

شام کا وقت تھا جب امل گھر آئی۔ حیدر اسے گھر اُتار کر کہیں کام سے چلا گیا۔ امل خاموشی سے لاونج میں آئی تو خالد صاحب کو وہی بیٹھے پایا۔ وہ فون پر کسی سے بات کرتے چلا رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مطلب کہ تم کچھ نہیں کر سکتے، جمیل؟ ایک معمولی سا افسر کس طرح میرے بیٹے کو گرفتار کر سکتا ہے؟ تمہاری عقل کہاں تھی تب؟" وہ فون پر چیخ رہے تھے۔ امل خاموشی سے انہیں دیکھے گئی۔ اس نے اپنی ساری زندگی کبھی انہیں اتنا پریشان نہ دیکھا تھا جتنا وہ اب تھے۔ خیر، پریشان ہونا بھی بنتا ہے۔ آخر کو اکلوتے بیٹے کو جیل ہوئی تھی۔ پورے میڈیا نے تو کہرام مچایا ہوا تھا۔

"مجھے کچھ نہیں سننا۔ کیسے بھی کر کے تم یہ کیس جتواؤ۔ مجھے احتشام گھر چاہیے۔ سمجھے؟" خالد صاحب نے اتنا کہا اور کال کاٹ دی۔ غصے کے عالم میں وہ ادھر اُدھر ٹہلنے لگے جب ان کی نظر امل پر پڑی۔

"کہاں سے آ رہی ہو؟ تمہیں کوئی ہوش ہے کہ تمہارا بھائی جیل میں ہے اور تم سیر کرنے نکلی ہوئی تھی؟" انہوں نے کرخت لہجے میں اس سے کہا۔ امل نے دُکھ سے ان کی طرف دیکھا۔ کیا وہ اس لہجے میں بات کیے جانے کی حقدار تھی؟ کیا ایک بیٹی کیلیے باپ کا یہ لہجہ ہونا چاہیے؟

"حیدر کے ساتھ تھی۔ اب اگر وہ گرفتار ہوئے ہیں تو میں کیا تھانے کے باہر دھرنا دوں؟ جب آپ لوگ اس قسم کے کام کریں گیں تو ایسا تو ہو گا نا۔" امل نے کہا۔ لہجہ بدتمیزانہ تھا نہ الفاظ مگر خالد صاحب کا پارہ کچھ اور چڑھا تھا۔

"امل!"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا کروں میں، بابا؟ مجھے بتائیں، کیا کروں؟" امل بھی ایک دم بھڑکی۔ کوئی لاوا سا تھا جو اُبل رہا تھا۔

"مجھے بطور بیٹی اور بہن اتنی ذلت محسوس ہو رہی ہے کہ میرا باپ اور بھائی اس قسم کے کام میں ملوث ہے۔ کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے کہ آپ حد سے زیادہ سفاک اور لالچی ہیں۔ اتنے کہ لالچ کی زد میں اپنے ہی بھائی کو مروا دیا۔ آپ کے پاس ان سے کہیں زیادہ پیسہ تھا مگر پھر بھی آپ کو ان کی وہ کمرشل زمین چاہیے تھی جس کی مالیت کروڑوں میں تھی۔ اتنی ارزاں تھی تایا محمود کی جان؟" امل نے آواز بدقت نیچی رکھتے، غصے اور نفرت سے کہا۔ خالد صاحب حیرت سے اس کے الفاظ سنے گئے۔ بیٹی کی آنکھوں میں اپنے لیے کراہیت اور اس کے لبوں سے نکلتی اپنے گناہوں کی داستان نے انہیں کہیں کا نہ چھوڑا۔

www.novelsclubb.com

"تم۔۔ تمہیں کیسے؟۔۔۔" وہ شاک اور بے یقینی کے مارے کچھ بول بھی نہ سکے۔ امل نے طنزیہ سر جھٹکا۔

"اسی گھر میں رہتی ہوں، بابا۔ مجھے کیا، یہاں کے تمام ملازمین کو بھی یہ بات پتا ہوگی کہ عظیم خالد صاحب نے اپنے بھائی کو مروایا اور پھر اسی کے بیٹے سے اپنی بیٹی کی شادی بھی کرا دی۔ بابا، کبھی زندگی میں آپ نے پیسہ اور بھائی کے علاوہ اپنی بیٹی کے بارے میں سوچا ہے؟ کیا آپ کو یاد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں کہ آپ کی ایک بیٹی بھی ہے؟ باپ تو اپنی بیٹیوں کے نصیب کیلیے اتنا ڈرتے ہیں۔ آپ کو ذرا فکر نہ ہوئی کہ حیدر امل کے ساتھ کیا کرے گا جب اسے پتا چلے گا کہ اس کی بیوی کا باپ اس کے والدین کا قاتل ہے؟" امل نے پے در پے سوال کیے۔ آنکھیں بھیگی اور گلا درد کرنے لگا۔ نہ جانے کس آس کے تحت اس نے یہ سوال کیا تھا۔ خالد صاحب انکشافات کو برداشت نہ کرتے لڑکھڑائے مگر پھر قریب پڑے صوفے کا سہارا لیتے اپنا توازن برقرار رکھا۔

"تم۔۔ تم نے کیا ہے یہ سب؟ تم نے مخبری کرائی ہے نا؟" خالد صاحب نے شاک کے زیرِ اثر سوال کیا۔ امل کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے، وہ لڑکھڑاتی زبان سے سوال کیے گئے۔ امل نے ان کی اپنی طرف اشارہ کرتی انگلی اور دیکھا اور طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹک گئی۔

"کاش! کاش، مجھ میں اتنی ہمت ہوتی۔ مگر کیا کروں؟ ہم لڑکیاں محبت کے ہاتھوں بہت مجبور ہوتی ہیں۔ پھر چاہے وہ باپ ہو، بھائی ہو یا پھر شوہر۔ آرام کریں آپ۔ اس سے زیادہ ٹینشن لیں گے تو ہارٹ اٹیک کا خدشہ ہے۔" امل نے اتنا کہا اور پھر تیزی سے ہال سے نکلتی سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔

خالد صاحب لڑکھڑاتے، صوفے پر ڈھے گئے۔ رعب دار چہرہ بے یقینی، شاک اور خوف سے پُر تھا۔ یکبارگی، خالد صاحب کے سینے میں ناقابلِ برداشت درد اُٹھا۔ سینہ زور سے مسلتے انہوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے آنکھیں میچیں۔تکلیف کے اثرات چہرے پر بھی نمایاں ہوئے۔انہوں نے تکلیف کے زیرِ اثر فضل بخش کو آواز دینا چاہی مگر لبوں سے سرگوشی کے سوا کچھ برآمد نہ ہوا۔

اس سفید قصر کا ہر ملازم اپنے کام میں مصرف رہا۔کوئی کچن میں، کوئی باغ کی دیکھ بھال میں۔کوئی صفائی کر رہا تھا اور کوئی آرام میں مصروف تھا۔کسی کے پاس وقت نہ تھا کہ وہ لاونج میں بیٹھے اس بوڑھے وجود کو دیکھ لے جس کی بیٹی زندگی میں پہلی مرتبہ اس سے لڑ کر گئی تھی۔

---☆---☆---☆---

گھڑی رات کے گیارہ بجا رہی تھی۔اجلان سکندر اپنے دفتر میں بیٹھا، احتشام کے کیس کے متعلق ہر ممکن ثبوت جمع کر رہا تھا۔ماتھے پر بل ڈالے، بھنویں باہم ملائے، وہ حد درجہ سنجیدگی اور توجہ سے ہر کاغذ دیکھتا، پرکھتا انہیں ایک فائل میں جمع کر رہا تھا۔میز پر رکھا چائے کا مگ کب کا بھاپ چھوڑنا ترک کر چکا تھا۔خوشبو آنا بند ہوئی اور ذائقہ بدمزہ ہو گیا تھا۔اس سب سے بے خبر، اجلان سکندر کام میں غرق رہا۔

یکبارگی، دروازے پر دستک ہوئی اور جاوید اندر داخل ہوا۔

"سر، یہ جمیل کے فون ریکارڈز ہیں۔ان میں عاکف کا نمبر بھی ہے اور کچھ دوسرے ڈرگ ڈیلرز کا بھی۔" جاوید نے چند صفحات اس کی جانب بڑھاتے کہا۔اجلان نے اپنا سر اُٹھایا اور اس کے ہاتھ سے کاغزات لیتے،ان کا جائزہ لیا۔

"جمیل تھانے میں ہے؟"اجلان نے مصروف انداز میں سوال کیا۔

"جی سر۔کیس کی تفتیش کے سلسلے میں suspect کے طور پر۔" جاوید نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"پھر؟کیا نتیجہ نکلا؟"اجلان نے نمبرز کا معائنہ کرتے،مصروف انداز میں پوچھا۔

"خاموش ہے۔سوال کا جواب نہیں دے رہا۔" جاوید نے کہا تو اجلان مسکرا دیا۔

"کوئی بات نہیں۔کیس تو چلے گا اور دونوں اندر بھی ہوں گیں۔"اجلان نے کہا اور پھر دفتر میں خاموشی چھا گئی۔نمبرز کا معائنہ کرتے اجلان کے تاثرات یکدم اُلجھن میں بدلے۔

ایک بار۔

دو بار۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تین دفعہ اس نے ایک مخصوص نمبر پڑھا۔ یہ اُسے کچھ جانا پہچانا لگا تھا۔ اپنی یادداشت کھنگالتے، اس نے یاد کرنا چاہا کہ یہ نمبر اس نے کہاں دیکھا تھا۔ پھر، ٹیبل پر رکھا اپنا فون پکڑا اور کچھ دیکھنے لگا۔

چند لمحے سرعت سے گزرے۔ جاوید منتظر سا اجلان کو دیکھے گیا۔ اجلان سکندر کی نظریں اپنے فون پر ٹکیں۔ ایک لمحہ آیا اور پھر گزر گیا۔ اجلان نے اپنا فون دیکھا اور پھر صفحے پر پرنٹڈ شدہ نمبر کو۔

اُلجھن زدہ تاثرات بے یقینی میں ڈھلے۔ بے یقینی سے یقین کا سفر طے کرنے میں چند لمحے لگے اور پھر جو تاثر چہرے پر ظاہر ہوا، وہ شاک کا تھا۔

"کیا ہوا، سر؟" جاوید نے اجلان کی حیرت محسوس کرتے پوچھا۔

"تم جاؤ۔" اجلان نے اب کے فون کان سے لگاتے اسے اتنا کہا۔ جاوید نے کچھ کہے بنا سر اثبات میں ہلایا اور دروازے کی جانب بڑھا۔

اپنی اوٹ میں دروازہ بند کرتے اس نے اجلان کی حیرت میں ڈوبی آواز سنی۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ اسی کا نمبر ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆---☆---☆---

سلاخوں کے پیچھے، دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے احتشام نے جاوید کو اجلان کے دفتر کا دروازہ بند کرتے دیکھا۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا، گویا کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ البتہ، سیاہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہنوز موجود تھی۔ اس کے برعکس، بالوں کو کس کر پونی میں باندھے جمیل کی آنکھیں پُر سوچ تھیں۔ سلاخوں سے باہر دکھائی دینے والے منظر پر نظریں ٹکائے، وہ گہری سوچ میں مبتلا تھا۔

اسے گرفتار ہوئے چار گھنٹوں سے زیادہ ہو گیا تھا۔ وہ فون پر خالد صاحب کی تشفی کرتے فارغ ہی ہوا تھا کہ پولیس اریسٹ وارنٹ لیے اس کے گھر آدھمکی تھی۔ بنا کسی مزاحمت کے جمیل شیرازی نے گرفتاری دی اور خاموشی کے ساتھ اپنے گھر کے سامان کو اُلٹتے ہوئے دیکھا۔ چونکہ وہ اکیلا رہتا تھا، اس لیے اس نے نہایت اطمینان سے پولیس کو گھر کی تلاشی لیتے اور پھر انہیں ناکام لوٹتے دیکھے گیا۔ تھانے پہنچ کر پہلے تو اس سے تفتیش کی گئی جس میں اس نے تعاون سے صاف انکار کر دیا۔ آخر کار، اسے سلاخوں کے پیچھے بند کر دیا گیا۔ وہ نہایت اطمینان سے زمین پر بچھی چٹائی پر یوں بیٹھا، گویا یہ اس کی نانی کا گھر تھا۔

"کام ہو گیا؟" کچھ دیر بعد، احتشام نے اس سے سوال کیا۔ جمیل نے چونک کر اسے دیکھا، گویا کسی گہری سوچ سے جاگا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی۔ ہو گیا۔"

"تو پھر سوچ کیا رہے ہو؟"

"یہی کہ اگر کچھ گڑبڑ ہو گئی تو کیسے ہینڈل کرنا ہے۔ ہمیں نہایت پھونک پھونک کر قدم رکھنے کی ضرورت ہے۔ دوسری غلطی کی گنجائش نہیں ہمارے پاس، سر۔" جمیل نے کہا تو احتشام مسکرا دیا۔

"نہیں ہوتا کوئی مسئلہ۔ There's no problem money can't solve." دونوں ہاتھ سر کے پیچھے تکیہ کرتے، دیوار کے ساتھ ٹیک لگاتے وہ آنکھیں بند کرتے، ٹانگیں لمبی کر گیا۔

"آپ بہت پُر سکون دکھائی دے رہے ہیں، سر۔" جمیل نے اس کے تاثرات دیکھتے سادگی سے سوال کیا۔ حیرت ہوئی تھی مگر وہ اس کا اظہار کم ہی کیا کرتا تھا۔

"دشمن کی کچھاڑ میں اپنے خوف کا اظہار اپنی موت کو دعوت دینا ہے، جمیل۔ چاہے خوف سے مرنے والے ہو جاؤ مگر اس کا اظہار دشمن کے سامنے کبھی نہ کرو۔" آنکھیں ہنوز بند کیے احتشام بولا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆---☆---☆---

"امل بی بی! امل بی بی!"

ایک ملازم نہایت پریشانی کے عالم میں اونچی آواز میں اسے پُکار رہا تھا۔وہ جو آئینے کے سامنے کھڑی آہستگی سے اپنے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی،یکدم ہڑ بڑا گئی۔اس نے کنگھی ڈریسنگ پر رکھی اور جلدی سے بیڈ پر رکھا اپنا حجاب اُٹھایا اور چہرے کے گرد لپیٹ کر دروازے کی جانب بڑھی۔

"کیا ہوا،فضل بخش؟ کیوں اتنا چیخ رہے ہو؟"امل نے دروازہ کھولا تو فضل بخش کو پریشان پا کر پوچھا۔

"بی بی،وہ صاحب۔۔۔"فضل بخش بوکھلایا ہوا تھا۔

"کیا ہوا نہیں؟"امل اس کے اس طرح بولنے سے ڈری تھی۔

"وہ جی،انہیں ہوش نہیں آرہا۔وہ کافی دیر سے لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے۔میں جب انہیں دیکھنے گیا تو زمین پر بے ہوش پڑے تھے۔نبض بھی بہت آہستہ چل رہی ہے۔"فضل بخش پریشانی کے عالم میں بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انہیں گاڑی میں بیٹھائیں۔میں ساتھ آرہی ہوں۔"امل نے جلدی سے کہااور اپنے کمرے سے چادر لینے چلی گئی۔

ہسپتال پہنچتے اور ایمرجنسی میں ایڈمٹ کراتے انہیں آدھا گھنٹہ لگا۔ایمرجنسی روم کے باہر بیٹھی، بڑی سی چادر اپنے گرد لپیٹی، چہرے پر پریشانی اور خوف کے تاثرات لیے امل کبھی وارڈ کے دروازے کو دیکھتی تو کبھی اپنے فون کو۔ایک ٹانگ پریشانی کے باعث مسلسل حرکت میں تھی۔

"کیا ہوا امل؟ چچا کہاں ہیں؟"اسی لمحے حیدر عجلت میں اس کے پاس پہنچا۔اس کو دیکھتے امل کی آنکھیں بے ساختہ بھیگیں۔

"مجھے نہیں پتا۔فضل بخش کو ہو بے ہوش پڑے ملے تھے۔ہم بس کچھ دیر پہلے انہیں لے کر پہنچے ہیں۔"امل نے فضل بخش کی جانب اشارہ کرتے پریشانی سے کہااور تھوک نگلا۔حیدر نے اس کو دونوں بازوؤں سے تھاما۔

"تم ریلیکس کرو۔میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں۔"اسے تسلی دیتے وہ مڑا ہی تھا کہ وارڈ کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ نے انہیں لانے میں بہت دیر کی ہے۔"

الفاظ تھے یا عزرائیل کے صور کی گونج۔املِ کو اپنی دنیا تباہ ہوتی محسوس ہوئی۔

---☆---☆---☆---

"تمہیں یقین ہے کہ یہ اسی کا نمبر ہے؟"اجلان کی حیرت میں ڈوبی آواز گونجی۔دوسری جانب بات کرتی ماہبیر نے جواب دیا۔

"میں کہہ رہی ہوں کہ یہ راحیلہ بوا کا ہی نمبر ہے۔مگر تم کیوں اتنے شاک میں لگ رہے ہو؟ سب خیریت ہے؟"ماہبیر نے اُلجھتے اس سے پوچھا۔اجلان حیرت کے مارے اپنا ماتھا مسل گیا۔

"مجھے یہ نمبر جمیل شیرازی کے فون ریکارڈ سے ملا ہے۔احتشام کا سیکرٹیری۔"اجلان کی حیرت میں ڈوبی آواز ماہبیر کی سماعت میں پڑی تو وہ سکتے میں آگئی۔چیزیں گڈمڈ ہونے لگی تھیں۔اسے کچھ سمجھ میں نہ آیا۔

"اس کا مطلب ہوا کہ۔۔۔"ماہبیر نے خیالات کو زبان دینا چاہی مگر ناکام رہی۔

"خالو کی چائے میں زہر اس نے ملایا تھا۔"

---☆---☆---☆---

(جاری ہے۔)

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842